اشاعت التوحید والسنۃ کی
اکابر علماءِ دیوبند کی شان میں گستاخیاں

مؤلف

مفتی محمد اسماعیل نقشبندی حفظہ اللہ

تقریظ

مناظر اسلام، فخر دیوبند، فاتح فرق باطلہ

حضرت مفتی محمد ندیم المحمودی ادام اللہ ظلہ علینا

مقدمہ

محقق العصر حضرت

مولانا عبدالرحمٰن عابد حفظہ اللہ ورعاہ

ناشر: نوجوانانِ احناف طلباء دیوبند پشاور

03060398322

بسم الله الرحمن الرحيم

وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (11)[الحجرات: 11]

مَنْ عَادَىٰ لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْب (حديث قدسي)

اشاعۃ التوحید والسنۃ کی

اکابرین علماء دیوبند کی شان میں گستاخیاں

مؤلف:

مفتی محمد اسماعیل نقشبندی حفظہ اللہ

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

متخصص دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی 1441ھ

مدرس: مرکز امام اعظم امام ابو حنیفہؒ پشاور

ناشر:

نوجوانان احناف طلباء دیوبند (کثر اللہ سوادھم) پشاور

نام کتاب : اشاعۃ التوحید والسنۃ کی اکابرین علماء دیوبند کی شان میں گستاخیاں

مؤلف : مفتی محمد اسماعیل نقشبندی حفظہ اللہ

صفحات : 128

قیمت :

سنہ اشاعت : ذوالقعدۃ 1444ھ / جون 2023ء

ملنے کا پتہ:

نوجوان احناف طلباء دیوبند (کثر اللہ سوادھم) پشاور پاکستان

موبائل: 0333-3300274 / 0306-0398322

واٹس ایپ: 0304-5950502

فہرست

انتساب

حجۃ اللہ فی الارض، فاتح فرقہ باطلہ، مناظر اسلام، وکیل احناف، ترجمان دیوبند، حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ اور اپنے استاذ محترم مناظر اسلام، وکیل احناف، ترجمان دیوبند، فاتح فرقہ باطلہ، حضرت مولانا مفتی محمد ندیم المحمودی حفظہ اللہ کے نام مبارک پر جن کے فیض صحبت سے بندہ اس قابل ہوا کہ اپنی تالیف اہل علم کی خدمت میں پیش کر سکے۔

اللہ رب العزت حضرت مولانا امین صفدر اوکاوڑوی رحمہ اللہ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں اور مفتی محمد ندیم المحمودی حفظہ اللہ کی عمر میں، عمل میں برکتیں عطا فرمائیں۔ آمین

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

مفتی اسماعیل نقشبندی عفی عنہ

اظہار تشکر

سب سے پہلے رب ذوالجلال، خالق کل کائنات، رحمٰن رحیم ذات کا شکر گزار ہوں جس نے مجھ جیسے ناکارہ کو ایک فرقہ (جو کہ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے نام سے مشہور ہے) کی گستاخیوں پر کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی، اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ میری اس ادنیٰ کاوش کو (جو کہ قطرہ در دریاب ہے) اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔

میں اپنے اساتذہ کرام، خصوصاً مناظر اسلام وکیل احناف، ترجمان دیوبند، فاتح فرقہ باطلہ، اوکاڑوی ثانی حضرت مولانا مفتی محمد ندیم المحمودی حفظہ اللہ اور استاذ محترم مناظر اسلام، وکیل احناف، فاتح غیر مقلدیت حضرت مولانا مفتی عبد الرحمن عابد صاحب مد ظلہ اور حضرت مفتی طلحہ بنوی صاحب مد ظلہ کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں کہ انہوں نے کتاب لکھنے کے دوران اہم اور مفید مشوروں سے مستفید کیا، کتاب لکھنے کے دوران مکمل نگرانی و تصحیح فرمائی اور اپنی قیمتی آراء سے نوازا، اللہ رب العزت ان کی عمروں میں، ان کی خدمات اور ان کے اہل وعیال میں برکتیں عطا فرمائیں۔ آمین

اس کے علاوہ جن حضرات نے بھی اس مقالہ کی ترتیب اور پروف ریڈنگ میں تعاون فرمایا خصوصاً ہمارے ساتھی مولانا مفتی عمر شاہ صاحب، ان کا بھی نہایت شکر گزار ہوں، اللہ رب العزت ان کو بھی دنیا وآخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے۔

بندہ: مفتی اسماعیل نقشبندی عفی عنہ

تقریظ حضرت مولانا مفتی ندیم محمودی صاحب حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیر نظر رسالہ "اشاعۃ التوحید والسنۃ کی اکابرین علماء دیوبند کی شان میں گستاخیاں" مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب حفظہ اللہ کا ہے جو ہمارے مدرسہ مرکز امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قابل مدرس ہیں اور میرے ساتھ ایک سال تخصص فی المناظرہ بھی کر چکے ہیں۔

موصوف ایک قابل و معتمد، باکردار، ثقہ، علمی ذوق رکھنے والے عالم ہیں اور انہوں نے بہت اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے، اس لئے کہ ادب انتہائی ضروری اور اہم چیز ہے۔

علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ "دین اور علم ادب ہے اور پنجپیری مماتی ادب سے محروم ہیں"

گستاخی ایک بدترین لعنت ہے جس میں مماتی حضرات مبتلاء ہیں، چنانچہ اللہ رب العزت کا ارشاد مبارک ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى [الایۃ17]

ترجمہ: "پیغمبر کی آنکھ نہ تو چکرائی اور نہ حد سے آگے بڑھی"۔ [1]

کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد بارگاہ رب العزت کے آداب کا لحاظ رکھنا ہے، نیز فرمایا

قُوا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ نَارًا [التحریم: 6]

[1] آسان ترجمہ قرآن مجید

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ"۔ [1]

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ انہیں عقل مند اور سمجھ دار بناؤ اور انہیں ادب سکھاؤ۔ علی ابن احمد لاہوری نے کہا کہ ان سے ابو الحسن صفاء البصری نے کہا کہ غسام نے ان سے بیان کیا کہ عبد الصمد ابن نعمان نے ان سے کہا کہ عبد الملک ابن حسین نے عبد الملک ابن عمیر سے اور انہوں نے مصعب ابن شیبہ سے روایت کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "بچے کا اپنے باپ پر حق یہ ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے، اچھی دایہ مقرر کرے اور اس کا ادب بہتر بنائے۔"

ایک روایت میں سعید بن المسیب نے فرمایا جس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے کیا حقوق ہیں اور اللہ کے اوامر و نواہی پر کاربند نہ رہا تو وہ شخص ادب سے بے بہرہ ہے۔

ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

ادبنی ربی فاحسن تادیباً۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب سکھایا اور اچھا ادب سکھایا۔

ادب کیا ہے؟ ادب در حقیقت نیک خصلتوں کے اجتماع کا نام ہے اور ادیب وہ شخص ہے جس میں نیک خصلتیں جمع ہوں۔

ادب مشائخ عظام کی نظر میں:

ادب کی اہمیت سے متعلق اکابرین امت کے چند اقوال نقل کئے جاتے ہیں:

---

[1] سورۃ تحریم، قرآن مجید

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "پہلے ادب سیکھو، پھر علم سیکھو"

حضرت عبد اللہ ابن مبارک نے فرمایا: "میرے پاس ایسے شخص کا ذکر آئے جس سے اولین و آخرین کا علم ہو مگر وہ آداب نفس سے کورا ہو تو مجھے اس کی ملاقات میسر نہ ہونے پر کبھی افسوس نہیں ہوتا اور جب کبھی سننے میں آتا ہے کہ فلاں شخص آداب نفس کا حامل ہے تو اس کی ملاقات نصیب نہ ہونے پر افسوس ہوتا ہے۔"

حضرت مخلد ابن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ہم کثرت سے حدیث کی بنسبت ادب کے زیادہ محتاج ہیں۔"

فقیہ ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہیں: "اسلام کے پانچ قلعے ہیں اور اس میں پانچواں قلعہ حفظ آداب ہے۔

اسی طرح شیخ طریقت شیخ المشائخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا معتوب و مغضوب ہوتا ہے۔"

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب کشف المحجوب میں لکھتے ہیں: "تارک ادب اخلاق محمدی ﷺ سے بہت دور ہوتا ہے۔"

حضرت یحیٰ ابن معاذ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: "جب عارف باللہ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب کا لحاظ رکھا وہ ان لوگوں میں سے ہو گیا جن سے اللہ کو محبت ہے۔"

عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ہمیں زیادہ علم حاصل کرنے کے مقابلہ میں تھوڑا سا ادب حاصل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔"

اسی طرح شیخ ابو عبد اللہ مغربی اپنے اشعار میں فرماتے ہیں:

یزین الغریب اذاما اغترب
ثلاث فمنهن حسن الادب
و ثانية حسن اخلاقه
و ثالثة اجتناب الريب

ترجمہ: "جب کوئی مسافر سفر میں جائے تو تین چیزیں اس کی زینت ہوتی ہیں، (1) حسن ادب (2) حسن اخلاق (3) شکوک اور تہمت کی باتوں سے بچنا۔"

سہل ابن عبد اللہ نے فرمایا: "جس شخص نے اپنے نفس کو ادب کے ساتھ مغلوب کر لیا وہ شخص اخلاص کے ساتھ اللہ کا عبادت گزار ہو گیا۔"

کہا جاتا ہے کہ انبیاء کرام اور صدیقین کے سوا کسی کو کمال ادب حاصل نہیں۔

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اللہ کے ساتھ بات کرتے ہوئے شرم و حیا ترک کر دینا بے ادبی ہے۔"

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عارف باللہ کا ادب ہر قسم کے ادب سے بلند ہے کیونکہ جس سے اس کی جان پہچان ہے یعنی حق تعالیٰ وہی اس کے دل کو ادب سکھانے والا ہے۔"

آلات علم کا ادب:

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز بیت الخلاء میں تشریف لے گئے، اندر جا کر نظر پڑی کہ انگوٹھے کے ناخن پر ایک نقطہ روشنائی کا لگا ہوا ہے جو عموماً لکھتے وقت قلم کی روانی

دیکھنے کے لئے لگالیا جاتا تھا، فوراً گھبرا کر باہر آئے اور دھونے کے بعد تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اس نقطہ کو علم کے ساتھ ایک تلبس ونسبت ہے اس لئے بے ادبی معلوم ہوئی کہ اس کو بیت الخلاء میں پہنچاؤں۔ (مجالس حکیم الامت 281)

ایک چمڑے کا بیگ تھا کسی مخلص خادم نے بنوایا تھا اور چمڑے پر نام "محمد اشرف علی" کندہ کرادیا تھا، اس کا حضرت تھانوی رحمہ اللہ اتنا ادب کرتے تھے کہ حتی الامکان نیچے اور جگہ بے جگہ نہ رکھتے تھے۔

ایک جگہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قلم اور روشنائی کا بھی خوب خیال رکھو، اور لکھنے کے بعد قلم کان کے اوپر لگادیا کرو کہ اس طرح کرنے سے یاد بھی رہتا ہے اور احترام بھی ہے، بعض لوگ قلم سے کھیلتے ہوئے پیر کی انگلیوں میں پھیرتے رہتے ہی،ں یہ بہت برا ہے، اسی طرح ہر جگہ اور ہر چیز پر مت لکھو کہ یہ روشنائی کی بے قدری ہے۔"

ادب شعراء کی نظر میں:

اہمیت ادب کے عنوان پر دنیا کی مختلف زبانوں میں اشعار کا بڑا ذخیرہ موجود ہے، یہاں پر عربی فارسی اور اردو زبان کا ایک ایک شعر عرض کیا جاتا ہے:

ایک عربی شاعر نے کیا خوب کہا:

ادبوا النفس ایها الاصحاب
طرق العشق کلها آداب

ترجمہ: "اے دوستو! اپنے آپ کو آداب سکھاؤ، اس لئے کہ عشق کے سب طریقے ادب ہی ادب ہیں۔"

فارسی کے ایک شاعر بھی ادب کے بارے میں کہتے ہیں:

از خدا خواہیم توفیق ادب

بے ادب محروم ماند از لطف رب

ترجمہ: "ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق مانگتے ہیں اس لئے کہ بے ادب اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں سے محروم رہتا ہے۔"

اسی طرح اردو کے ایک شاعر کہتے ہیں:

خموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

حدیث رسول ﷺ کا احترام کیجئے:

مقولہ ہے "باادب بانصیب بے ادب بے نصیب" علم کے حصول کیلئے علم کا ادب اور اس کی قدر کرنی ضروری ہے ورنہ علم حاصل نہیں ہو گا، اگر یہ حدیث کا علم ہو تو حدیث کا احترام لازم ہے، تب جا کر حدیث کا علم حاصل ہو گا اور محدثین کا طرز عمل ہمارے لئے نمونہ ہے۔

حضرت قتادہ رحمہ اللہ اس امر کو مستحب سمجھتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث باوضو ہی پڑھائیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا بیان ہے:

ماوضعت فی کتابی الصحیح حدیثاً الاغسلت قبل ذلک وصلیت رکعتین. (مقدمہ حاشیہ بخاری4/1)

یعنی میں نے صحیح بخاری میں جو حدیثیں بھی درج کی ہیں، اس سے پہلے میں نے غسل کیاہے اور دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

رئیس التابعین سعید ابن المسیب رحمہ اللہ (متوفی 93ھ) بیمار ہونے کی وجہ سے ایک پہلو پر لیٹے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص نے ان سے ایک حدیث کے متعلق دریافت کیا، وہ فوراًاٹھ کر بیٹھ گئے اور حدیث بیان کی، سائل نے کہاکہ آپ نے اتنی تکلیف کیوں کی؟ فرمایاکہ میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث کروٹ کے بل لیٹے لیٹے بیان کروں۔ (مدارج النبوۃ 541/1)

امام قیصہ ابن عقبہ (متوفی 251ھ) کے دروازے پر بادشاہ ابو دلف کالڑکا مع اپنے خادموں کے حدیث کی روایت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضرت قیصہ نے نکلنے میں کچھ دیر کی، شہزادے کے خادموں نے آواز دی: شہزادہ دروازے پر ہے اور آپ باہر نہیں آتے؟ حضرت قیصہ باہر نکلے تو انہوں نے اپنے تہہ بند کے کنارے پر خشک روٹی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا تھا، فرمایا: جو شخص دنیا میں صرف اس پر راضی ہو وہ شہزادے کو کیا جانتا ہے۔ اللہ کی قسم !میں (شہزادے کی بے ادبی کی وجہ سے)اس سے حدیث بیان نہیں کروں گا۔(تذکرۃ 345/1)

بہر حال ادب ہر کسی کے لئے لازمی اور ضروری ہے لیکن ایک طالب علم اور عالم دین کے لئے اس کا بہت اہتمام کرنا چاہئے اس لئے کہ بہت سے لوگوں کو اگر اللہ تعالیٰ نے اس دین اسلام کی خدمت کا موقع نہیں دیا تو وہ وجہ صرف بے ادبی ہی بنی تھی۔

پس میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کی اس کاوش کو قافلہ اہل السنۃ دیوبند سے کٹنے والے بد قسمت کے لئے ہدایت اور اہل حق کے لئے حق پر استقامت اور مفتی صاحب کے والدین اور اساتذہ کرام کے لئے آخرت کی نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

کتبہ العبد الفقیر محمد ندیم المحمودی

خاکپائے علماء دیوبند

7 شعبان 1444ھ بمطابق 28/2/2023

ایک نظر اِدھر بھی

الحمد للہ و الصلوٰۃ و السلام علٰی رسول اللہ، اما بعد!

تفصیل سے لکھنے کا نہ تو موقع ہے اور نہ گنجائش البتہ اتنی عرض ہے کہ کتاب دیکھتے ہی برادرِ مکرم مولانا اسماعیل مد ظلہ سے کہا کہ کتاب تو بالاستیعاب مطالعہ نہیں کی لیکن قلم اتنی سخت کیوں استعمال کی؟ تو مولانا صاحب نے جواباً فرمایا کہ یہ خود انہی (مماتیوں) کی گالیاں ہیں اور بندہ نے فقط آسان الفاظ میں مزید وضاحت کے ساتھ بطورِ تبصرہ ان گالیوں کو عوام کے سامنے پیش کیا ہے تاکہ عوام پر ان کی حقیقت اور شرافت عیاں ہو جائے۔

اسی سے ملتی جلتی ایک بات یاد آئی کہ ایک بار لاہور میں مماتیوں کے کتب خانہ سے ایک کتاب "الفتح المبین فی کشف مکائد الکاذبین" خرید لی، اس میں وہ گالیاں اور سب و شتم کہ اللہ کی پناہ! مجھ سے اس کتاب کا مطالعہ ہی نہ ہو سکا۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر اسم محضہ کے بجائے ایک غیر معروف کنیت لکھی گئی تھی، بعد میں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کے مصنف مماتیوں کے علامہ خضر حیات صاحب ہیں۔

اسی وجہ سے شائق مطالعہ کتبِ مماتیہ مایہ ناز سکالر مولانا اسماعیل صاحب مد ظلہ نے بھی ایک کتاب لکھی جس میں مماتیوں نے جو گالیاں اپنے نامہ اعمال میں درج کی ہیں اور جن کو تاریخ نے اپنے سینے محفوظ کیا ہے۔ بات اُن کی ہے، مولانا صاحب نے فقط عوام کی عدالت میں پیش کی ہے یعنی بقول شاعر ؎

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

مولانا اسماعیل صاحب مدظلہ کو ایک مشورہ دیتا ہوں کہ حال ہی میں مماتیوں کی جماعت کے مناظر مفتی منیر شاکر صاحب نے جس طرح اپنی جماعت کا پردہ چاک کیا ہے، اُس کو بھی منظر عام پر لائیں تاکہ عوام پر مزید اس فتنہ کی حقیقت ظاہر ہو جائے۔

آخر میں عرض کرتا چلوں کہ اس قسم کے سخت جملوں کے نہ ہم حامی ہیں اور نہ ہی اس کی تائید کرتے ہیں، اس کو کتابی شکل میں لانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ اپنے آپ کو "شیخ القرآن الشریف" کہنے والے، قرآن فہمی کا دعویٰ رکھنے والے باطن میں کس قدر مکروہ چہرہ رکھتے ہیں؟

بہرحال نہ چاہتے ہوئے بھی اس موضوع پر کتاب لکھنا مقتضی الحال کے مناسب سے ایک امر ضروری تھا، اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کے اس شوق وذوق کو دوبالا فرما کر اخلاص ع۔ فرمائیں۔ آمین ثم آمین یارب العالمین

(حضرت مولانا) عبدالرحمٰن عابد عفی عنہ

10 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ

مقدمہ

دین اسلام ایک عالمگیر دستور حیات ہے، دین اسلام ہر زمانے کے تقاضوں سے مطابقت رکھتا ہے اور جملہ شعبہ ہائے زندگی سے متعلق احکام کو جامع ہے، یہ بات بھی شبہ سے بالاتر ہے کہ اس دنیا میں زندگی گزارنے کا ایک خاص ضابطہ حیات اور دائرہ کار ہے، اس دائرہ میں رہتے ہوئے ہر انسان کو زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے، اگر کسی نے اس دائرہ میں زندگی گزارنے سے بغاوت کی تو وہ مجرم ہے، پھر ان میں سے بعض جرائم ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان کا ارتکاب کرے تو ان کے ساتھ قانونی کارروائی کی جاتی ہے، جیسا کہ قتل وغارت، ڈاکہ زنی، بدکاری وغیرہ وغیرہ۔ اور بعض جرائم ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے لئے شریعت سے ہٹ کر ہمارے معاشرے میں کوئی خاص سزا متعین نہیں جیسا کہ گالی گلوچ، فحش گوئی، بداخلاقی وغیرہ کہ ان جیسے جرائم کے مرتکب کے لئے اگرچہ عدالت میں کوئی خاص سزا متعین نہیں البتہ معاشرے میں ان کو بہت برا مانا جاتا ہے، ایسے شخص کے ساتھ نہ کسی کی رواداری ہوتی ہے، نہ لین دین، اس لئے کہ اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: وانک لعلی خلق عظیم کہ اے نبی! ہم نے آپ کو خلق عظیم عطا فرمایا، بڑے اخلاق کا مالک بنایا۔ لہٰذا جو بھی بداخلاق ہوتا ہے وہ معاشرے میں ذلیل ورسوا ہوتا ہے، اسی وجہ سے جناب نبی کریم ﷺ کو اللہ رب العزت نے فرمایا کہ "وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ" [آل عمران: 159]

ترجمہ: "اے نبی کریم ﷺ اگر تم سخت مزاج اور سخت دل والے ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے ہٹ کر تتر بتر ہو جاتے"۔[1]

یہ اس لئے کہ جب انسان کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں تو کوئی بھی ان کے پاس آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، خواہ اپنا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، اسی وجہ اللہ رب العزت نے فحش گوئی اور گلم گلوچ کی مذمت میں ایک مستقل حکم نازل فرمایا۔

چنانچہ اللہ رب العزت قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (11) [الحجرات: 11]

ترجمہ: "اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القابات سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بہت بری بات ہے اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں تو وہ ظالم لوگ ہیں"۔[2]

تفاسیر: مذکورہ آیت کی تفسیر مختلف مفسرین سے

(1) تفسیر ذخیرۃ الجنان میں امام اہل سنت رحمہ اللہ اس آیت کی تحت لکھتے ہیں:

"ولاتنابزوا بالالقاب او رنہ ڈالو برے لقب چڑانے کے لئے مثلاً تم کسی کو کہو او ٹنڈے، او کدو، او چو ہے (یہ بنسبت ابوجہل، مشرک، بدعتی کے کچھ بھی نہیں) اس

[1] آسان ترجمہ شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی ص65

[2] آسان ترجمہ شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی ص466

طرح کے القاب بھی لڑائی کا ذریعہ ہیں، بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَان برا ہے فسق کا نام ایمان کے بعد، برے القاب ڈالنے کے بعد فاسق ہو جاؤ گے "۔[1]

(2) تفسیر معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تیسری چیز جس سے آیت میں ممانعت کی گی ہے وہ کسی دوسرے کو برے القاب سے پکارنا ہے جس سے وہ ناراض ہوتا ہے جیسے کسی کو لنگڑا، لولا، یا اندھا، کانا (مشرک اور بدعتی، ابوجہل کی نسل، ابن سبا تو اس سے خطرناک ہے) کہہ کر پکارنا"۔[2]

غرض یہ کہ انسان میں سب سے مقدم اس کا لہجہ اور زبان کی شائستگی ہے، جس کی زبان اور اخلاق درست نہ ہوں وہ کامل نہیں ہو سکتا، انسان کے کامل ہونے کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اس کی زبان بہت محتاط ہو، یہی وجہ ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے سب کفار کو معاف کیا لیکن ان لوگوں کو غلاف کعبہ پکڑتے ہوئے بھی معاف نہیں کیا جنہوں نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے حق میں اپنا لہجہ غلط استعمال کیا تھا۔

اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی اس کی ممانعت آئی ہے کہ آپ کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ نہ ہوں، چنانچہ بخاری شریف میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

حدثنا أبو نعيم حدثنا زكرياء عن عامر قال سمعت عبد الله بن

---

[1] تفسیر ذخیرۃ الجنان ص172

[2] معارف القرآن ص117

عمرو يقول قال النبي المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه۔ [1]

ترجمہ: "حضرت ابو نعیم روایت کرتے ہیں زکریا سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے، عامرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عمرو سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے بہترین مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور پاؤں سے دوسرے مسلمان مامون اور محفوظ ہوں۔"

اسی طرح ابن جریر نے ابراہیم سے روایت کیا کہ لوگ کہا کرتے تھے آدمی جب کسی آدمی کو کہے کہ او کتے، او خنزیر، او گدھے! تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہاری کیا رائے ہے، کیا میں نے اسے کتا، خنزیر، گدھا بنایا ہے؟

اسی طرح علامہ منذریؒ بھی "الترغیب والترھیب" میں لکھتے ہیں:

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم لما بعثه إلى اليمن، مشى معه أكثر من ميل يوصيه. قال: يا معاذ أوصيك بتقوى الله العظيم، وصدق الحديث،وأداء الأمانة،وترك الخيانة،وحفظ الجار،وخفض الجناح، ولين الجناح،ورحمة اليتيم، والتفقه في القرآن،وحب الآخرة. يا معاذ،لا تفسد أرضاً، ولا تشتم مسلماً،ولا تصدق كاذباً،ولا تعص إماماً عادلا۔ [2]

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل جب نبی کریم ﷺ نے یمن کو بھیجا تو کچھ فاصلہ تک ان کے ساتھ

---

[1] صحیح البخاری ص110

[2] الترغیب والترھیب 1/179

نبی کریم بھی چلے گا، تو نبی کریم ﷺ نے ان کو کچھ وصیتیں کیں کہ اے معاذ! اللہ سے خوف رکھنا۔۔۔۔ زمین میں فساد نہ پھیلانا اور نہ کسی مسلمان کو گالی دینا۔"

اسی طرح بیہقی میں حضرت عطاء سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس بات سے روکا گیا ہے کہ کوئی کسی سے کہے اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ بگاڑ دے۔

اسی طرح عظیم محدث امام مسلم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے گالی گلوچ کی حرمت پر "باب النهى عن السباب "کے نام سے باب باندھا ہے جس کے تحت لکھتے ہیں:

حدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة وبن حجرقالوا حدثنا إسماعيل يعنون بن جعفر عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادئ ما لم يعتد المظلوم [1]

ترجمہ: "حضرت علاء اپنے والد کے واسطہ سے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دیں تو سب کا وبال اسی پر ہوگا جس نے گالی دینے میں پہل کی ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔"

اسی طرح حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بڑے گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں! کوئی کسی آدمی کے باپ کو گالی

---

[1] صحیح بخاری 2/200

دے تو وہ الٹ کر اس کے باپ کو گالی دے گا اور کوئی کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ الٹ کر اس کی ماں کو گالی دے گا۔

چنانچہ بندہ ناچیز نے ان لوگوں کی کتابوں میں بکھری ہوئی مختلف قسم کی گستاخیاں جو انہوں نے اکابرین کی شان میں کی ہیں، ان کو ایک ہی کتاب میں جمع کرنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے لیکن دوران مطالعہ جب بھی ان کی جماعت کے کسی عالم کی کتاب کھولنی پڑی تو گستاخیاں زیادہ اور توحید کم نظر آئی۔ ہم نے طوالت کے خوف سے صرف خطرناک قسم کی گستاخیاں جمع کی ہیں، باقیوں کو صرف نظر کر کے چھوڑ دیا۔

اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ ہم کو اکابرین علماء دیوبند کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہر قسم کی گستاخیوں اور بے ادبی سے بچائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

بندہ: مفتی محمد اسماعیل نقشبندی عفی عنہ

مولانا احمد سعید ملتانی کی "خس کم جہاں پاک" میں گستاخیاں

ہم نے پوری تفصیل مقدمہ میں بیان کی، اب باقاعدہ آغاز جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کے بڑے عالم احمد سعید ملتانی کی گستاخیوں سے کرتے ہیں، اس لئے کہ جماعت اشاعت التوحید والسنۃ میں احمد سعید ملتانی جیسا متشدد، بے ادب اور گستاخ نہ گزرا ہے اور نہ شائد ان جیسا کوئی دوبارہ دنیا دیکھے گی، اس لئے ہم نے سب سے پہلے اشاعت کے بڑوں میں سے احمد سعید ملتانی کی گستاخیوں کو جمع کرنے کا عزم کیا۔

چنانچہ مولوی غلام اللہ خان مرحوم احمد سعید ملتانی سے تاحیات بیزار رہے، مناظر اسلام وکیل احناف فاتح فرقہ باطلہ حجۃ اللہ فی الارض امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ہمارے پاس ان کے درس کا ایک کیسٹ موجود ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ میں نے خود احمد سعید کی وہ تقریر سنی جس میں انہوں نے کہا کہ "اے محمد ﷺ بکواس نہ کرنا (العیاذ باللہ) چنانچہ امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے شیخ القرآنؒ کی یہ کیسٹ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے مرکزی رہنماؤں تک پہنچائی لیکن ہمیں جواب ملا کہ تمہیں اس کی توحید چبھتی ہے۔

تبصرہ:

ماشاء اللہ یہ ہے اشاعۃ التوحید والسنۃ کی توحید جنہوں نے امام الانبیاء جیسی شخصیت کو بھی معاف نہیں کیا لیکن یوں لگتا ہے کہ اس جماعت کی بنیاد ہی گستاخی، گالی گلوچ اور فحش گوئی پر رکھی گئی ہے، چنانچہ ایک جگہ کسی عالم نے امام ابن کثیر کی عبارت پیش کرنا چاہی تو احمد سعید

ملتانی نے ان سے کہا کہ پہلے اس کا نام صحیح کریں ابن کثیر کوئی اچھا ہوتا ہے (یعنی ولد الحرام) اس محدث کبیر، مفسر بے نظیر، امام وقت کا گوشت بھی وہاں کھایا گیا جہاں امیر اشاعت التوحید والسنہ (شاہ صاحب) بنفس نفیس موجود تھے۔ [1]

اسی طرح شجاع آباد میں ایک مکان پر کسی تقریب کے دوران شاہ صاحب اور احمد سعید ملتانی دونوں خطاب کر رہے تھے، احمد سعید ملتانی نے توحید کے موضوع پر اپنے خطاب میں کہا: "بت نہیں سنتے، خدا سنتا ہے، بت عام ہیں، خدا کے بنائے ہوئے ہوں جیسے حضور ﷺ یا لات ومنات کی مورتی" (العیاذ باللہ) شاہ صاحب نے تصدیقاً سٹیج پر فرمایا کہ "یہ نوجوان میری کمی ان شاء اللہ پوری کرے گا۔"

تبصرہ:

محترم سامعین بجائے اس کے کہ شاہ صاحب اس گستاخ اور موہن رسول کی منہ کو لگام دیتے اور اصلاح فرماتے، الٹا اس کی تحسین فرما کر فریب خوردہ محقق بنا دیا لیکن اصل بات یہ ہے کہ فتنہ مماتیت گستاخی اور بے ادبی میں عروج پر پہنچ چکا ہے۔

چنانچہ خلیفہ بلا فصل سیدنا ابو بکر صدیق کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے احمد سعید ملتانی کہتے ہیں: "اگر سماع صلاۃ وسلام عند القبر کے قائل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں تو وہ بھی کافر ہیں"۔ [2]

---

[1] دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف

[2] بحوالہ عوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف 25

قارئین کرام!- اس بات سے اندازہ کیجئے جس جماعت کے امیر کا حال یہ ہو تو ان کے شاگردوں مریدوں کے کیا کہنے! اور پھر یہ لہجہ بھی کسی عام انسان کے بارے میں نہیں بلکہ ایک شخصیت کے بارے میں ہے جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار، یار سفر، خوشی غمی غرض زندگی کے ہر موڑ میں ان کے ساتھ رہے۔

ان کی زبان نے دعوت و تبلیغ والوں کو بھی معاف نہیں کیا، پروفیسر غلام حیدر (میاں والی) نے احمد سعید ملتانی کی غیر محتاط فتویٰ بازی کی شکایت کی، انہوں نے کہا کہ مسجد قصاباں میانوالی شہر میں مولانا احمد سعید ملتانی نے تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ "وہ کافر ہیں" اسی طرح علماء دیوبند میں جو قائلین سماع موتیٰ ہیں انہیں ایک جگہ قل یا ایہا الکافرون کے الفاظ سے مخاطب کیا۔[1]

تبصرہ:

آپ خود فیصلہ کیجئے کہ کہ پوری روئے زمین میں دعوت و تبلیغ والے حضرات وہ لوگ ہیں کہ جن پر نہ کسی شہر میں پابندی ہے، نہ کسی صوبے میں اور نہ کسی ملک میں کیونکہ ان کے اخلاق کریمانہ ایسے ہیں کہ کوئی ان کے ساتھ اختلاف رکھے یا ان کی مخالفت کرے تو وہ خود ہی پشیمان ہو کر انہی کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن یہ حضرات ان کی ایسے شد و مد کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں گویا کہ ان کے جماعت کے اغراض اور مقاصد یہی ہیں اور جن لوگوں سے جتنا اسلام کی خیر خواہی کا امکان ہو، یہ حضرات (اشاعت) انہی کے خلاف ہر قسم کے پروپیگنڈے کرتے ہیں اور

---

[1] شمس کم جہاں پاک ص ۶۹

پوری دنیا اس پر گواہ ہے کہ الحمد للہ اگر آج لوگوں نے اسلام سیکھا، دین سیکھا، شریعت سیکھی، اخلاق سیکھے تو یہ ان ہی لوگوں کی قربانیاں ہیں۔ خرچہ اپنا، وقت اپنا، سب کچھ اپنا قربان کر کے پوری روئے زمین پر یہی صدا بلند کرتے ہیں کہ اللہ سے ہونے کا یقین اور مخلوق سے نہ ہونے کا یقین ہمارے دلوں میں آجائے اور اصل توحید بھی یہی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اللہ رب العزت کا یقین بیٹھ جائے۔

اسی طرح ایک اور جگہ کسی سائل کے سوال "حضرت مولانا آپ بتائیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور امام مہدی آئیں گے یا نہیں؟" کے جواب میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں: "حضرت عیسی علیہ السلام آئیں گے باقی امام مہدی وہ سنیوں کا نہیں شیعوں کا ہے، ہمیں تو کسی مہدی کی ضرورت نہیں، وہ یہاں کیوں آئے گا؟ کیا کرنے آئے گا؟ جو ابھی تک چھپا بیٹھا ہے، ہمیں ایسے چھپ کر بیٹھے رہنے والے امام مہدی کی ضرورت نہیں ہے، اگر پیغمبر بھی ایک دن چھپ کر بیٹھ جائے تو خدا اسے بھی برداشت نہیں ہوتا"۔[1]

یہ ہے محقق صاحب کا لہجہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی شان میں جبکہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا آنا نصوص قطعی سے ثابت ہے کہ امام مہدی قرب قیامت میں آئیں گے اور تمام مسلمانوں کی امامت اور سرپرستی فرمائیں گے، مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے، یہ وہ امام نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور سائل کا مقصد بھی شیعوں والے امام کے بارے میں نہیں تھا، جن کا عقیدہ یہ

---

[1] خس کم جہاں پاک ص 55

ہے کہ ہمارا ایک امام ہے وہ ایک غار میں بیٹھا ہوا ہے جو 335ھ میں پیدا ہوا اور قرب قیامت وہاں سے نکلے گا اور پھر روضہ رسول ﷺ پر آکر نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر کھڑے ہوں گے، نبی کریم ﷺ اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور پھر قبر سے دو بت نکلیں گے جو کہ ابو بکر اور عمر ہیں (نعوذ باللہ) اور پھر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر حد زنا جاری کرے گا (نعوذ باللہ)۔۔۔۔ بلکہ سائل کی امام مہدی سے مراد وہ امام مہدی ہیں جو مدینہ میں پیدا ہوں گے، ان کا نام محمد، والد کا نام عبد اللہ اور والدہ محترمہ کا نام آمنہ ہو گا، لیکن موحد صاحب نے توحید کے نشہ میں آکر شیعوں کی اتنی مخالفت کی کہ اس مخالفت میں جو امام مہدی منصوصی ہے اس کا بھی مذاق اڑادیا۔

اسی طرح منڈی بہاء الدین میں علامہ عنایت اللہ شاہ بخاری جو ان کی جماعت کے مؤسس تھے، ان کی مسجد میں کسی نے پرچی دی، مولانا نے پرچی پڑھ کر سنادی کہا کہ "مفتی عبد الرشید کہتے ہیں کہ مولانا احمد سعید ملتانی یہ ہے وہ ہے۔۔۔۔ اور اس کے ساتھ مولانا کی زبان پر یہ جملہ تھا" میں مفتی عبد الرشید کا کافر اور مفتی عبد الرشید کے قرآن کا کافر" [1]

نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد

تبصرہ:

یہ ہے احمد سعید ملتانی کی توحید۔ اور مفتی عبد الرشید کے قرآن کا منکر کیوں نہ ہو گا کیونکہ مفتی عبد الرشید کے قرآن میں شہداء اور انبیاء کرام کے لئے حیات ثابت ہے جبکہ یہ

---

[1] خس کم جہاں پاک ص115

حضرات انبیاء اور شہداء کے اجساد عنصریہ کی حیات سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے شیطان اللہ اکبر کی صدا سن کر ہوا خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے۔ اور اس کی زندہ مثال ان کی جماعت کے ایک ذمہ دار شخص کا قول ہے کہ ایک مرتبہ شیخ طاہرؒ نے کہا کہ کاش قرآن مجید میں یہ آیت " ولا تقولوالمن یقتل فی سبیل اللہ اموات" نہ ہوتی۔

اسی وجہ سے موحد صاحب نے بجافرمایا کہ میں مفتی عبدالرشید کے قرآن کا کافر ہوں۔

اسی طرح مفتی عبدالرشید صاحب کے قرآن میں وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ موجود ہے جبکہ احمد سعید ملتانی کی زبان پر تو دن رات علماء حق کے خلاف نازیبا الفاظ اور گالی گلوچ رہتا ہے۔

اسی طرح ان ہی کے گھر کا ثبوت "خس کم جہاں پاک" میں لکھا ہے کہ انہوں نے (یعنی احمد سعید ملتانی) کبیر والا میں اکبر خان صاحب بلوچ اور مجاھد یحیٰ اصغر چغتائی سے باتوں باتوں میں کہا کہ "حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کے بعد جس شخص نے کھلم کھلا توحید سنائی ہے وہ پیر عنایت اللہ شاہ بخاری ہے"۔[1]

تبصرہ:

دنیا میں عموماً انسان دووجہوں سے گمراہ ہوتا ہے، یا افراط سے اور یا تفریط سے، ہمارے دین اسلام نے ہمیشہ اعتدال کا درس دیا، یہاں پر علامہ صاحب کی بات میں بھی وہ غلوپایا جاتا ہے کہ دنیا میں اس کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ کبھی کسی زمانے میں اس طرح

---

[1] خس کم جہاں پاک ص 129

کا غلو کسی نے اختیار کیا۔ کیونکہ ہمارے پاس دین کو پہنچانے کا ایک ہی قوی واسطہ ہے اور وہ ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا، ان میں کسی قسم کی تقسیم نہیں خواہ وہ ابو بکر صدیق ہوں، عمر فاروق ہوں، علی المرتضیٰ ہوں یا پھر امیر معاویہ ہوں، سب کے سب برابر ہیں اور ان پاک طینت جماعت کے بعد ہمارے پاس تابعین ہیں، پھر تبع تابعین یہاں تک کہ دور متقدمین اور پھر متاخرین کی ابتدائی اور درمیانی دور، پھر اس کے بعد شر القرون کا دور آیا جس میں عنایت اللہ شاہ بخاری بھی ہے، تو ان کا یہ کہنا کہ ابو بکر صدیق کے بعد سب سے زیادہ توحید کے داعی عنایت اللہ بخاری تھے تو یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے؟

لہٰذا ان کی باتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ ابو بکر صدیق کے بعد سب سے بڑا مرتبہ عنایت اللہ شاہ بخاری کا تھا، لیکن ایسا ہر گز نہیں، ان لوگوں کا مقصد امت کو تقسیم کرنا، اجماعی عقائد میں اختلاف اور رخنہ ڈالنا، امت کو لڑانا ہے، یہ ان کے بڑے مقاصد میں سے ہیں لیکن پھر بھی یہ لوگ بزعم خویش اور اپنے گمان کے مطابق عنایت اللہ شاہ بخاری کا درجہ تابعین، تبع تابعین اور علماء دیوبند کی وہ ہستیاں جن سے پوری زندگی میں گناہ کبیرہ تو درکنارہ گناہ صغیرہ بھی سرزدہ نہیں ہوا، اس سے بڑھ کر پیش کرتے ہیں۔

کیا ان کا درجہ شاہ اسماعیل شہیدؒ سے بڑھ کر ہے جس کے بارے میں آتا ہے کہ ان سے فرشتے حیا کیا کرتے تھے؟

اس طرح ایک جگہ مماتی ٹولے کے مبلغ اعظم احمد سعید صاحب چتروڑ گڑھی نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں: "اگر آپ نے یہ کتاب پڑھ کر نہ سنائی اور اپنے

پاس چھپا رکھی تو آپ ﷺ پر اللہ اور اس کے فرشتے اور کل کائنات کی لعنتیں برسیں گی"، حالانکہ مولوی صاحب نے جس آیت کی تفسیر بیان کی وہ اہل کتاب کے متعلق ہے، چنانچہ مولوی احمد سعید ملتانی کے پنجابی الفاظ بھی ملاحظہ فرمائیں:

"خیال کرنا جے تُساں کتاب اپنے کول لکا کے چار کھی، لوکانوں پڑھ کے نہ سنڑائی تاں پھر تینوں کیہہ سزا ملسی اولئک یلعنهم الله ویعلنهم اللاعنون، میری وی لعنت وس سی تہاڈے اتے، تے میری فرشتیاں دی وی لعنت وس سی کائنات دیاں لعنتاں وی تہاڈے اُتے ڈھیئے پوسن[1] (استغفر اللہ العظیم)

اسی طرح اہل بدعت کے رد میں جو نور من نور اللہ کا ورد کرتے ہیں کہتے ہیں: "نئیں پکدا مولوی دا بودا نور من نور اللہ اے پتہ نئیں سوَر من سوَر اللہ، یعنی لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم نور من نور اللہ ہے یعنی اللہ کے نور میں سے ایک نور ہے، لیکن ان کو پتہ نہیں یہ نور من نور اللہ نہیں بلکہ سوَر من سوَر اللہ ہے یعنی نعوذ باللہ خنزیروں میں سے ایک خنزیر ہے"۔[2]

(لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

تبصرہ:

کاش کوئی منصف مزاج شخص ہوتا جو ان کو سمجھاتا، لیکن ہے کون کہ ان سمجھائے گا؟ یہ سب کی سب گالیاں سید عنایت اللہ شاہ گجراتی (جو کہ موسس اشاعت التوحید والسنۃ سمجھا جاتا

---

[1] ماخوذ از پمفلٹ احمد سعید ملتانی بحوالہ القول الحبر فی حیاۃ خیر البشر ص120

[2] ماخوذ از پمفلٹ احمد سعید ملتانی بحوالہ القول الحبر فی حیاۃ خیر البشر ص120

ہے) کی سرپرستی میں کی جاتی رہیں اور بعض جگہ تو احمد سعید ملتانی کی تقریر کے بعد باقاعدہ سید عنایت اللہ شاہ نے ان کی تائید بھی کی کہ ان شااللہ یہ جوان ہماری کمی پوری کرے گا لیکن یہ معلوم نہیں کہ کس چیز کی کمی یہ پوری کرے گا؟ آخر کمی کس چیز کی ہے، ہاں انہوں نے حقیقت میں عنایت اللہ شاہ کی یہ کمی پوری کی کہ عنایت اللہ شاہ نے خیر المدارس میں جب حیات النبی جیسے اجماعی عقیدہ سے انکار کیا تو مولانا خیر محمد جالندھری نے مولانا محمد علی جالندھری کو حکم دیا کہ آپ اٹھیں اور عقیدہ حیات النبی ﷺ میں علماء دیوبند کا جو موقف ہے وہ پیش کریں، جب انہوں نے علماء دیوبند کا اجماعی موقف پیش کیا اور ان کے غلط اور مزعومہ عقیدہ پر رد کیا تو عنایت اللہ نے اسی اسٹیج پر موجود بزرگ عالم دین مولانا محمد علی جالندھری کی برملا گستاخی کی اور ان کی یہ خدمات آج احمد سعید ملتانی پیش کر رہے ہیں، اس لئے اس نے کہا کہ میری کمی یہ لڑکا پوری کرے گا اور یقیناً گستاخی میں اس نے اس کی صرف کمی ہی پوری نہیں کی بلکہ اپنا نام اس نے عنایت اللہ شاہ سے زیادہ روشن کیا۔

اسی طرح ایک جگہ تبلیغ جماعت، فضائل اعمال اور ساتھ ساتھ سپاہ صحابہ پر رد کرتے ہوئے توحید کے نام پر اپنا نام گستاخوں کے لسٹ میں یوں درج کیا، فرمایا:

حبیبی فی اللہ فاروق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام والسلام علی من لدیکم، جماعت تبلیغی کے مجموعی طور پر عقائد قطعاً قرآن کے خلاف ہیں اور فضائل اعمال میں قرآن وسنت کے خلاف مواد کافی ہے، غلط عقائد و نظریات والوں کے پیچھے نماز قطعاً جائز نہیں ہے، سپاہ صحابہ کی جماعت جواب کالعدم ہے، اس کے عقائد

ہماری جماعت کے بالکل مخالف ہیں، خود صحابہ کرام کے عقائد کے خلاف ہیں، حالانکہ یہ اپنے آپ کو صحابہ کا سپاہی ظاہر کرتے ہیں، آپ اگر خلوص دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت چاہتے ہیں تو توحید و سنت کی جماعت میں اپنا نام درج کروالیں، دوسرا کسی جماعت میں داخلہ کی بندہ اجازت نہیں دے سکتا۔

فقط والسلام۔

احمد سعید عفی عنہ (غضب عنہ)

تبصرہ:

محترم سامعین آپ اندازہ فرمائیں ان کا یہ خط ایک طرف اکابرین کے لئے باعث تشویش و تکلیف ہے، تو دوسری طرف خود سپاہ صحابہ اور تبلیغی جماع والوں کے لئے بھی ایک المیہ ہے، وہاں دونوں رہنماؤں کو دعوت فکر بھی دے رہا ہے کہ اپنی جماعتوں میں ان متعصب اور شرارتی ذہن کے لوگوں کو گھسیڑنا کتنا بڑا المیہ ہے، ان لوگوں کے ذہنوں میں جو ضد اور تعصب کے کینچوے داخل ہو چکے ہیں، ان کا علاج تقریباً اب ناممکن ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ احمد سعید ملتانی نے رات کو فتورہ پورہ گجرات میں تقریر فرمائی، کہا کہ جب کوئی کسی بزرگ کے پاس تعویذ لینے جاتا ہے تو وہ سؤر (خنزیر) اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے۔[1] (استغفر اللہ)

تبصرہ:

[1] خس کم جہاں پاک ص 131

میں احمد سعید ملتانی اور ان کے ٹبر سے ایک عام سوال کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کیا آپ نے کبھی ترمذی شریف کو ہاتھ تک لگایا، ؟لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ نے ترمذی شریف کے بجائے ہمیشہ اکابرین کو گالیاں بکی ہیں، ترمذی شریف میں حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: یعلمها من بلغ من ولده ومن لم یبلغ کتبها فی صک ثم علقها فی عنقه، اور اسی حدیث کی تشریح میں شیخ العرب والعجم شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غور غشتوی ؒلکھتے ہیں کہ هذا هو السند فی ما یعلق اعناق الصبیان، تو کیا ان اکابرین کو یہ معلوم نہ تھا کہ تعویذات لکھنے اور بچوں کے گردن میں لٹکانے سے بندہ سوٗر بن جاتا ہے؟ کیا نعوذ باللہ بقول شما حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ آپ کے فتوی کے زَد میں تو نہیں آتے؟ کیا آپ کا تقوی ان اکابرین سے زیادہ تھا؟ کلا وحاشا نہیں ہر گز نہیں۔

غرض ان لوگوں کا تشدد یہاں تک پہنچا کہ بعض جگہ صراحتاً نصوص کا انکار کر دیا۔

ایک اور جگہ جلسہ کے دوران عوام کے ایک عام اجتماع میں کچھ یوں فرمایا: "مسلمان ناراض ہو گئے تو میری بخشش مشکل ہو جائے گی لیکن شکریہ ہے تم (سامعین جلسہ) پکے مسلمان ہو نہیں، تم سب شغل اور دھڑے والے مسلمان ہو، تم میں ایمان والا آدمی کوئی ایک بھی نہیں"۔[1]

اور ایک جگہ غیر مقلدین کو خوش کرنے کے لئے اپنے جذبہ توحید میں فرمایا کہ "میں

---

[1] خس کم جہاں پاک ص150

مصلحت کی وجہ سے نہیں کہتا، میرے نزدیک دیوبندی، بریلوی سب مشرک کافر ہیں، دونوں لا الہ الا اللہ کے مخالف ہیں"۔[1]

تبصرہ:

سامعین آپ خود اندازہ کیجئے کہ ان کے نزیک فاتحہ خلف الامام نہ کرنا اسلام اور توحید کے بنیادی مسائل میں سے ہے، جو کرے ان کے نزیک وہ موحد اور جو نہ کرے وہ مشرک ہے، گویا کہ سرے سے وہ مسلمان ہی نہیں، لیکن ان کے نظریہ اور عقیدہ پر تف ہے کہ جب ایک حکم فرض اور واجب ہو جاتا ہے جس کے نہ کرنے کی وجہ سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور ایک موحد اس اسلامی حکم کو کسی مصلحت کی وجہ سے چھوڑے تو اس کو کیا کہیں گے؟ اس کو کون بتائے گا کہ جو مسئلہ نہ عبادات سے ہو اور نہ اعتقادات سے ہ، اس کو آپ کفر اور اسلام کا درجہ دے رہے ہیں؟ جیسے سماع الموتی جو آپ کی عقیدے کی بنیاد ہے، شادی کے موقع پر بھی مسئلہ سماع الموتی کے قائلین پر کفر اور شرک کے فتوے جھاڑ رہے ہو، غم کے موقع پر بھی آپ کا پسندید موضوع بس یہی ہے۔ غرض یہ جو عمل آپ کے نزدیک اسلام ہے جیسے کہ فاتحہ خلف الامام (جو کہ یہ کراہت تحریمی ہے) اس کو آپ مصلحت کی بنا پر چھوڑ دیتے ہیں، پتہ نہیں یہ کون سی مصلحت ہے جس کی خاطر ایک فرضی اور وجوبی حکم کو قربان کیا جاتا ہے؟

لیکن کون ہے جو اس نادان کو سمجھائے جو نہ تاریخ سے واقف، نہ حقائق سے اور نہ ان کو کچھ ہوش ہے، بس جو دل میں آیا وہ زبان پر لایا۔

---

[1] خس کم جہاں پاک ص125

اسی طرح ایک دفعہ سفر کے دوران ان کے ساتھ ان کا خادم خاص بھی تھا جس کا نام کوکب بندیالوی تھا، کوکب بندیالوی ملتانی صاحب سے ذرا فاصلہ پر بیٹھا ہوا تھا اور سردی کے باعث سمٹا ہوا تھا، مولانا نے از راہ تفنن جو جملہ کہا وہ انتہائی قابل تعجب اور مضحکہ خیز تھا، فرمایا:

"کوکب کو دیکھو یوں بیٹھا ہے جیسے حویلی کے پھاٹک پر کتا بیٹھا ہوتا ہے"۔[1]

تبصرہ:

مولانا کا لہجہ انتہائی قابل تعجب اور نفرت انگیز ہے، کیا کسی موحد کی زبان اس طرح کی ہوتی ہے؟ کیا قریبی ساتھی کے حوالہ سے ایسی زبان کو استعمال کرنا باعث شرم نہیں ہے؟ کچھ خوف تو اللہ سے بھی کرنا چاہئے! دراصل یہ لوگ توحید کے نام پر زہر پھیلا رہے ہیں۔

اسی طرح ان کا ایک شاگرد تھا جو کہ سرگودھا کے قریب ایک گاؤں میں رہتا تھا، ایک مرتبہ احمد سعید ملتانی اسی علاقے میں گئے، کسی نے نجی مجلس میں ان سے کہا کہ آپ کا فلاں شاگرد اس بستی میں کام کر رہا ہے اور اس نے جماعت اسلامی اور عثمانیوں کو نتھ ڈالی ہوئی ہے، حضرت صاحب پوری مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوئے "اچھا۔۔۔وہ جو بہن سے زنا کر کے آیا۔[2]

اسی طرح ایک مرتبہ ایک ملک صاحب نے کہا کہ مجھے ابھی مسئلہ سماع سمجھ آگئی تو ان کے جواب میں ملتانی نے کہا: "ملک صاحب! اگر مسئلہ سماع آپ کو آج سمجھ آیا ہے تو میں اتنے

---

[1] خس کم جہاں پاک ص118
[2] خس کم جہاں پاک ص118

سالوں سے ویسے ہی اپنی بہن۔۔۔۔رہا ہوں "[1] (معاذاللہ)

تبصرہ:

یہ ہے رئیس الموحدین کا لہجہ جس نے دنیا میں سستی شہرت حاصل کرنے لئے اپنی بہن کی عفت اور عصمت تک نہیں چھوڑی، لیکن شاعر نے کیا خوب کہا ؎

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

مولانا احمد سعید ملتانی کی "قرآن مقدس بخاری محدث" میں گستاخیاں

جس طرح مولانا احمد سعید ملتانی کی گستاخیاں ان ہی کے جماعت سے شائع شدہ کتاب "خس کم جہاں پاک "میں گزریں، اسی طرح ان کی بہت سے گستاخیاں جو کہ امام بخاری اوران کی مشہور تصنیف بخاری شریف کے راویوں کے بارے میں ان کی ایک اور تصنیف "قرآن مقدس بخاری محدث "میں بھی ہے، اب ہم باقاعدہ ان کی اپنی تصنیف قرآن مقدس بخاری محدث سے ان کی گستاخیاں ترتیب وار باحوالہ نقل کرتے ہیں:

مولوی احمد سعید ملتانی "قرآن مقدس بخاری محدث "میں ایک جگہ امام بخاری اور امام زہریؒ کی گستاخی کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "یہ ہے امام بخاری اور ان کے معتمد علیہ استاذ امام زہری کا مذہب جو بڑی خوشی کے ساتھ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے، بار بار آپ

---

[1] خس کم جہاں پاک ص155

ﷺ سے کفر کی تیاری کرواتے ہیں (معاذاللہ) نہ بخاری کو قرآن کا علم نہ ان کے امام زہری کو علم، نہ امام بخاری کو آپ ﷺ کی حیثیت نبویہ کا پاس، نہ زہری ایسے بکواسی آدمی "[1] (نعوذ باللہ)

اور چند سطر آگے لکھتے ہیں: "دونوں نے مل کر آپ ﷺ سے کئی بار کفر پر مرنے کی تیاری کروائی" (اعاذنا اللہ)

اور اسی طرح آگے جا کر پھر امام زہریؒ پر حملہ کرتے ہوئے کہا: "امام بخاری جس نے جھانسہ تو دیا تھا کہ میری کتاب مسند ہے لیکن زہری ایسے بکواسی کی مرسل روایت کو اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی پاک طبیعت پر خودکشی کرنے کا حملہ کر رہی ہے، اور پھر آخر میں کہتا ہے کہ کیا یہی ایک بکواس ہزارہا دیگر بکواسات پر بھاری نہیں؟"

تبصرہ:

محترم قارئین! آپ خود اندازہ لگائیں کہ ایک جلیل القدر محدث کے بارے میں ایسے نازیبا الفاظ استعمال کرنے کا مقصد خود کو جعلی توحید کے سرٹیفکیٹ مہیا کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

اسی طرح ایک اور جگہ امام بخاریؒ کو پھر نشانہ پر رکھتے ہوئے یوں کہا: "بخاری محدثؒ نبی کریم ﷺ کو خیال کا مریض بنانا قرآن کے قطعاً مخالف ہے، امام بخاری نے بذریعہ ہشام کذاب مدلس آپ ﷺ پر شرک و کفر کا اثر ماننا ثابت کیا ہے"۔[2]

پھر مزید لکھتے ہیں: "بخاریؒ کا مذہب بھی یہی معلوم ہو گیا کہ کسی ایک جگہ پر بھی جناب

---

[1] قرآن مقدس بخاری محدث ص 14

[2] قرآن مقدس بخاری محدث ص 17

بخاری کو عصمت نبویہ کا خیال نہیں آیا، لعنتی راویوں کی کاناگری سے اتنے مرعوب ہوئے، آٹھ جگہ اس شیطانی تجویز کو کتاب میں ثبت فرمادیا"۔[1]

تبصرہ:

اب آپ خود اندازہ فرمائیں کہ ایک محدث ہزاروں احادیث کے حافظ اور پھر ان کے بارے میں ایسی گندی زبان استعمال کرنا ایک عالم کی شان سے تو درکنار ایک ٹرک ڈرائیور سے بھی اس کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

حضرت ذرا ہوش کے ناخن لیں! یہ وہی امام بخاری ہیں جن کی تصنیف الصحیح البخاری کے اوپر لکھا ہوا ہے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" اور اس طرح آپ ہی کے مدارس میں بہت پابندی کے ساتھ ختم بخاری کے نام سے کتاب کے اختتام پر پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ امام بخاری نے جن راویوں سے روایات لی ہیں کیا امام بخاری کو ان کے بارے میں معلوم نہ تھا کہ یہ بکواسی ہیں؟ یا پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کی احادیث کو دشمنوں کے ناپاک منصوبوں سے خدانخواستہ مشکوک بنایا، نہیں اور ہرگز نہیں! بلکہ امام بخاری کے بارے میں ایسی بے باک زبان استعمال کرنا بہت بڑی نادانی اور کم عقلی ہے۔ اور پھر ان کو لعنتی راوی کہنا جبکہ لعنت یزید پر بھی نہیں کی جاسکتی ہے باجود اس کے کہ تاریخ میں اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں گزرا جیسا کہ عقیدے کی کتاب بدالامالی میں ہے کہ "ولم یلعن یزیدا بعد موت "گ

---

[1] ایضا

یزید پر موت کے بعد لعنت نہیں کی جا سکتی، چہ جائیکہ ایک راوی حدیث ہو اور وہ بھی بخاری شریف جیسی کتاب کا۔۔۔۔فیاللعجب

شاید ان کے خیال کے مطابق احادیث کے دفاع کے لئے لڑنا صحیح احادیث کو موضوعی اور ضعیف احادیث سے الگ کرنا ملعونوں والا کام ہے۔(نعوذ باللہ من شر ھذہ الفتنہ)

ایک اور جگہ اپنی تحقیق کے نشہ میں مغموم ہو کر فرماتے ہیں: "اس کے برعکس امام بخاری کے رواۃ کے نزدیک صحابہ کرام کی جماعت معاذاللہ مرتد ہونے کے حالت میں اللہ کے حضور پیش ہو گی اور امام بخاری زہری ایسے باتونی اور پھکڑ باز رفض نواز راویوں کو حقائق قرآن پر ترجیح دے کر اپنی کتاب میں درج کر رہے ہیں۔[1]

اور پھر آگے لکھتے ہیں: " اللہ معاف فرمائیں، اللہ کرے امام بخاری ایسے الزام میں شامل نہ ہوں لیکن کیا کہا جائے کہ اکثر محدثین کا شعبہ چونکہ روایات جمع کرنا تھا، اس لئے روایت کے پس و پیش دیکھ کر روایت کرنا ہر کسی کا کام نہیں ہوتا"۔[2]

تبصرہ:

یہ ہیں وہ لوگ جن کی خود اتنی اوقات نہیں کہ عنایت اللہ شاہ بخاری کی جماعت کی کوئی ذمہ داری سونپی جائے کیونکہ اس کی زبان اتنی گندی اور زہریلی تھی کہ خود اشاعت التوحید والسنہ والے بھی اس کینسر اور جان لیوا بیماری سے ایسے ڈرتے تھے جیسا کہ لوگ کروناوائرس سے

---

[1] قرآن مقدس بخاری محدث ص75

[2] ایضاً ص76

ڈرتے ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہی کہ ان کی جماعت کے ایک پرانے ساتھی مولانا عبد العزیز شجاع آبادی نے جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ کو خیر باد کہتے ہوئے پوری زندگی کے لئے چھوڑ دیا اور اس کے بعد انہوں نے احمد سعید ملتانی کی گستاخیوں پر ایک مستقل کتاب "دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف" کے نام سے لکھ کر اس جماعت کی حقیقت آشکارا کر دی۔

چنانچہ اس میں وہ جماعت سے اپنے استعفیٰ کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"کچھ عرصہ پہلے بیچاری زلیخا جس کا ذکر دربار محبت حضرت یوسف علیہ السلام قرآن مجید میں آیا ہے، ان (احمد سعید ملتانی) کی تنقید کا نشانہ تھی، اس کی جان چھوٹی تو نواسہ رسول ﷺ حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا کو یزید کا باغی ثابت کرنے کا ٹھیکہ لے لیا اور آپ کی شہادت کو ایک باغی کی موت قرار دیا۔[1]

اسی طرح شجاع آباد میں (سید عنایت اللہ شاہ) کی موجودگی میں تشدد گروپ کے واعظ احمد سعید ملتانی نے کہا تھا کہ وہ گروہ خور ملا جو سماع کا قائل ہے۔[2]

اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "یہ یہودیوں کی اڑائی ہوئی ظالمانہ گپ شپ امام بخاری نے قبول کر لی"

اور اسی قرآن مقدس بخاری محدث میں ایک اور جگہ امام بخاریؒ کو اخباری آدمی کہتے

---

[1] دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف ص20

[2] دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف ص32

ہوئے یوں گستاخی کی: "اخباری آدمی کا مطمح نظر چونکہ روایات جمع کرنا ہوتا ہے قرآن پاک کی بصیرت حاصل کرنا ان کا شغل نہیں ہوتا، اسی لئے امام بخاری نے سینہ بسینہ ہوکر قرآن سے اتنی بے اعتنائی برتی کہ اہل رفض کے چھپے انداز میں ہمنوا بن جانے کا خیال بھی نہ کیا، تابعین میں کثرت کے ساتھ غلو ورفض پایا جاتا تھا، خدا کو معلوم ہے کہ کس شیعہ نواز راوی نے اندر کا مرض صحابہ کرام پر اگل دیا اور بخاری صاحب شیعہ نواز ٹولے کی بکواس ہی ثابت کر رہا ہے کہ اصحاب رسول اکثر منافق تھے جو وفات نبوی کے بعد مرتد ہوگئے"۔[1]

تبصرہ:

یہ ہے ان کا محدثین کے لئے ادب واحترام جو قدم بقدم اکابرین، محدثین، مفسرین، مشائخ کو کبھی لعنتی، کبھی شیعہ نواز، تو کبھی رفض قسم قسم کے فتوے ان پر داغتے رہے ہیں، اس لئے کہ ان کے ہاں کفروشرک، بدعت اور رفض کے فتاویٰ بہت وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں جو ہر کسی کے اوپر چسپاں کر کے کبھی بدعتی، کبھی مشرک اور کبھی ابوجہل جیسے ناموں سے پکارتے ہیں، گویا کہ انہوں نے جو توحید سیکھی، بس اس میں یہی ہے کہ جو بھی ان کے عقیدے کے مخالف ہوا، وہی بدعتی، مشرک اور ابوجہل ہے۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

اسی طرح ایک اور جگہ عنوان "بخاری محدث مردوں کا سننا" قائم کر کے اس کے تحت لکھتے ہیں: "امام بخاریؒ قرآن کے ظاہری حکم کے خلاف صراحت سے کہتے ہیں کہ "باب

---

[1] ایضاً ص 38

المیت یسمع خفق النعال "اور نیچے باندھے ہوئے باب پر کشش بناتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب مردہ یسمع قرع نعالھم ان کی جوتوں کی آہٹ بھی سن لیتا ہے، یہ ہے حال امیر المومنین فی الحدیث کا جو قرآن کے صریح خلاف روایت درج کر کے مشرکین کو نواز دیتے ہیں اور معصوم پیغمبر ﷺ کو کلام اللہ کے خلاف ثابت کر رہے ہیں، لعنتی راویوں نے بخاری کو ایسا اعتماد دلایا ہے کہ نہ قرآن کا پاس ہے، نہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا پاس ہے اور نہ اصحاب رسول کی دیانت کا پاس ہے، بس روایت پرستی کا بھوت ایسا کارگر ثابت ہوا کہ جناب بخاری صاحب کو ایک آیت کی طرف توجہ کرنے کی بھی فرصت نہیں ملی"۔[1]

تبصرہ:

یہ ہے چھوٹا منہ بڑی بات، جس امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں کتاب التفسیر کے نام سے الگ ایک باب قائم کیا، یہ ان امام بخاری کو سمجھا رہا ہے کہ یہ حدیث قرآن کے ظاہری حکم کے خلاف ہیں، کیا آج سے پہلے کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ آیت قرآن کے ظاہری حکم کے خلاف ہے؟ بلکہ 1957ء میں جس نام نہاد موحدین کی جماعت کی بنیاد رکھی گئی وہ آج امام بخاری جیسے عظیم محدث کو سمجھا رہا ہے کہ آپ کو نعوذ باللہ قرآن مجید سے بالکل کوئی مناسبت نہیں، ان امام بخاری کو سمجھا رہا ہے جو ہزاروں احادیث کے سنداً اور متناً امام اور حافظ تھے، آج کے بناسپتی موحدین ان کو قرآن اور احادیث یاد دلاتے ہیں اور ان کو سمجھاتے ہیں کہ نہ آپ کے پاس کتاب اللہ ہے اور نہ ہی حدیث رسول کا علم۔ فیا سفیٰ

---

[1] قرآن مقدس بخاری محدث ص44

اور اسی صفحہ پر آگے مزید لکھتے ہیں: "امام بخاری کاش کہ روایت لکھنے سے پہلے کلام اللہ کا مفہوم معلوم کر لیتے، شائد ان کو روایات کے شغل نے قرآن سے مشغول رکھا تھا ورنہ اتنا بڑا محدث راویوں کے چکر میں پڑ کر عمداً قرآن کے خلاف کس طرح کر سکتا تھا؟"۔[1]

پھر اسی طرح "قرآن مقدس بخاری محدث" میں چند سطور آگے لکھتے ہیں:

"جھوٹ۔۔۔۔۔بخاری صاحب فرمائیں کہ حضرات ابراہیم علیہ السلام کو شک پڑ گیا تھا، یہ قرآن پاک کے کس لفظ سے ثابت ہوتا ہے؟ کہاں لکھا ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو شک پڑ گیا تھا؟ کسی لعنتی راوی کی گپ شپ پر کلی اعتماد کرنا اور الفاظ قرآن کو پس پشت ڈال دینا کیا اسی کا نام امیر المومنین فی الحدیث ہوتا ہے؟"

اور اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "لیکن بخاری صاحب اتنا بڑا کفری نظریہ بے دھڑک ہو کر ایک جلیل القدر صحابی کے معصوم العمل ماتھے پر جڑ دیتے ہیں" اور آخر میں لکھتے ہیں "لیکن امام بخاری صحابہ کرام کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے ہیں، حضرت عبد اللہ ابن عباس جس کو سینے سے لگا کر آپ ﷺ نے فرمایا اللھم علمہ الکتاب، ان کی قرآن کے حکم سے جہالت پر مبنی روایت ٹانک دیتے ہیں اور امام بخاری غض بصر کر کے درج کتاب کر ڈالتے ہیں اور کسی بے دین راوی پر اعتماد کر کے یوں لکھتے ہیں"۔۔۔[2]

اور پھر مزید لکھتے ہیں: "۔۔۔لعنت ہو کینہ ور اور بد کردار راویوں پر جنہوں نے عصمت

---

[1] ایضاً 50

[2] قرآن مقدس بخاری محدث ص 52

نبوت کو داغدار کرنے سے گریز نہیں کیا اور حیرت ہے بے بصیرت روایت پرستوں پر جنہوں نے ایسی خرافات کو اپنے احاطہ علم میں جگہ دی اور درج کر دیا"۔[1]

تبصرہ:

یہ ہے احمد سعید ملتانی کی توحید جو بخاری شریف جیسی عظیم الشان کتاب کے راویوں کے دامن کو داغدار کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور ان پر الزام تراشی کر رہی ہے! یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں آج سے چودہ سوسال پہلے جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا لعن آخر هذه الامۃ اولها، کہ اس امت کے آخری زمانے کے لوگ پہلے زمانے کے لوگوں کو برابھلا کہیں گے، ان کی قربانیوں اوران کی خدمات پر ہنسیں گے، یہ لوگ اس حدیث کا صحیح مصداق ہیں، ان کا خود اپنا حال یہ ہے کہ جب حیات النبی ﷺ کے موضوع پر حجۃ اللہ فی الارض ترجمان دیوبند حضرت مولانا امین صفدر اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ مجلس مناظرہ ہوا تو آخر میں ان کی حالت غیر ہوگئی، ثالثوں نے ان کو چھڑوایا اور ان کی جتنی ذلت اس مجلس مناظرہ میں ہوئی شائد آج تک کسی سکھ یا ہندو کی بھی نہیں ہوئی۔

اسی طرح ایک اور عنوان "بخاری محدث نبی کریم ﷺ کی توہین" کے تحت لکھتے ہیں:

"لیکن بخاری صاحب اپنی روایت کے ذریعہ آپ ﷺ کا نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنا ثابت کرتے ہیں" (نعوذ باللہ)۔۔۔[2]

---

[1] ایضاً ص55
[2] ایضاً ص57

اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "اللہ معاف کر دے تو بڑی بات ہے ورنہ لعنتی راویوں نے امام بخاری کو یوں اعتماد میں لیا تھا کہ آپ نے شائد کبھی قرآنی بصیرت کا خیال تک نہیں فرمایا اور وہ یوں کہ بخاری کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا۔۔۔"

اور پھر آگے امام بخاری پر مزید تہمت لگاتے ہوئے یوں لکھتے ہیں: "بخاری صاحب چونکہ متعہ کے حلال ہونے کے قائل تھے اس لئے انہوں نے یہ بھی نقل کیا کہ بعد میں رسول ﷺ نے بھی حلال کر دیا تھا حالانکہ متعہ کے حرام ہونے کا آپ ﷺ ہی نے اعلان کیا تھا، نہ کہ پہلے حلال کیا ہو، اور بعد میں اس کو منسوخ کر دیا ہو، یہ مغالطہ خود بخاری کو لعنتی راویوں کی طرف سے ہوا"۔[1]

اسی طرح عنوان "بخاری محدث نبی کے ذمہ قرآن کی مخالفت" کے تحت لکھتے ہیں: "امام بخاری آپ ﷺ کے ذمہ صریح مخالفت لگاتے ہیں، پھر آپ نے اپنے اصحاب کو شہوت رانی کے لئے اور چھپی یاری کے لئے زنا کی یعنی متعہ کی اجازت عام دے دی تھی"۔[2]

تبصرہ:

یہ ہے نام نہاد موحد کے اخلاق جو امام بخاریؒ کا نام ایسے گستاخانہ لہجہ سے لیتے ہیں کہ انہوں نے گویا ابو جہل کی ترجمانی کی ہو، جو امام بخاری ہزاروں احادیث کے حافظ تھے، ان کے بارے میں ان نام نہاد موحدوں کا یہ لہجہ ہے تو باقیوں کے لئے کیا ہو گا؟ اللہ امان میں رکھیں۔

---

[1] ایضاً ص27
[2] ایضاً ص30

اور اسی طرح " قرآن مقدس بخاری محدث " میں چند سطور آگے لکھتے ہیں: "لیکن اللہ معاف فرمائے امام بخاری بے حیا راویوں پر اعتماد کلی کر کے رسول اللہ پر یہ جھوٹ بھی جڑ دیئے ہیں اور نص قطعی کے صریح خلاف آپ ﷺ کے ذمہ لگائے ہیں، خدا جانے قرآن کا مطالعہ کر لیتے اور صاف کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا شادی ضرور کرلے خواہ لوہے کہ انگوٹھی ہی کے بدلے کیوں نہ ہو"۔[1]

اور آگے ابو حازم کے بارے میں انتہائی گھٹیا الفاظ استعمال کئے، لکھا کہ "کیا اس طرح آپ نے کیا ہو گا؟ یا بے حیا ابو حازم راوی کی بکواس ہو گی۔"

---

[1] ایضاً ص33

ابو حازم کون تھے؟ان کے بارے میں جلیل القدر محد ثین کی توثیق

ہم یہاں پر امام ابو حازم کے بارے میں کچھ وضاحت کریں گے اس لئے کہ علامہ صاحب نے ہر جگہ امام بخاری کو جو جھنجھوڑا وہ یاتو امام زہری کی وجہ سے اور یا ابو حازم کی وجہ سے، اب ہم ان کی توثیق میں کچھ اکابرین کے اقوال پیش کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ابو حازم حقیقت میں ایسا تھا یا کہ پھر علامہ صاحب کا یہ بہتان عظیم ہے۔

ابو حازم سلمہ ابن دینار مخزومی صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں جن کے بارے میں علامہ ذہبی فرماتے ہیں "یہ لائق اعتماد، فقیہ، پختہ کار محدث اور جلیل القدر عالم تھے"۔[1]

اور حضرت مولانا عبد الحی لکھنوی فرماتے ہیں:

کا ن ثقة كثير الحديث.[2]

پھر یہ راوی (ابو حازم) موطا امام محمد کے راوی بھی ہیں، موطا امام محمد میں کئی روایات ان سے منقول ہیں جیسا کہ اخبر نا مالک قال حدثنا ابو حازم کی سند سے ہیں، ائمہ جرح و تعدیل میں سے کسی نے بھی اس پر شدید قسم کی جرح نہیں کی، معمولی جرح تو بڑے بڑے حضرات پر بھی ہوتی ہے۔

تبصره:

محترم قارئین کرام آپ نے ایک جلیل القدر راوی جس سے امام محمد نے بھی راویات

---

[1] تذکرۃ الحافظ 122/1ج1

[2] حاشیہ موطا امام مالک ص160

ئی ہیں، ان کے بارے میں مختلف محدثین اور علماء کرام کے اقوال سماعت فرمائے لیکن اس کے باوجود ان کے بارے میں ایسے نازیباالفاظ کو استعمال کرنا یقیناً یہ ان کے گھر کی غلط تربیت کا نتیجہ ہے نہ کہ ہمارے اکابرین علماء دیوبند کی، اگر ہمارے اکابرین نے اختلاف بھی کیا تو دلیل کے ساتھ کیا، کبھی بھی گالی گالوچ اور نازیباالفاظ ان کی کتابوں میں نہیں پائے جاتے اورآپ حضرات کو یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ قادیانیوں سے ہمارے کتنے شدید اختلاافت ہیں لیکن کبھی بھی ان کے خلاف ہمارے اکابرین نے ادب کے دامن سے پہلو تہی نہیں کی۔

اسی طرح ایک اور جگہ امام زہری پر اپنا سینہ ٹھنڈا کرتے ہوئے فرمایا: "امام بخاری کا استاذ امام زہری کہتا ہے کہ کتے کے جھوٹے پانی سے وضو ہو سکتا ہے اور زہری جو اکثر علماء اسلام کی تحقیق میں عموماً اور اہل تشیع علماء کے نزدیک خصوصاً شیعہ پھکڑباز بھی ہے، اس پر امام بخاری اتنے عاشق ہیں کہ اس کے قول کو اپنا مذہب بنا کر درج کرتے ہیں اور معرض قبول میں ذکر کرکے کوئی تردید نہیں کرتے، پھر اپنی کتاب الجامع المسند الصحیح بخاری کے خلاف زہری کے قول پر اکتفا کرتے ہیں، حالانکہ قوم سے وعدہ کیا تھا کہ میری کتاب میں صرف مستند اور صحیح احادیث ہوں گی۔۔۔۔۔بخاری کی اس صحیح سے واضح ہوا کہ ان کا اصل مسلک یہی ہے جو زہری سے نقل کرکے کتاب میں محفوظ رکھا ہے"۔[1]

[1] قرآن مقدس بخاری محدث ص 34

امام زہری کے بارے میں غلط بیانی

علامہ احمد سعید ملتانی کا امام زہری کے بارے میں بار بار نازیبالہجہ استعمال کرنا کہ امام زہری جو اکثر علماء کرام کی تحقیق میں عموماًاور اہل تشیع علماء کے نزدیک خصوصاًشیعہ پکڑ باز بھی ہے، لیکن یہ بات یادر کھنا کہ ایسا ہر گز نہیں بلکہ امام زہری کو کسی بھی معتبر محدث اور عالم نے شیعہ یاشیعہ نواز نہیں کہا بلکہ سب ہی ان کو اہل سنت والجماعت میں شامل ثقہ اور ثبت مانتے ہیں اور ان کی روایت کو قبول کرتے ہیں۔[1]

نوٹ: امام زہری کے متعلق مزید وضاحت امام زہری کے لئے "ادارہ نشرواشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ" کی جانب سے شائع کردہ رسالہ "الامام الزہری" کا مطالعہ کیاجائے۔

اسی طرح ایک اور جگہ امام بخاریؒ اور امام زہریؒ دونوں پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا: "یمن کے یہودی اور مجوسی جس کپڑے کو نجس پیشاب کے ساتھ رنگا کرتے تھے جناب زہری صاحب وہی کپڑے پہنا کرتے تھے (انہی کپڑوں میں نماز وغیرہ عبادت بھی کرتے تھے) لیکن امام بخاری کو زہری پر اتنا اعتماد ہے کہ بطور تبرک کے بھی زہری کا قول و فعل ضرور نقل کر کے خاموش گزر جاتے ہیں گویا کہ ان کا مذہب بھی یہی ہے جو زہری کا ہے جیسے رسول

[1] امام بخاری کا عادلانہ دفاع ص 72،71

اللہ ﷺ کے قول و فعل کو قبول کیا جاتا ہے، ذرہ برابر بھی اس کے خلاف کوئی لفظ نہیں کہتے، اب بخاری کی صفائی کون دینے کے لئے تیار ہو گا"۔[1]

تبصرہ:

یہ ہے توحید کے لبادے میں چھپا ہوا دشمن جو امام بخاریؒ جیسے جلیل القدر محدث کی صفائی عنایت اللہ شاہ، شیخ طاہر، ضیاء اللہ شاہ وغیرھم سے مانگتے ہیں جن کی خود پوری زندگی داغ ہی داغ ہے۔

اور پھر آگے ایک عنوان ""بخاری محدث صحابہ کرام پر نفاق کا فتوی" کے تحت لکھتے ہیں: "تعجب تو بخاری پر ہے کہ انہوں نے مِن و عَن بے چون وچرا اصحابہ کرام کی حیثیت عرفیہ کو داغدار کرنے والوں اور لعنتی راویوں کے سینہ بسینہ ہو کر قرآن سے اتنی بے اعتنائی برتی کہ اہل رفض کے چھپے انداز میں ہمنوا بن جانے کا خیال بھی نہ کیا"۔[2]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "امام بخاری اپنی کتاب "صحیح بخاری کتاب الرقاق ص:963" پر بڑے جذبات کے ساتھ یہود و نصاری کے مذہب کی ترجمانی کر کے قرآن سے اور خود اللہ کریم سے بغاوت کی روایت ٹانک دی ہے۔۔۔ اب کیا کہا جائے کہ یہ کسی لعنتی راوی نے بخاری کو شرک کی پٹی پڑھائی ہے"۔[3]

---

[1] قرآن مقدس بخاری محدث ص36

[2] ایضاً ص38

[3] ایضاً ص20

پھر چند سطور آگے امام بخاریؒ کی یوں توہین کرتے ہیں: "امام بخاری کا رجحان چونکہ روایت پرستی کی طرف تھا اور قرآن کی طرف توجہ بنسبت کم تھی اس لئے انہوں نے لعنتی راویوں پر اعتماد کر کے ام البشر حضرت حوا کو خیانت کرنے والوں میں ذکر کر دیا"۔[1]

آگے پھر امام بخاری اور چند راویوں کی تضحیک وتوہین کرتے ہوئے فرمایا: "مگر برا ہو لعنتی راویوں کا جو قرآن پاک کی تحلیل اس رنگ میں کرنا چاہتے تھے کہ قرآن پاک ایک فرسودہ کتاب شمار ہونے لگے امام بخاری کو بھی تکثیر روایت کی دہن میں یہ ہی باور کرایا گیا کہ واقعی اللہ نے ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا"۔[2]

اسی طرح ایک اور جگہ احادیث کی مشہور اور متفق علیہ کتاب الصحیح البخاری کی گستاخی کرتے ہوئے یوں فرمایا: "میں اس سے چند سوالات کروں گا۔۔۔۔اور میرا دعویٰ ہے کہ امام بخاری کی یہ کتاب نہیں ہے، یہ کسی کنجر کی لکھی ہوئی کتاب ہے، کسی بے ایمان نے لکھی ہے اور بخاری شریف میں جو [illegible] ابت درج کی گئی یہ کسی بے ایمان نے درج کی"۔[3]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "امام بخاری نے بڑے وثوق کے ساتھ ایک [illegible] درج کتاب کر کے قرآن کے صریح خلاف عدی ابن ثابت کٹر رافضی پر اعتماد کر لیا ہے اور فرمایا ہے

---

[1] قرآن مقدس بخاری محدث ص 22

[2] ایضاً ص 24

[3] بیان احمد سعید ملتانی

کہ یہ آیات منافقین مدینہ عبد اللہ ابن ابی ابن سلول کے متعلق نازل ہوتی ہیں، امام بخاری نے قرآن دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی"۔[1]

اسی طرح ایک اور جگہ امام بخاری کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے عنوان "بخاری محدث رب کی شان میں گستاخی" کے تحت لکھتے ہیں: "لیکن بخاری صاحب قرآن کی عبارت سے سخت بے اعتنائی کرتے ہوئے کئی مرتبہ اپنی کتاب میں خود ساختہ روایت ٹانک دیتے ہیں"۔[2]

تبصرہ:

یہ ہے ان کا لہجہ امام بخاری کے بارے میں، قارئین کرام آپ خود اندازہ کیجئے کہ امام بخاری نے جب رب کی شان میں گستاخی کی تو ہماری اسلامی تعلیمات کی رو سے اگر کسی شخص نے نبی کریم ﷺ کے حق میں گستاخی کی تو اس کو کوئی مہلت نہیں دی جاتی، شب و روز ہم یہی صدائیں لگادیتے ہیں کہ "گستاخ رسول ﷺ کی ایک ہی سزا سر تن سے جدا، سر تن سے جدا"، لیکن بقول عثمانی صاحب جب امام بخاری نے رب کی شان میں گستاخی کی تو تیری توحید کو سلام ہے کہ پھر بھی آپ اسی امام بخاری کی الصحیح البخاری اپنے ہی مدارس میں اتنے ذوق وشوق سے پڑھاتے ہیں اسی بخاری شریف کے ختم پر تقریبات منعقد کرتے ہیں، پھر اسی بخاری کو ان ہی تقریبات میں دوران خطابت گالیاں بھی دیتے ہیں، گستاخیاں، کفر، شرک، بدعت کے

---

[1] ایضاً ص101

[2] ایضاً ص106

فتوے ان ہی پر لگا رہے ہیں، یہ کونسی منطق ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آرہی؟ احمد سعید ملتانی نے جعلی توحید میں اتنی ترقی کی کہ اب ان کے فتوی سے امام بخاری جیسے جلیل القدر محدث مفسر بھی نہیں بچا، تو باقیوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔

اور پھر آخر میں خاتمہ اعتزار کے عنوان سے امام بخاری اور ان کی مایہ ناز تصنیف الصحیح البخاری پر کچھ یوں تبصرہ کرتے ہیں: "اگرچہ من کل الوجوہ بخاری کو اصح کہنا تو در کنار اس کو صحیح کہنا بھی مشکل ہے، جس کا قدرے نمونہ آپ دیکھ رہے ہیں، ہمارے خیال میں امام بخاری کی قدر و جلالت کو بار آور نہ دیکھنے کے لئے منافق قسم کے لعنتی راویوں نے یہ ساری تخریب کاری کی ہے اور معصوم عن الخطا تو امام بخاری بھی نہ تھے لہٰذا امام بخاری کو مطعون کرنے کی بجائے یہ سارا طعن رواۃ پر آتا ہے، جو اکثر قرآن فہمی سے کورے تھے، یہ بد باطن ہونے کی وجہ سے امام صاحب کی قدر و قیمت میں خسارہ کے باعث بنے"۔[1]

[1] قرآن مقدس بخاری محدث ص114

امام بخاری رحمہ اللہ اکابرین کے نظر میں

امام بخاریؒ بچپن میں اکثر امام ابوحفصہ کبیرؒ کی خدمت میں آتے جاتے تھے، ایک دفعہ امام ابوحفصہؒ نے فرمایا "هذا شاب كيس ارجوا ان يكون له صيت ذكر" "یہ جوان نہایت ہی عقل مند ہے، مجھے امید ہے کہ آگے چل کر اس کی بڑی شہرت اور چرچا ہو گا، قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید کے مصداق امام بخاریؒ کی ویسی ہی شہرت ہوئی جیسا کہ ان کے استاذ امام ابوحفصہ نے پیش گوئی فرمائی تھی، امام ابوحفصہ کبیر کا چونکہ امام بخاری کے والد سے گہرا تعلق تھا، اس بناء پر آپ کا امام بخاری سے بھی فطری طور پر تعلق رہا۔[1]

ایک مرتبہ امام ابوحفصہ کبیر نے امام بخاری کو اس قدر مال تجارت بھیجا جس کو بعض تاجروں نے پانچ ہزار کے نفع سے ان سے خریدا اور بعض تاجر اس سے بھی دوگنے نفع پر وہ مال لینے کو تیار تھے لیکن امام بخاری نے اپنے ارادہ کو بدلنا پسند نہیں فرمایا۔[2]

امام بخاری نوعمری ہی میں علم حدیث میں اس مرتبہ ومقام پر فائز ہو گئے تھے کہ بڑے بڑے اساتذہ آپ سے مرعوب ہو جاتے تھے اور آپ کے شریک درس ہونے سے سنبھل جاتے تھے کہ کہیں کوئی لغزش نہ ہو جائے، علامہ بیکندیؒ نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ محمد بن اسماعیل

---

[1] غیر مقلدین امام بخاری کی عدالت میں ص 22

[2] ھدیۃ الساری ص 479

کے آجانے سے مجھ پر عالم تحیر طاری ہو جاتا ہے اور میں ان کی وجہ سے احادیث بیان کرتے ہوئے ڈرتا ہوں۔[1]

ایک مرتبہ سلیم بن مجاہد، محمد بن سلام بیکندی کے پاس تشریف لائے، آپ نے ان سے فرمایا: اگر تم ذرا دیر پہلے آجاتے تو ایسا لڑکا دیکھتے جسے ستر ہزار حدیثیں یاد ہیں، سلیم بن مجاہد کا بیان ہے کہ مجھے یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی اور میں اس لڑکے کی تلاش میں نکلا، ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: تم کو ستر ہزار احادیث کے یاد ہونے کا دعویٰ ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا: بے شک مجھے اس قدر بلکہ اس سے زیادہ بھی یاد ہیں صرف احادیث ہی پر کیا منحصر ہے، سلسلہ سند میں تم جس کے متعلق بھی پوچھو گے ان میں سے اکثر کی جائے سکونت اور تاریخ وفات کا بھی پتہ دے سکتا ہوں اور اپنے روایت کردہ اقوال صحابہ و تابعین کے بارے میں یہ بھی بتلا سکتا ہوں کہ وہ کن کن آیات و احادیث سے ماخوذ ہیں۔[2]

ایک مرتبہ آپ کے استاذ محمد بن سلام بیکندیؒ نے آپ سے فرمایا کہ: تم میری تصنیف کو ایک مرتبہ اپنے مطالعہ سے نکال دو اور اس میں جہاں غلطی ہو اس کی اصلاح کر دو، کسی نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ یہ لڑکا کون ہے؟ جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ امام العصر ہو کر بھی اس

---

[1] سیر اعلام النبلاء ص 417

[2] سیر اعلام النبلاء 12/417

سے اپنی اصلاح کے لئے کہہ رہے ہیں، امام بیکندیؒ نے کہا کہ اس کا کوئی ثانی اور مقابل نہیں ہے[1]۔ ماشاء اللہ

اسی طرح بخارا میں محدث داخلیؒ کا حلقہ درس قائم تھا، امام بخاریؒ بھی آپ کے حلقہ درس میں جایا کرتے تھے، ایک دن ایسا ہوا کہ استاذ محترم نے سند بیان کرتے ہوئے سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم فرمایا، آپ نے عرض کیا کہ حضرت سند اس طرح نہیں ہے کیونکہ ابوالزبیر نے ابراہیم سے روایت نہیں کی، محدث داخلیؒ نے امام بخاری کو طفل ناآموز سمجھ کر ڈانٹ دیا لیکن آپ نے ادب سے عرض کیا کہ اگر آپ کے پاس اصل ہو تو مراجعت فرمالیں، محدث داخلیؒ اٹھے اور اپنی جگہ جاکر کتاب نکالی، امام بخاری کی بات درست تھی واپس آئے اور فرمایا کہ لڑکے اصل سند کس طرح ہے؟ امام بخاری نے کہا کہ الزبیر وھو ابن عدی عن ابراھیم استاذ نے امام بخاری سے پوچھا کہ جس وقت یہ واقعہ پیش آیا اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ فرمایا گیارہ سال۔[2]

---

[1] تہذیب الکمال 24/459

[2] سیر اعلام النبلاء 12/393

خلاصہ اور پوری کتاب

"قرآن مقدس بخاری محدث" پر مجموعی تبصرہ

احمد سعید ملتانی کی کتاب قرآن مقدس بخاری محدث تین چار مرتبہ پڑھی، بندہ نے اس سے جو اخذ کیا وہ یہ ہے کہ اس کتاب کا کوئی صفحہ بھی ایسا نہیں جس پر علامہ احمد سعید ملتانی نے امام بخاری کو برا بھلا نہ کہا ہو، امام بخاری نے جن راویوں سے احادیث لی ہیں، ان کو لعنتی راوی، قرآن سے جاہل، احمق کوئی گالی ایسی نہیں جسے اس نے اس کتاب میں امام بخاری اور ان کے راویوں کو نہ دی ہو، اس سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ احمد سعید ملتانی کے کتاب لکھنے کا مقصد امام بخاری اور ان کی مایہ ناز تصنیف الصحیح البخاری کو مشکوک بنانا اور اس کی خفت کو ظاہر کرنا ہے جس کی ایک شریف آدمی سے توقع تک نہیں کی جاسکتی، لیکن یہ معلوم نہیں کہ احمد سعید ملتانی کو کہاں سے فیڈنگ ہو رہی تھی کہ اس نے امام بخاری اور ان کے مشہور تصنیف الصحیح البخاری پر ایک مستقل کتاب لکھ کر امت کو یہ پیغام دیا کہ اس میں ساری احادیث موضوعی، ضعیف اور خرافات ہیں۔

بالآخر ان کے اس قسم کے خیالات اور بکواسات سے باقی اشاعت والے جو اُن سے بے ادبی اور گستاخیوں میں ذرا کم تھے، تنگ آکر جماعت کی رکنیت منسوخ کی تھی، لیکن اصل میں یہ لڑائی اور اختلافات اور جماعت سے رکنیت منسوخ کرنے کی وجہ جماعت پرستی تھی جیسا کہ خیبر پختونخوا میں ہمارے دور کے منیر شاکر منکر حدیث اور شیخ طیب کی ہے۔

امام بخاری کی کتاب "الصحیح البخاری" کا تعارف

یہ بات تو کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ احادیث کے باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک ہی کتاب ہے، اور وہ یہی الصحیح البخاری ہے اگر ان کے پاس اس پر کوئی دلیل ہے یا وہ اصل نسخہ احمد سعید اور ان کی پوری جماعت مالہا اور ما علیہا کے پاس ہو تو وہ سامنے لائے تا کہ ہم بھی ان کی اصل کتاب سے استفادہ کر کے کسی بے ایمان کی لکھی ہوئی کتاب سے بچ جائیں لیکن یہ محال ہے اس لئے کہ آج سے کئی برسوں پہلے احمد سعید ملتانی نے یہ دعوی کیا کہ یہ امام بخاری کی کتاب نہیں کسی کنجر کی لکھی ہوئی کتاب ہے لیکن آج تک انہوں وہ اصل کتاب شیعوں کے امام کی طرح کسی غار میں چھپا کر رکھی ہوئی ہے، نہ کسی کو پڑھایا، نہ کسی کو دکھایا، نہ کسی کو بیان کیا، بس یہی بخاری شریف جو کسی کنجر (بقول احمد سعید) کی لکھی ہوئی ہے، اپنے مدارس میں بھی پڑھاتے ہیں اور ان ہی بخاری شریف کے اختتام پر پروگرام کا انعقاد بھی ان کا وطیرہ ہے۔

بہر حال یہ سو فیصد جھوٹ پر مبنی بات ہے کہ یہ امام بخاری کی کتاب نہیں کسی اور کی ہے بلکہ امام بخاری کی یہی ایک کتاب ہے جو الصحیح البخاری کے نام سے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے، البتہ اس بخاری شریف میں عام اموات کے سماع والی احادیث بھی ہیں جو کہ ان کے نزدیک خالصتاً شرکیہ اور کفریہ عقیدہ ہے، اسی بخاری شریف میں اسی جسد عنصری کے لئے حیات، عذاب اور ثواب کی احادیث بھی ہیں جو کہ ان کے نزدیک ایک بدعی عقیدہ ہے، اسی بخاری شریف میں حیات الانبیاء کا مسئلہ بھی ہے جو کہ ان کے نزدیک ضلالت اور گمراہی کا عقیدہ ہے،

ان ہی احادیث کی وجہ سے کبھی کہتا ہے کہ ان احادیث کا کتاب اللہ سے تضاد ہے، اللہ کی قسم! کوئی تضاد نہیں، اصل تضاد ان کی ناقص عقلوں میں ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے   مجنون نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

اب میں اسی بخاری شریف کا کچھ تعارف و تذکرہ صید قلم کر دیتا ہوں، امید ہے کہ وہ فائدے سے خالی نہیں ہو گا۔

بخاری شریف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے اہم اور مشہور کتاب ہے، اسی کتاب کی بدولت آپ کو امیر المومنین فی الحدیث جیسے عظیم الشان خطاب سے نوازا گیا ہے، یہ کتاب حسب تصریح حضرت امام بخاری چھ لاکھ (600000) احادیث کا انتخاب ہے جو سولہ سال کی مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچی، غایت احتیاط کا یہ عالم تھا کہ فرماتے ہیں:

ماوضعت فی کتابی(الصحیح البخاری)حدیثا الا اغتسلت قبل ذالک وصلیت۔ [1]

یعنی میں نے اپنی کتاب الصحیح البخاری میں کوئی حدیث اس وقت تک درج نہیں کی جب تک کہ لکھنے سے پہلے غسل کر کے دو گانہ ادا نہیں کیا۔

کتاب کی تصنیف کا آغاز بیت الحرام میں ہوا، ابواب و تراجم مسجد نبوی میں منبر شریف اور روضہ اقدس کے درمیان لکھے۔

علامہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام بخاری کا کہنا ہے:

---

[1] [illegible] 12/[illegible]

صنفت كتابى الجامع فى المسجد الحرام وماادخلت فيه حديثاًحتى استخرت الله تعالىٰ وصليت ركعتين وتبقنت صحته،قلت الجمع بين هذاوبين۔۔وماتقدم انه كا ن يصنفه فى البلاد انه كان ابتداء تصنيفه وترتيبه وابوابه فى المسجد الحرام ثم كان يخرج الاحاديث بعد ذلک فى بلاده وغيرهاويدل عليه قوله انه اقام فيه ست عشرة سنة فانه لم يجاور بمكة هذه المدة كلها وقدروى ابن عدى عن جماعة من المشائخ ان البخارى حول تراجم جامع بين قبرالنبى صلى الله عليه وسلم ومنبره وكان يصلى لكل ترجمة ركعتين[1].

یعنی میں نے کتاب جامع الصحیح مسجد حرام میں تصنیف کی اور میں نے اپنی اس کتاب میں کوئی حدیث اس وقت تک درج نہیں کی جب تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کر کے دوگانہ ادانہ کرلیااوراس کی صحت کا یقین نہ ہو گیا۔(علامہ ابن حجر فرماتے ہیں) میں کہتاہوں کہ امام بخاریؒ کے اس قول اور سابقہ بات کہ آپ اس سے مختلف شہروں میں لکھتے رہے ان دونوں کے درمیان یوں تطبیق دی جاسکتی ہے کہ آپ نے الجامع الصحیح کی تصنیف، ترتیب وتبویب کی ابتداء تومسجد حرام میں کردی تھی، پھر احادیث کی تخریج اس کے بعد مختلف شہروں میں کرتے رہے۔ اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ امام بخاری فرماتے ہیں میں الجامع الصحیح کی تالیف میں سولہ برس لگارہا، ظاہر بات ہے کہ آپ اس ساری مدت میں مکہ مکرمہ میں تو نہیں رہے، ابن عدی نے بہت سے مشائخ سے یہ بات نقل کی ہے کہ امام بخاری نے الجامع الصحیح کے ابواب نبی

[1] ھدیۃ الساری 1/490

اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور منبر شریف کے درمیان اپنی کتاب میں منتقل کئے ہیں، آپ ہر ترجمہ تحریر کرتے وقت دوگانہ ادا فرماتے تھے۔

عوام الناس میں "صحیح بخاری" کی مقبولیت

علامہ ابو جعفر عقیلیؒ فرماتے ہیں:

"امام بخاری نے بخاری شریف تصنیف کرنے کے بعد اپنے اساتذہ کرام علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل اور یحیٰ بن معین وغیرہ کو دکھائی تو ان حضرات نے اس کی تحسین کی اور اس کے صحیح ہونے کی شہادت دی سوائے چار احادیث کے، عقیلی کہتے ہیں کہ ان چار احادیث میں بھی امام بخاری ہی کا قول صحیح ہے اور وہ احادیث بھی صحیح ہی ہیں۔"

تبصرہ:

افسوس ہے کہ امام بخاریؒ کے جلیل القدر اساتذہ کرام جو کہ علوم کے سمندر تھے ان کے ہاں یہ ساری احادیث صحیح تھیں لیکن صرف احمد سعید ملتانی کے نزدیک ان احادیث میں قرآن مجید سے تضاد ہے، امام بخاری کے استاذوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ان احادیث کا قرآن مجید کے ساتھ تضاد ہے، حقیقت میں کوئی تضاد نہیں بلکہ تضاد ان کے عقیدے میں ہے۔

اسی طرح بخاری شریف کی مقبولیت میں علامہ ابو زید مروزیؒ فرماتے ہیں:

"میں رکن اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان سویا ہوا تھا کہ خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی، فرمایا: ابو زید کب تک تم امام شافعیؒ کی کتاب پڑھتے رہو گے؟ تم میری

کتاب نہیں پڑھتے ؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کی کتاب کون سی ہے ؟ فرمایا
محمد بن اسماعیل کی جامع "۔[1]

نوٹ: محترم سامعین میں نے جو چند صفحات پر علامہ احمد سعید ملتانی کی گستاخیاں لکھیں، یہ قطرہ در دریاب ہے، باقی علامہ صاحب کی ہر بات گستاخی اور بے ادبی کا ایک عظیم شاخسانہ ہے، ان سب کو قلمبند کرنے کے لئے عمر نوح درکار ہے، البتہ میں نے ان کی کچھ خطرناک گستاخیاں ان کی مشہور تصنیف "قرآن مقدس بخاری محدث" سے لیں اور کچھ ان ہی کے گھر کی شہادت "خس کم جہاں پاک" کے ایک چھوٹے سے رسالہ سے لیں، باقی ان کے بیانات میں بہت سی گستاخیاں ہیں لیکن مصیبت سے وہ پنجابی زبان میں ہے جس کے لئے ایک مستقل ترجمان کی ضرورت پڑے گی اور وہ ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے، بس ہم نے چند نمونہ خروارے پر اکتفا کر کے قارئین کو پیش کیا، اللہ رب العزت پوری امت مسلمہ کو اس خطرناک فتنہ سے مامون و محفوظ فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم

[1] هدیۃ الساری ص479

علامہ خضر حیات کی "الفتح المبین" میں اکابرین علماء حق کی شان میں گستاخیاں

یہ دنیا کا قانون ہے کہ ہر زمانے کے اعتبار سے مختلف قسم کے لوگوں کو تیار کیا جاتا ہے، چنانچہ تاریخ ہمارے سامنے ہیں کہ اگر اللہ رب العزت نے اس دنیا میں فرعون بھیجا تو اس کی سرکوبی کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو بھی بھیجا لیکن جس طرح فرعون کے جانے کے بعد اس کی جگہ اور مشن کو اپنانے کے لئے اور ظالم آئے، تو پھر اللہ نے اس کے مقابلے میں ہر زمانے کے اعتبار سے الگ الگ موسیٰ بھی بھیجے، جیسا کہ مشہور ہے لکل فرعون موسی، کہ ہر فرعون کے لئے اللہ نے ایک موسیٰ پیدا کیا، بس جس طرح دنیا کی چکی گھومتی ہے اور نئے قسم کے لوگوں کو پیدا کرتی ہے، اسی طرح بعینہ ایک دور وہ تھا جس میں احمد سعید ملتانی کا بول بالا تھا، اس کا طوطی بول رہا تھا لیکن آج وہ دنیا سے رخصت ہو چکا ہے، اللہ جانے اور اس کا معاملہ جانے لیکن پھر بھی عادت اور قانون کے مطابق ایک مثل مشہور ہیں کہ "لکل لاقطۃ ساقطۃ" کہ ہر پڑی ہوئی چیز کو ایک نہ ایک اٹھانے والا ضرور ہوتا ہے، تو احمد سعید ملتانی کا مشن چلانے کے لئے اللہ نے ان جیسی ایک اور شخصیت پیدا کی، کہ ان جیسی زبان، ان جیسا لہجہ، ان جیسا گستاخ، ان جیسا تشدد، ان جیسا بے ادب، ان جیسا نظریہ غرض ایک سکہ کا فرق نہیں، بس ان سے جو پڑھا وہی نظریہ انہوں نے عام کر دیا، وہی اعتراضات، وہی گستاخیاں، وہی بے ادبی، جس طرح انہوں نے امام بخاری تک کو نہیں چھوڑا، بعینہ اسی طرح علامہ صاحب نے بھی امام بخاری

تک کی گستاخیاں کی، جس طرح انہوں نے کہا کہ بخاری شریف کی احادیث قرآن کے خلاف ہیں تو بعینہٖ اس طرح کا نظریہ علامہ خضر حیات کا بھی ہے، لہٰذا اس نے بھی وہی اعتراضات لگا کر امت مسلمہ کے دلوں میں شکوک وشبہات ڈال دیئے، جس طرح نہوں نے اکابرین علماء دیوبند کی گستاخیاں کی ہیں تو بعینہ علامہ صاحب کا بھی وہی طریقہ کار ہے، ایک بھی بیان ایسا نہیں جس میں بڑے بڑے اولیاء اللہ کو شیاطین نہ کہا ہو، جس طرح احمد سعید کا ہر بیان اختلافی مسائل پر مبنی تھا بعینہٖ علامہ صاحب کا بھی وہی حال ہے، آج تک میں نے ان کا کوئی بھی بیان ایسا نہیں سنا کہ جس میں معاشرے کو ایک اہم پیغام ہو، جیسا کہ بچوں کی تربیت کے حوالہ سے، والدین کے حقوق کے حوالہ سے یا پھر اساتذہ کرام کے حقوق کے حوالہ سے، اس لئے کہ ان کا مقصد اختلاف اور انتشار ہیں، ہر بیان میں بس یہی ہوتا ہے کہ جو سماع الموتی کے قائل ہیں وہ پکے مشرک اور بدعتی ہیں۔ غرض کبھی ایک فتوی کبھی دوسرا فتوی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں شارعین ہیں نعوذ باللہ۔

اب ہم ذیل میں ان کی کچھ گستاخیاں نقل کر رہے ہیں لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی بس یہی گستاخیاں ہیں، اللہ کی قسم! جو بھی کتاب ان کی دیکھیں گالیوں کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے، جو بھی بیان تقریر ان کے سنئے، اللہ کے نام سے زیادہ اس میں بدعتی، مشرک، کافر، ہندو، مرتد کے فتوے اکابرین پر داغے ہوئے آپ کو نظر آئیں گے۔

آمدم بر سر مطلب:

علامہ خضر حیات نے ایک کتاب لکھی جس میں انہوں نے بازاری زبان استعمال کی اور اس میں سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ اس کا انہوں نے نام رکھا "الفتح المبین" یعنی واضح فتح، لیکن بندہ حیران ہو جاتا ہے کہ اس میں فتح کس چیز کی ہے؟ یہ تو صرف گالی گلوچ کا ایک مجموعہ ہے، اس میں اگر استعمال ہوئی تو صرف بازاری زبان استعمال ہوئی، اس کتاب میں اس نے تقریباً تینتیس 33 جگہ لفظ ہیرامنڈی استعمال کیا، اس کا نام اگر "الفتح المبین" کے بجائے "الغضب المبین" رکھ دیتا تو بہت بہتر ہوتا۔

اس کتاب میں علامہ خضر حیات نے ایک جگہ لکھا:

"تلاش بسیار کے بعد غالیوں کی فریاد تلہ گنگ سے ٹمن، ٹمن سے کھروڑ پکا، کھروڑ پکا سے اوکاڑہ اور اوکاڑہ سے ہوتی ہوئی ہیرامنڈی لاہور کے ایک ہیرو کے کانوں سے جا ٹکرائی، جس میں غالی صاحبان کی مطلوبہ صفات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں کیونکہ آخر موصوف کی رہائش لاہور میں ہے اور مشہور ہے کہ لاہور لاہور ہے"۔[1]

تبصرہ:

محترم سامعین آپ نے علامہ صاحب کی زبان دیکھی جو ہم نے مقدمہ میں کہا وہی ثابت ہوا، مگر افسوس یہ ہے کہ ایک عام ٹرک ڈرائیور سے بھی اس طرح کا لہجہ رکھنے کی امید

---

[1] الفتح المبین ص 13

نہیں کی جاسکتی اور یہ بات ہر کسی کے علم میں ہے کہ ہیر امنڈی انتہائی گندی جگہ ہے جس کا نام ایک عالم دین اپنی کتاب میں لکھنا تو در کنار، ایک بے نمازی، شرابی، بدکار بھی کسی کے سامنے ایسی بات کی جرات نہیں کر سکتا لیکن موحد صاحب نے اپنی متوحدانہ رنگ کی توحید کے نشہ میں مغموم ہو کر اپنی تربیت کو ظاہر کیا۔

اور چند سطور آگے کچھ یوں لکھا:

"صاحب شرور (مولانا عبد الجبار سلفی) لاہوری نے ڈھٹائی، ہٹ دھرمی، خر دماغی، تحریف و تلبیسات، ضد و عناد، تعصب، بددیانتی، قطع و برید میں غالیوں کی ہم جنسی کا پورا ثبوت دیا ہے"۔[1]

پھر آگے لکھتے ہیں:

"صاحب شرور الموسوم عبد الجبار سلفی بالکل جاہل نومولود محقق ہے، صاحب شرور نے کتاب شرور کے نام سے لے کر اختتام تک اپنی جہالت، حماقت اور چھوکرے پن کا خوب اظہار فرمایا ہے"۔[2]

تبصرہ:

ماشاءاللہ حضرت کی تحقیق پر قربان جاؤں کہ کتاب کا نام رکھا "الفتح المبین" اور اس میں ذکر چھوکروں کا کر رہا ہے، حضرت نے شائد ابھی ابھی قوم لوط کی تاریخ مطالعہ کیا اور ان

---

[1] الفتح المبین ص 13

[2] ایضاً " " " 15

میں جو مرض تھا اس نے من وعن بیان کرنے کی کوشش کی، کیا وجہ ہو سکتی ہیں کہ ہر قدم پر ہیرامنڈی کا تذکرہ---یا پھر چھوکروں کا تذکرہ؟ شاعر نے کیا خوب کہا ؎

ناطقہ سر بگریبان ہے اسے کیا کہیئے

اسی طرح ایک اور جگہ اکابرین کے حق میں گستاخی کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

"جو کچھ نا قابل ذکر بد تہذیبی اور گالی گلوچ تھے وہ ہم نے ماسٹر اوکاڑوی کی روح کو بطور ایصال عذاب بخش دیئے ہیں"۔[1]

اور ایک جگہ یہی جملہ ترجمان دیوبند، فاتح فرقہ باطل، مولانا قاضی مظہر حسین ؒ کے بارے میں استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"جو بکواس بازی کی گئی ہم تمام بکواس بازی اور گالیاں قاضی مظہر حسین چکوالی کی روح کو بطور عذاب ایصال کرتے ہیں"۔[2]

ایک اور جگہ اپنے باطن کی خباثت کچھ یوں ظاہر کی:

"جناب نو مولود لاہوری ہیرا آپ کو ذرہ بھی غیرت نہیں آئی"۔[3]

پھر کہتا ہے:

"آپ نے چند ٹکوں پر اپنی جسم فروشی کی ہے"۔[4]

---

[1] ایضاً""""17

[2] الفتح المبین ص17

[3] ایضاً37

[4] ایضاً38

ایک اور جگہ یہی لہجہ پھر دہرایا:

"صاحب شر ور ہیر امنڈی کی مٹھائی سمجھ کر ہڑپ کر گیا اور ڈکار تک بھی نہیں لی، یہ مجہول النسب صاحب شر ور کیا ہانک رہا ہے"۔[1]

تبصرہ:

اب فیصلہ آپ حضرات پر ہے کہ جس شخص کی زبان پر دن رات ہیر امنڈی جیسی گندی جگہوں کا نام ہے، یا پھر مشرک، بدعتی، کافر جیسے فتوے ہوں تو وہ خاک توحید کا پرچار کرے گا، توحید کا پرچار تو ابو بکر نے کیا، عمر نے کیا، عثمان نے کیا، علی نے کیا، عمرو بن عبد العزیز نے کیا، علماء دیوبند میں سے شیخ الہند نے کیا، مولانا منھے شاہ صاحب نے کیا جس نے پوری زندگی میں کبھی بھی صغیرہ گناہ تک نہیں کیا، توحید کے پرچار کے لئے سب سے پہلے زبان انسانوں والی چاہئے، لہجہ ادب والا چاہئے، ایسے توحید کا پرچار نہیں ہو سکتا کہ آپ کسی سے علمی اختلاف رکھتے ہوں اور ان کو مجہول النسل والنسب کہیں، تہمت لگائیں، کیا یہ توحید ہے یا شیطانوں والے کام ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی یہ فتنہ سر اٹھاتا ہے تو ایک مہینے کے اندر اندر لوگ اس کو دفن کر دیتے ہیں، اس لئے کہ ان کے اخلاق سے عوام بہت متنفر ہو جاتے ہیں، ان کی قدم قدم پر گالیاں، بکواسات، مشرک، بدعتی وغیرہ الفاظ استعمال کرنے کی وجہ سے لوگ ان کو بری طرح رَد کر دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مایہ ناز شیخ الحدیث مولانا عبد الحلیم عرف دیر بابا جی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ جہاں بھی ہوں یہ مفروبین واقع ہوتے ہیں۔

---

[1] ایضا 42

اسی طرح ایک اور جگہ رقم طراز ہیں:

"جہاں سے سفید ریش شیخ الحدیث کہروڑی بھاگ گئے وہاں بے چارہ یہ کھلونا ہیری لاہوری چھوکرا کیا جواب دے گا"۔[1]

تبصرہ:

علامہ صاحب نے بڑے اکابرین کی عمر کا بھی خیال تک نہیں رکھا، علامہ کا خیال یہ ہے کہ دنیا نے ہر میدان کے لوگوں کو دیکھا، کسی نے دعوت تبلیغ میں اپنا نام روشن کیا، کسی نے جہاد کے میدان میں، کسی نے تالیفی میدان میں تو کسی نے درس وتدریس کے میدان میں لیکن گالیوں میں کسی نے بھی پی ایچ ڈی نہیں کی، اسی لئے حضرت نے فیصلہ کیا کہ یہی میدان بہتر ہے شائد میرے جیسے دنیا کے کسی کونے میں ایک دو آدمی بھی ملیں، بس میرے لئے ان دو تین کی واہ واہ کافی ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ حجۃ اللہ فی الارض مولانا امین صفدر اوکاڑوی ؒ کے بارے میں انتہائی گستاخی کرتے ہوئے یوں کہا:

"ماسٹر اوکاڑوی ؒ کی روح بھی سقر (جہنم) میں تڑپ اٹھی ہو گی"۔[2]

---

[1] ایضاً 67

[2] الفتح المبین ص 63

تبصرہ:

اس پر تبصرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، امین صفدر اکاوڑی کی جتنا آپ کے بڑوں کو ضرورت پیش آئی اتنی ہمیں نہیں اور اس پر مشہور غیر مقلد مولانا عبد القادر روپڑی والا مناظرہ ایک واضح دلیل ہے کہ جب بھی آپ کے شیخ مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری کو ضرورت پیش ہوئی تو اس کو کوئی دوسرا مناظر نہیں مل رہا تھا سوائے امین صفدر اکاوڑیؒ کے، **فللہ الحمد ولہ الشکر**، تو اگر امین صفدر اکاوڑیؒ کی روح آج نعوذ باللہ سقر میں تڑپ رہی ہے تو اس سے پہلے عنایت اللہ شاہ بخاری کی خبر لینا بھی لازم اور ضروری ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ایک بڑے عالم دین جن کی تصانیف پوری دنیا میں معروف و مشہور ہیں ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

"کہاں بے چارہ پی ایچ ڈی لندن اخباری ملا" (یعنی علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے بارے میں یہ گستاخانہ جملہ کہا ہے)۔[1]

اسی طرح آگے فرمایا:

"دجل کذب، ڈھٹائی اور بے حیائی کے اگر سینگ ہوتے تو صاحب شر ور کم از کم بارہ سنگھا ضرور ہوتا"۔[2]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

---

[1] ایضا ص69
[2] ایضا ص80

"ماسٹر اوکاڑوی" کے پروردہ ٹولہ سر تاپا فسادی، بددیانت، بدخواہ، بدنیت، کم حوصلہ، رذیل اور شرارتی ہے"۔[1]

اسی طرح ایک جگہ اپنی عادت سے مجبور ہوتے ہوئے یوں فرمایا:

"تمام حوارین ماسٹر اوکاڑوی سے گزارش ہے کہ سر میں مٹی ڈال کر اور ماتمی لباس پہن کر اور صاحب شرور کو دلدل بنا کر سینہ کوبی کرتے ہوئے حضرت اوکاڑوی کی قبر پر نورات کے لئے تشریف لے جائیں"۔[2]

تبصرہ:

قارئین کرام! آپ اندازہ کیجئے کہ اتنی بے باک زبان استعمال کی کہ اتنی بے باک زبان ایک ٹرک کے ڈرائیور بھی استعمال نہیں کرتا اور یوں لگتا ہے کہ ان کا جہد مسلسل چودہ پندرہ سال مدارس میں صرف گالی گلوچ، فحش گوئی، ہر کسی کے اوپر کفر، شرک، بدعت، ضال اور مضل کے فتوے لگانا ان کا روز مرہ کا شیوہ ہے، نہ کبھی مشکوٰۃ میں شمائل پڑھی کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو کیا تعلیمات دی تھیں؟ تا کہ کچھ خوف خدا پیدا کر کے انسانیت اختیار کر دیتا لیکن میرے خیال میں انہوں نے اپنا نظریہ اسی طرح بنایا ہوا ہے کہ جو بھی ان کے مزاج کے خلاف ہو، ان کو مشرک، بدعتی اور کافر زندیق جیسے القابات سے نوازنا دین کا کام ہے، لیکن یادر کھنا یہ دین کا کام نہیں، اصل دین کا کام ہے فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او

---

[1] ایضاً ص87

[2] ایضاً ص95

بخشی، لیکن ان کے ہاں یہ اصول نہیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ چھوڑ کر احمد سعید ملتانی کی اتباع کی جو کہ ایک اوٹ پٹانگ آدمی تھا، بس افسوس اور صد افسوس کہ محقق کی پوری جماعت کی زبانوں پر دن رات گالی گلوچ، بدزبانی، گستاخیاں، کفر اور شرک کے فتوے ہیں اور توحید کا نام استعمال کرنا صرف لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہے، باقی ان کی مثال فم تسبح ویدتذبح کے مصداق ہے کہ ہاتھ میں چھری اور منہ پر اللہ اللہ کرنا، لیکن یاد رکھنا کہ یہ دوغلی پالیسی علماء دیوبند کے سامنے کبھی بھی نہیں چلے گی۔

اسی طرح ایک اور جگہ بد تہذیبی اور گالی گلوچ سے بھری زبان استعمال کرتے ہوئے یوں فرمایا:

"بد تہذیب مادر پدر آزاد صاحب شرور کو شرم کرنی چاہیئے"۔[1]

تبصرہ:

اس پر تاریخ گواہ ہے کہ آج تک علماء کرام کا آپس میں کسی بھی مسئلہ پر کسی قسم کی اختلاف پیش آیا، مسئلہ خواہ کچھ بھی ہو لیکن کسی بھی خصم نے اپنے مد مقابل کی ذاتی زندگی پر انگلی نہیں اٹھائی، چہ جائیکہ کہ ان کے نسب کو مشکوک بنانا، یا ان کو ولد الزنا کہنا، یا ان پر تہمت لگانا، اور یہ تو منصوصی حرام ہے جیسا کہ سورۃ نور میں اس کی پوری تفصیل ہے، جس کی بناء پر محقق صاحب کو سو کوڑے لگیں گے، تو ان کا اس طرح لہجہ استعمال کرنا اپنے گندے عقیدہ کو بتانے کی

[1] ایضاً ص 67

خاطر ہے اور یہ صرف علامہ صاحب اور ان کی جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کی خاصیت ہے، اس لئے کہ کسی بھی زمانے میں اس طرح کا بے ادب اور گستاخ نہیں گزرا۔

ارباب دانش!

آپ مماتی ہزلیات پر مشتمل کتاب " الفتح المبین "پڑھ کر دیکھیں اور پھر فیصلہ صادر فرمائیں کہ کیا اس میں گالی گلوچ کے علاوہ کچھ کام کی باتیں بھی ہیں، کیا آج تک کسی نے گالی گلوچ، لڑائی، بد تہذیبی، بداخلاقی، زبان درازی، سے کوئی جنگ جیتی ہے؟ تو جواب آئے گا کہ نہیں اور ہر گز نہیں! اس لئے کہ یہ اصول اور طریقہ کار غلط ہے۔

ایک اہم گزارش:

یہاں پر ہم نے جس کتاب سے گستاخیاں جمع کیں، اس حوالہ سے علامہ صاحب مطلق منکر ہے کہ یہ کتاب میرے شاگرد کی تصنیف ہے لیکن اس بارے میں حقیقت کیا ہے اور افسانہ کتنا، یہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں کہ یہ کتاب علامہ خضر حیات ہی کی تصنیف ہے، اس کتاب میں اس نے جو گستاخیاں کیں، شائد دنیا کے کسی کونے میں اس جیسا گستاخ آپ کو نہیں ملے گا۔ جب مارکیٹ میں یہ نادر نسخہ آیا اور ہر طرف سے اس پر لعن طعن شروع ہوئی کہ یہ تو گالیوں کا انسائیکلوپیڈیا ہے، تو اس نے اپنی خفت کو ہلکا کرنے کے لئے یہ ڈرامہ رچایا کہ نہیں جی یہ تو میرے شاگرد نے لکھی. لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب علامہ صاحب کی ایک یادگاری دستاویز ہے جو کہ گستاخیوں اور گالی گلوچ کا مجموعہ ہے۔

علامہ خضر حیات بھکروی کی "المسلک المنصور" میں اکابرین کی گستاخیاں

جس طرح کہ آپ لوگوں نے تفصیل کے ساتھ احمد سعید ملتانی کی کتاب "الفتح المبین" سے بالترتیب اکابرین کی گستاخیاں ملاحظہ فرمائیں، اب ہم باقاعدہ ان کی ایک اور تصنیف "المسلک المنصور" (یہ نام امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر کی ایک کتاب سے چوری کیا) سے کچھ گستاخیاں پیش کرتے ہیں۔

ایک جگہ علامہ صاحب نے انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے کچھ یوں لکھا:

"مولانا حبیب اللہ ڈیروی اور مولانا یونس نعمانی کا جب مناظرہ ہوا تو اس مناظرہ کی مکمل کاروائی کیسٹوں میں محفوظ ہے۔۔ اور آپ ان کیسٹوں کو اس طرح چھپاتے ہیں جیسے صنفِ مخصوص مخصوص چیتھڑے گم کرنے کی کوشش کرتی ہے"۔[1]

ایک اور جگہ گستاخی کرتے ہوئے یوں کہا:

"ہم مناظر موصوف اینڈ کمپنی کو کھلا چیلنج کرتے ہیں کہ اپنے بزرگوں کے بیان کردہ اصولِ تفسیر کے مطابق اپنے عقلی ڈھکوسلے کہ قتل جسم ہوتا ہے تو زندہ بھی جسم ہوتا ہے پر صرف اور صرف ایک حدیث صحیح پیش فرمائیں اور اگر پیش نہ کر سکیں تو ایک لاکھ سے زائد اصحاب رسول میں سے صرف ایک صحابی کا قول صریح، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تابعین میں سے صرف ایک تابعی۔۔۔۔ اور اگر نہ کر سکیں، اور یقیناً پیش نہیں کر سکتے تو مناظر موصوف اور محقق

[1] المسلک المنصور ص 75

ٹمن اپنے بزرگ کے فتویٰ کے مطابق زندیق ہیں لہٰذا بزم شیخ الہند والوں سے گزارش ہے کہ ان حضرات کے تجدید ایمان کا انتظام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں"۔[1]

ایک اور جگہ "استفتاء" کے عنوان سے تکفیری فتوی بازی کرتے ہوئے لکھا:

استفتاء

کیا فرماتے ہیں کہ علماء ٹمن و مفتیان کہروڑ پکا کہ نورالحسن کے مذکورہ بیانات پر ایمان لانے ولا آدمی مسلمان رہے گا یا نہیں اور جن حضرات مثلاً عبد الستار تونسویؒ اور مہتمم خیر المدارس، تنظیم اہل سنت، جمعیت علماء اسلام نے حضرت نورالحسن شاہ صاحب کو اس موضوع پر کتاب لکھنے پر مامور کیا اور مواد مہیا کر کے معاون بنے (جیسا کہ نورالحسن شاہ صاحب نے حیات الاموات کی ابتدا میں ذکر کیا ہے) آیا ان لوگوں کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ کیا جائے گا یا نہیں؟ ان کے ساتھ محبت مودت اور دیگر معاملات کرنا کیسا ہے، اگر کوئی ان میں سے مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور دعا مغفرت کرنا جائز ہو گا یا نہیں؟ اگر جائز نہ ہو تو ارتداد والا معاملہ ہو گا یا کوئی اور؟[2]

تبصرہ:

محترم قارئین کرام! آپ نے اس مجذوب کے مجذوبانہ کلام کا مشاہدہ کیا، ان کے نزدیک یہ جتنے اکابرین ہیں یہ سب کے سب اسلام سے نعوذ باللہ خارج ہیں، ان کے نزدیک اگر

---

[1] المسلک المنصور ص100

[2] المسلک المنصور ص138

کوئی موحد ہے تو وہ احمد سعید ملتانی ہے جس کی بدزبانی نے پوری دنیا میں ایک ریکارڈ قائم کیا، اسی طرح منیر شاکر جیسے لوگ ہیں کہ جس کی زبان پر تو کبھی جناب نبی کریم ﷺ کی گستاخی، تو کبھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی، یہ تو سراسر شر ہی شر ہے ان کی وجہ سے باڑہ کی سرزمین پر پانچ ہزار بے گناہ لوگوں کا خون بہہ گیا، ان کے نزدیک اگر کوئی موحد ہے تو عنایت اللہ شاہ بخاری ہے جس نے ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جس کا منشا اور اغراض ومقاصد اکابرین کی پگڑیاں اچھالنا، ان کو گالیاں دینا تھا، ان پر کفر اور شرک کے فتوے داغنا تھا، غرض ان کے نزدیک روئے زمین پر اگر مسلمان ہیں تو وہ صرف اور صرف اشاعت والے ہیں، باقی کوئی بھی مسلمان نہیں ہے۔

ایک اور جگہ اکابرین علماء حق کی گستاخی کرتے ہوئے یوں لکھا:

"محقق ٹمن (عبد الجبار سلفی) صاحب اب تو شائد آپ پر بھی اپنے مناظر موصوف کی شیخ الحدیثی کا پول کھل چکا ہو گا کہ جس جاہل کو حدیث کا صاف مطلب بھی نہیں معلوم آپ لوگوں نے اس کو اپنا شیخ التفسیر والحدیث بنایا ہوا ہے، آپ کے تمام بزرگ مریضانِ اوکاڑوی اکثر یہ بیان کرتے ہیں کہ واللہ لایذیقک اللہ الموتتین ابدا (الایۃ) والا جملہ خطبہ کا حصہ ہے، سب سے پہلے یہ جہالت حضرت اوکاڑوی نے بیان فرمائی ہے، چونکہ وہ بے چارے تو مولوی

نہیں تھے، صرف اسکول ماسٹر ہی تھے اس لئے کہ ان کا تو اتنا قصور نہیں ہے، کمال تو ان لوگوں کا ہے کہ جو شیخ الحدیث کہلوا کر ابھی سے مغالطوں کا شکار ہو جاتے ہیں"۔[1]

تبصرہ:

علامہ صاحب نے جعلی توحید کے نشہ میں مست ہو کر اکابرین پر تبرا بازی کی، حضرت کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ آپ جن پر فخر کرتے ہیں اور بڑے بڑے القابات دیتے ہیں وہ بھی پرائمری اسکول کے ماسٹر تھے، کیا سجاد بخاری ایک پرائمری اسکول کے ماسٹر نہیں تھے؟ کیا شیخ غلام اللہ خان اسکول کے ماسٹر نہیں تھے؟ اور تعلیم القرآن میں ان کے جانشین اشرف علی صاحب (مولوی اس وجہ سے نہیں لکھا کہ اس نے علم نہیں کیا) آپ پوچھ سکتے ہیں۔ اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ آپ جس شخصیت کو اسکول کے ماسٹر کہتے ہیں ان کے بارے میں ذرا سا اپنے اکابرین سے پوچھئے کہ جب آپ کے شیخ اور سرپرست مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری کے شاگرد بہت تیزی سے غیر مقلدیت کو قبول کر رہے تھے (آج کل بھی مماتی ہی غیر مقلد ہوتے ہیں یہ ان کے بڑوں سے چلا آرہا ہے) اور مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری کے مفادات متاثر ہو رہے تھے تو اس وقت غیر مقلدین کے ساتھ تقلید کے موضوع پر مناظرہ ہوا تو اس کا صدر کون تھا؟ کیا یہی اسکول کا ماسٹر ان کا صدر نہیں تھا؟

اسی طرح محقق صاحب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آپ ہی کے پیر و مرشد مشہور منکر حدیث بدنام زمانہ علامہ احمد سعید ملتانی نے کیا اسی اسکول کے ماسٹر کے ساتھ حیات النبی ﷺ

---

[1] المسلک المنصور ص158

کے موضوع پر مناظرہ نہیں کیا جس میں علامہ صاحب نے بری طرح شکست کھائی؟ اور انہوں نے تسلیم بھی کیا لیکن حجۃ اللہ فی الارض مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نہیں چھوڑا تو حاضرین مجلس نے ہی ان کو چھڑوایا، وہ داغ آپ کے گندے عقیدے کے ماتھے پر آج بھی جھومر کی طرح لٹکتا ہوا نظر آرہا ہے لیکن حیا بھی کوئی چیز ہوتی ہیں جو مماتیوں میں رتی کے برابر بھی نہیں۔ اور آخر میں آپ کو مزید کہتا دوں کہ اے ممات!ں: یہ بات یاد رکھنا کہ دنیا کی کوئی بھی گاڑی اس اسکول ماسٹر کے بغیر نہیں چلتی، اسکول ماسٹر کا طعنہ دینا یہ آپکے جہالت، نادانی اور بے وقوفی کی ایک بین دلیل ہے، اس لئے کہ ڈاکٹر ان ہی اسکولوں سے نکلتے ہیں، پائلٹ انہی اسکول سے نکلتے ہیں، انجنیئر بھی ان ہی اسکولوں میں تیار ہوتے ہیں، لہٰذا ان کا یہ کہنا کہ عقائد کا دفاع کسی اسکول کے ماسٹر کا کام نہیں تو یہ جہالت ان کے منہ پر ایک مضبوط طمانچہ ہے لیکن جہالت کی بھی کوئی انتہاء ہو سکتی ہے؟ شاعر نے کیا خوب کہا کہ

آنکس کہ نداند و نداند کہ نداند   در جہل مرکب ابد الدہر بماند

اسی طرح ایک اور جگہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی گستاخی کرتے ہوئے یوں فرمایا:

"اب محقق صاحب سے گزارش ہے کہ تراجم مذکورہ کو بار بار پڑھیں اور توبہ کا اعلان کر کے تجدید ایمان و تجدید نکاح وغیرہ کا اہتمام فرمائیں اور بزم شیخ الہند والوں سے بھی گزارش ہے کہ شیخ الہند کے نام پر ایسی کفریات شائع کرنے کے ساتھ توبہ نامہ اشتہار کی صورت میں شائع فرمائیں، اصل میں بات یہ ہے کہ مناظر موصوف ماسٹر امین کا شاگرد ہے اور ماسٹر امین صاحب وہ شخصیت تھے جن کا ایمان محض اپنے ذہنی اختراع پر تھا۔"

اسی طرح ایک اور جگہ جعلی توحید کے نشہ میں مست ہو کر جیسا کہ کوئی بھی نشے میں ڈوباہوا شخص جو کچھ منہ پر آتا ہے کہہ دیتے ہیں، کچھ اسی طرح لکھتے ہیں:

"آپ حضرات ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی کی عبارت مذکورہ کو بار بار غور سے پڑھیں اور اندازہ فرمائیں کہ ابن سبا کی نسل کس طرح تقیہ کے لباس میں مسلمانوں میں چھپی پھرتی ہے اور اکابرین کے نام سے لوگوں کو دھوکہ دینے والے اکابرین امت کے کتنے بڑے باغی اور اکابرین کے دشمن ہیں"۔[1]

تبصرہ:

اس جگہ ہم حجۃ اللہ فی الارض مولانا امین صفدر اوکاوڑی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کوئی بات نہیں کرتے، اس پر ان شاءاللہ ہم الگ عنوان "مولانا امین صفدر اوکاڑوی کے حالات زندگی اور گستاخوں کی پروپیگنڈے" کے نام سے لکھیں گے لیکن ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تشبیہ ابن سبا سے دینا ای بڑی دیدہ دلیری اور انتہائی خطرناک اقدام ہے، اس لئے کہ عبد اللہ ابن سبا وہ سازشی شخص تھا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت میں بھی ان کا ہاتھ تھا، اسی طرح حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں بھی ان ہی ابن سبا اور ان کی نسل کا ہاتھ تھا، تو ایسے شخص سے علماء حق کو تشبیہ دینا یقینا ایک لمحہ فکریہ ہے۔

[1] المسلک المنصور ص 222

اسی طرح ایک اور جگہ مشہور شخصیت محقق عالم دین، مناظر اسلام علامہ اللہ یار خان چکڑالوی کی گستاخی کرتے ہوئے یوں اپنے غصہ کو ٹھنڈا کیا:

"محقق ٹمن اینڈ کمپنی ایک بزرگ الموسوم علامہ اللہ یار خان چکڑالویؒ مصالحت 1962ء کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے خبث باطنی اور تعصب کا یوں اظہار فرماتے ہیں '

اور پھر آخر میں مزید لکھتے ہیں: "حضرات گرامی! آپ نے اللہ یار خان چکڑالویؒ کی بد تہذیبی کو ملاحظہ فرمایا"۔[1]

تبصرہ:

یہ ہے چھوٹا منہ بڑی بات، جن کی علمی اوقات اتنی بھی نہیں کہ سامنے دس بیس طلباء بیٹھے اور بڑے بڑے اکابرین کے حق میں زبان درازی کرتا ہے جیسا کہ یہ خود ایک بڑا ولی اللہ ہو اور ان کے مخالفین نعوذباللہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور عمارۃ ہوں، جبکہ خود بے چارے کا حال یہ ہے کہ قدم قدم پر گالیاں، فحش گوئی، بد اخلاقی، بد تہذیبی جس کی امید کسی ٹرک ڈرائیور سے بھی نہیں کی جاسکتی۔

اسی طرح ایک جگہ جعلی موحد نے اپنی متوحدانہ توحید کے رنگ میں آکر یوں فرمایا:

"آپ قیامت تک مل کر زور لگائیں اور مسٹر اوکاڑوی، پیر کرم الدین کی اولاد، مظہر چکوالی کی روح سے استمداد بھی کرلیں۔"

تبصرہ:

[1] المسلک المنصور 278

قارئین کرام آپ اندازہ کیجئے کہ کتنے بڑے بڑے ولی اللہ کی گستاخیاں کیں اور ان کے ہاں ان اکابرین کی گستاخیاں ایک کار ثواب سمجھا جاتا ہے، پیر کرم الدین آخر ہیں کون؟ ان کے اگر حالات زندگی آپ مطالعہ کریں تو یقیناً آپ دنگ رہ جائیں گے کہ حقیقت میں اس نے توحید کی خاطر جو جیلیں اور قیدیں کاٹی ہیں، ایک لمبی اور مظلومانہ داستان ہے اور وہ بھی صرف اور صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دفاع کی خاطر! اگر تازیانہ عبرت مذکور کی مشہور تصنیف کو دیکھا جائے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ پیر قاضی کرم الدین دبیر کون ہے ؟ زمانہ کے بدترین کافر رافضی شیعوں کو جس نے لگام ڈالی، وہ قاضی کرم الدین دبیریؒ ہی ہیں، شیعوں کو اپنے غائب اماموں کے غائب سوراخوں میں جس نے اندر کیا ان کا نام قاضی کرم الدین دبیریؒ ہے جن کی محقق اور علامہ صاحب نے برملا گستاخی کی۔

اسی طرح ایک اور جگہ گستاخی کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر عبداللہ ابن ابی جیسا کٹر منافق اور عبداللہ ابن سبا جیسا تقیہ باز یہودی بھی زندہ ہوتے اپنے روحانی بیٹے صاحب شرور کو چوم لیتے۔"

ایک اور جگہ کچھ یوں لکھا:

"مقدمہ بازی محمدی نے اپنی جہالت، بدبختی اور خباثت کی حد کرتے ہوئے اپنی یہودیت کا ثبوت دیتے ہوئے کہا کہ۔۔۔۔"

ایک اور جگہ رقم طراز ہیں:

"صاحب شرور کے دادا جی مرزا غلام احمد قادیانی۔۔۔"

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:

"محقق ٹمن صاحب اگر آپ لوگوں میں ذرا بھر صداقت اور شرم وحیا موجود ہے اور آپ کے ضمیر مردہ نہیں تو یاتو اکابرین کے نام لینا چھوڑ دو، یا پھر قاری محمد طیب صاحب کی مصالحت مندرجہ بالا کے امور قبول کرنے کا اعلان کرو اور بمع اپنی جماعت ان تمام باتوں پر دستخط فرمادو اور ابی ابن سلول (رئیس المنافقین) کی منافقانہ چالوں سے باز رہو، ہماری پیشن گوئی ہے کہ محقق ٹمن اینڈ کمپنی جہنم جانا قبول کرلے گی لیکن قاری محمد طیب صاحب کی مذکورہ بالا تمام باتوں کو ہرگز قبول نہیں کرے گی۔"[1]

تبصرہ:

یہ ہے ان لوگوں کی توحید جن کو یہ سکھارہا ہے کہ فلاں بندہ جہنم جائے گا، فلاں جنت جائے گا، گویا جنت اور جہنم کا ٹھیکہ محقق صاحب کے پاس ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ "استفتاء" کے عنوان سے رقم طراز ہیں:

استفتاء

"کیا فرماتے ہیں محقق ٹمن ومناظرین کہروڑپکا دریں مسئلہ میں کہ آپ حضرات کے نزدیک دین عقلی ڈھکوسلہ بازی کا نام ہے؟

اگر کوئی آپ جیسا بے ادب، نامعقول ڈھکوسلہ باز آپ حضرات سے سوال کر بیٹھے کہ محقق ٹمن اور مناظرین کہروڑپکا کا خروج ریح سے وضو ٹوٹتا ہے اور آپ دونوں بزرگ بجائے

---

[1] المسلک المنصور ص282

مخرج کے اعضاء وضو کو دھوتے ہیں۔[1]

اسی طرح ایک اور جگہ رقم طراز ہیں فرماتے ہیں:

"حضرات گرامی ہم نے اختصار کیساتھ اوکاڑوی پارٹی کا اصل عقیدہ انہی بزرگوں کی عبارات سے پیش کر دیا ہے لیکن یہ بیچارے اتنے ڈرپوک اور بزدل ہیں کہ اپنا عقیدہ بیان کرنے کی ہمت نہیں رکھتے ہیں اور اہل تشیع کی طرح اپنے عقائد پر تقیہ کا پردہ ڈالا ہوا ہے، جس طرح بریلوی علم غیب کے بارے میں جانوروں تک کے علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن اپنی تقریروں میں اور جب اہل حق کے ساتھ گفتگو کی نوبت آتی ہے تو نام صرف رحمت کائنات فخر موجودات ﷺ کے لئے علم غیب کا لیتے ہیں اور برساتی مینڈکو کی طرح ٹراتے پھرتے ہیں۔"

تبصرہ:

بس اس پر میں صرف اتنا کہوں گا کہ شاعر نے کیا خوب کہا کہ

نہیں ہے علم ان میں جہل کی مستی کا جھگڑا ہے

یہ باتیں غیر ثابت ہیں، زبردستی کا جھگڑا ہے

اسی طرح ایک اور جگہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر گستاخی کی حد کر دی، لکھا:

"اب بالعموم تمام غالیوں سے اور بالخصوص محقق ٹمن صاحب سے گزارش ہے کہ اپنے اکابرین کے حکم کی تعمیل فرمائیں تاکہ نام کی دلالت آپ کے پورے عقیدہ پر ہو جائے۔"

---

[1] ایضاص97

تبصرہ:

آپ خود اندازہ کیجئے کہ ایک ذمہ دار شخص کا یہ لہجہ ہو تو ان کے باقی لوگوں کا کیا حال ہو گا؟ شاعر نے خوب کہا کہ ؎

شیطان ان کو دیکھ کے کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھئے

مختلف قسم کے بیانات میں خضر حیات بھکروی کی علماء حق کی شان میں گستاخیاں

جس طرح کی علامہ خضر حیات بھکروی کی کتابوں میں گستاخیاں ہی گستاخیاں ہیں اسی طرح ان کے بیانات میں بھی یہی انداز، یہی لہجہ، یہی طریقہ ورادت، اکابرین علماء حق پر تبرابازی، ان کو مشرک، بدعتی، رافضی، سؤر، مختلف قسم کے القابات سے ان کو یاد کرنا اور پھر سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ زندہ تو درکنار اکابرین میں سے جو اس دار فنا سے کوچ کر چکے ہیں ان کا گوشت بھی جعلی توحید کے نام پر کھایا گیا ہے۔

اب ہم باقاعدہ ان کے بیانات میں سے چند خطرناک قسم کی گستاخیاں پیش کرتے ہیں، اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ مجھے حق اور سچ لکھنے کی توفیق عطا فرمائیں اور کابرین علماء دیوبند کی صحیح ترجمانی کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم

علامہ خضر حیات صاحب نے جمعہ کے ایک بیان میں زندہ کو چھوڑ کر مردوں کے حق میں بھی گستاخی کی، چنانچہ شفیق الامہ، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ؒ کے بارے میں کسی سائل نے جمعہ کے بیان میں پوچھا: "علامہ صاحب! حال ہی میں پیر

عزیز الرحمنؒ کی فوتگی ہوئی، لوگ کہتے ہیں کہ ان کی قبر سے خوشبو جاری ہو گئی، کیا اس کی کوئی حقیقت ہو سکتی ہے؟"

توجواب میں فرمایا: "خوشبو تو خیر ان سب کی قبروں سے آتی ہے، پیر کی قبر تھوڑی سی دو فٹ نیچے کھو دو، تمہیں پتہ چل جائے گا کہ خوشبو ہے یا بدبو ہے؟ تھوڑی سی موری سوئی کی ناک کے برابر کرو تمہیں پتہ چل جائے گا کہ خوشبو ہے یا کہ نہیں، امریکہ اور برطانیہ کے سینٹ لگا کر خوشبو مصنوعی، آپ بتائیں مجھے کہ جنت کی خوشبو تو فاسقین کو نصیب نہیں ہوتی، اگر مشرکین کو بھی نصیب ہو تو سمجھیں کہ خوشبو میں کچھ کالا کالا ہے۔"

اور پھر مزید گستاخی کرتے ہوئے پیر عزیز الرحمن صاحب نوراللہ مرقدہ کی خوشبو کی تشبیہ سامری کے بچھڑے سے دیتے ہوئے کہا: "اچھا قبر سے خوشبو آنا بڑا کمال ہے یا سامری کے بچھڑے کا بولنا بڑا کمال ہے؟ دجال کے خوارق تو بڑا کمال ہے اور مزید کہتا ہے کہ یہ مرا پیر صاحب اور ان کے چیلے مجھے گالیاں بکتے ہیں، میں نے تو ان کے لئے دعا کی کہ اللہ ان کو لمبی زندگی نصیب فرمائے کہ کچھ دنوں کے لئے جہنم سے بچ جائے، اللہ ہدایت دے"۔[1]

پھر آگے سائل نے ایک اور پرچی (جو اس نے پہلے سے اس کے کہنے پر لکھی) دی:

سوال: کیا قبر سے خوشبو آنا حق پرستی کی علامت ہے؟ جواب: استدراج کسے کہتے ہیں؟ اگر کسی کی قبر سے خوشبو آئی یہ کسی حق پرستی کی علامت نہیں، حق پرستی کا معیار قرآن وسنت ہیں، اگر

قرآن کا منکر سنت کا باغی۔۔۔۔ تم کہتے ہو خوشبو۔ میں کہتا ہوں اس کی قبر کھلے اور تمہیں باغ میں چلتا ہوا نظر آئے، خدا کی قسم تب بھی وہی ابلیس کا دھوکہ ہے، قرآن و سنت اپنے مقام پر حق ہے۔[1]

تبصرہ:

محترم قارئین! آپ نے ان کا لہجہ دیکھا کہ ایک حق پرست اور دن رات اللہ اللہ کا ورد کرنے والے کے حق میں اتنی گستاخی! اللہ سے بھی کوئی خوف نہیں اور نہ ضمیر کی ملامتی، ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ لا تسبوا الاموات (الحدیث) کہ آپ مردوں کو گالیاں نہ دیں۔ اور پھر ایک ایسا عالم دین جس کے بال قال اللہ قال الرسول میں سفید ہوگئے، جن کی ختم نبوت کے لئے خدمات کسی سے بھی چھپی نہیں، رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ان کے مسجد میں صرف معتکفین کی تعداد تقریباً 2500 تک تھی، جن میں اکثر دنیادار لوگ تھے لیکن ان لوگوں سے یہ برداشت نہیں ہوسکتا، ان کا مشن یہ ہے کہ ہر جگہ اشاعت التوہین والفتنہ عام ہو، اکابرین کو ننگی گالیاں دینا، کسی کو ابوجہل کہنا، کسی کو فرعون کہنا، کسی کو مشرک اور بدعتی کہنا یہ تو ان کے روزمرہ کا معمول ہیں اور موصوف کا یہ کہنا کہ یہ استدراج ہے تو کیا آپ کے پاس اس پر کوئی دلیل ہے؟ اور کیا شیخ الحدیث حضرت مولانا موسیٰ خان اور مولانا احمد علی لاہوری کی قبر سے آج بھی خوشبو جاری ہے (لیکن یہ خوشبو بھی بادب ہی کو نصیب ہوتی ہے) تو یہ بھی استدارج ہوگی؟

---

[1] جمعہ کے بیان میں سوالات و جوابات۔

لیکن ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے!

اسی طرح ایک جگہ پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی کامل قطب زماں حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی حفظہ اللہ کی گستاخی کرتے ہوئے اس کو بھی معاف نہیں کیا، فرماتے ہیں:

"لوگوں میں مشہور ہے مستجاب الدعوات، وہ پیر ذوالفقار جو پورا جھوٹوں کا ڈبہ ہے، ساری دنیا کا جھوٹ اس کی زبان پر آتا ہے اوران کے ایسے ایسے مولوی جو جھوٹ بولتے ہیں، اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں، یہ وہ بدبخت پیر ہے جنہوں نے ابتدائی زمانے میں اشاعت التوحید والسنۃ کے مدرسہ میں بھی پڑھا، پھر بھی گمراہ ہوگیا، اشاعت التوحید والسنۃ کے مدرسہ میں پڑھ کر بھی شیطان نے گمراہ کیا فانسلخ منها (الایۃ) یعنی شیطان نے اس کو پھسلایا، کہا کہ فلاں بزرگ تھا جو بات منہ سے نکالتا تھا عرش پر اسی کے موافق فیصلہ ہو جاتا تھا، لوگ کہتے ہیں سبحان اللہ حالانکہ کہنا چاہئے تھا کہ سبحانک هذا بهتان عظيم تو تو رضاخانیوں سے بھی دس گز اوپر چلا جاتا ہے اور اپنے آپ کو نقشبندی لکھتے ہیں اور میرے خیال کے مطابق اس کو اسی وجہ نقشبندی کہتے ہیں کہ اللہ کی لعنت کی مہر اس کی دل پر لگی، نقش ہوگئی اور منقش ہو کر بند ہوگی۔ اور اس کی کتاب ہے خطبات فقیر، الامان والحفیظ، اب یہ لوگوں کی اصلاح کر رہے ہیں، اس کی زبان ـــ سٹیج پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہیں، منبر رسول پر بیٹھ کر جو خالصتاً جھوٹ بولتے ہیں، وہ لوگوں کے مصلح ہے، مرشد ہے، جس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ میری اصلاح کرے گا.

اور رہے ایسے بدعتی کہ اس کا عقیدہ گندا، اس کا کردار، عقیدہ زبان جو گندگی بتارہاہے وہ لوگوں کا مرشد اعظم ہے، یہ دور بھی دیکھنا تھا"۔[1]

تبصرہ:

محترم قارئین! پیر طریقت رہبر شریعت محبوب العلماء والصلحاء حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی حفظہ اللہ وہ روحانی شخصیت ہیں کہ جن کے فیوضات سے صرف پاکستانی قوم مستفیض نہیں ہورہی بلکہ پورے اطراف عالم میں اس کا فیض عام ہیں، ایک مسلم شخصیت کے ساتھ ساتھ ولی کامل اور بزرگ ہستی ہیں، اگر آپ عرب دنیا جائیں تو وہاں بھی بڑے بڑے لوگ ان کے مرید ہیں، آپ مصر جائیں، آپ بنگلہ دیش جائیں، غرض پورے یورپ میں ان کا روحانی جال بچھا ہوا ہے، اب ان کے پیٹ میں ویسے مروڑ اٹھ رہے ہیں، پیر صاحب کا بغض دل ودماغ میں بھرا ہوا ہے اور وجہ بھی ظاہر ہے وہ یہ کہ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ کسی نا کسی طریقہ سے کسی کو اللہ سے جوڑ دیں اور صحیح معنوں میں مومن مسلمان بنائیں، یہ جعلی موحد آکر شرک، کفر اور بدعت کے فتوی داغتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ سے دور کیا جائے اور روئے زمین پر کوئی بھی ایک عقیدہ پر متفق نہ ہو۔ اگر ایک طرف علماء دیوبند کھڑے ہوں اور ان کے مقابلہ میں دہریہ ہو، ہندو ہو، سکھ ہو تو یہ جعلی موحد ان کا ساتھ دیتے ہیں لیکن علماء کا ساتھ کبھی بھی نہیں دیں گے اس لئے کہ علماء دیوبند وہ حق پرست جماعت ہے کہ جس نے ہر میدان میں حق کی تائید اور اس کا دفاع کیا، حق کے مقابلہ میں ہمیشہ ہر فتنہ کو زیر زمین پہنچایا اور تاریخ گواہ ہے کہ مولانا طاہر پنج

[1] عام وعظ کے دوران

پیری نے ابوالاعلیٰ مودودی کے خلاف ایک کتاب لکھی "مودودی کی حقیقت" اور اس میں انہوں نے ابوالاعلیٰ مودودی کو ضال و مضل کہا لیکن جب ان کا مقابلہ جمعیت علماء اسلام (جن میں اکثریت دیوبندی مکتبہ فکر کی ہے، دیکھئے پاکستان کے مشہور صحافی سلیم صافی) کے ساتھ آیا تو انہوں نے ابوالاعلیٰ مودودی کی جماعت، جماعت اسلامی سے اتحاد کیا، اسی طرح دور حاضر میں قادیانی نواز اور یہودی لابی پاکستان تحریک انصاف کسی سے پوشیدہ نہیں، جب ان کا جمعیت علماء اسلام سے کانٹے دار مقابلہ تھا تو اس وقت بھی انہوں نے سازش کر کے تین چاراور زر خرید مولوی ساتھ ملا کر جمعیت سے ضد اور عناد کی خاطر باقاعدہ عمران خان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان کی بغاوت اور بے حیائی پھیلانے کو نام الاٹ کیا "امر بالمعروف نہی عن المنکر" اور کہا کہ ہم جناب عمران صاحب کی ہر قسم کی خدمت کے لئے دل وجان سے حاضر ہیں۔

اسی طرح ایک اور جگہ " فضائل اعمال" اور عقائد کی مشہور کتاب "المہند علی المفند" کی گستاخی کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"کوئی بدعتی متقی نہیں ہوتا، کوئی قرآن چھوڑ کر کتابڑیوں (شائد لفظ کتابڑیوں یہ تصغیر ہو کتاب کی، یہ بطور تمسخر استعمال کیا) پر گزارا کرنے ولا متقی نہیں ہو تالعلکم تتقون متقی تب بنوگے کہ قرآن سینے سے لگاؤگے، متقی تب بنوگے شرک چھوڑوگے، متقی تب بنوگے بدعت چھوڑوگے، بدعات ورسومات کو تب چھوڑوگے لعلکم تتقون، اگر توحید پر نہیں آئے اور بدعات کو نہیں چھوڑا، شرک کو نہیں چھوڑا، المہند کو بھی نہیں چھوڑا، فضائل اعمالیکے گیوں (استغفر اللہ) کو بھی نہیں چھوڑا، کعبہ کے اندر رہ کر ساری زندگی کعبہ کے رب کی قسم عبادات

کرتے مر جاؤ تب بھی تقوی نصیب نہیں ہو سکتا، تقوی نصیب ہو گا کہ قرآن پر بھی مضبوط ہوں، توحید پر بھی مضبوط ہوں اور سنت پر بھی مضبوط ہوں"۔[1]

تبصرہ:

محترم قارئین! آپ نے علامہ صاحب کا نظریہ فضائل اعمال کے بارے میں دیکھ لیا، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ نے جب فضائل اعمال لکھی، بڑے بڑے اکابرین نے اس کو پڑھا، مطالعہ کیا، انہوں نے اس میں کوئی بھی بدعت نہیں دیکھی، کوئی بھی شرکیہ بات نہیں پائی جو انہوں نے اس کی طرف منسوب کی بلکہ یہ ان پر بہتان وافتراء ہے ورنہ دیدہ باید، اور جو انہوں نے محل نزاع بنایا ان کا تعلق یا تو ولی کی کرامت سے (جن کے مماتی کلی طور منکر ہیں) ہے اور یا ان کا تعلق کسی واقعہ سے ہوتا ہے جو کہ ہر گز علماء دیوبند کا عقیدہ نہیں۔ لیکن در حقیقت ان کی جماعت کا نظریہ اور مشن سادہ لوح مسلمانوں کو علماء دیوبند سے بدگمان کرنا ہے، اور موصوف کا تعلق بھی الحمد اللہ علماء دیوبند سے ہے اور اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہیں ہو گا کہ موصوف شیخ الحدیث صاحب علماء دیوبند میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں جو کسی سے مخفی نہیں۔

اسی طرح چند قدم آگے پھر علماء دیوبند پر حملہ کرتے ہوئے استہزاءً یوں فرمایا:

"ماشاءاللہ ہمارے علماء دیوبند نے متقی کی تعریف یہ کی کہ جن کی شلوار گھٹنوں تک ہو اور اوپر سے چھنی کیا ہوا ہو، چھنی دوپٹے والا بزرگ ہو اور بولتا کم ہو، چپ کر کے بیٹھا ہو، پورا شیطان ابلیس چپ کر کے بیٹھے، دھیما دھیما بولے گا، آہستہ آہستہ بولے گا، چوری چوری بولے

[1] عام جلسہ کی بیان

گا اور ذکر جہری کی مجلسوں میں بیٹھا ہو گا بندر کی طرح اور تعویذات و عملیات میں شوشو کرتے ہیں وہ ہوتا ہے متقی، یہ متقی نہیں۔"

تبصرہ:

یہ ہے حضرت کی توحید جو اکابرین صوفیاء کرام کا مذاق اڑاتے ہوئے اوران پر استہزا کرتے ہوئے انہیں کیسے کیسے القابات دیئے؟ اکابرین کو ذکر بالجہر پر بندر کہنا اور زیادہ باتیں نہ کرنے والوں کو پورا شیطان کا لقب دینا یقیناً یہ جناب نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے جہالت کے ساتھ ساتھ ایک بڑی گستاخی اور بے ادبی بھی ہے لیکن ان کی کتاب میں ادب کا نام تک نہیں، ان کے ہاں بس جو اشاعت التوحید والسنۃ کی لسٹ میں داخل ہو کر جتنا بڑا بے ادب و گستاخ ہو جائے بس وہ زمانہ کا موحد اعظم ہے اور ان کا مد مقابل خواہ وہ کتنا بڑا ولی اللہ کیوں نہ ہو، ان کے ہاں ان کی حیثیت سوَر کے برابر بھی نہیں اور یہ ان کی بڑوں کا وطیرہ رہا ہے جیسا کہ خیر المدارس میں ان کے شیخ عنایت اللہ شاہ بخاری نے مولانا محمد علی جالندھریؒ کو اسٹیج پر عوام کے سامنے گستاخی کرتے ہوئے ایک تھپڑ مارا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ خاموشی کی تو احادیث میں بہت بڑی فضیلت ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو زیادہ خاموش رہنے کی دعوت دی اور اسی طرح جیسا کہ مشہور ہے اذاتم الکلام نقص الکلام، کہ جب کسی کی بات چیت کم ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اب اس کی عقل کمال پر پہنچی ہوئی ہے۔ ہمارے اکابرین اس وجہ سے زیادہ خاموشی اختیار کرتے ہیں تاکہ علامہ صاحب اور ان کے شیخ کی طرح گستاخی نہ کر بیٹھیں یا پھر اپنے بیانات میں نہ کہیں کہ میں جب چھوٹا تھا تو بیس بیس فٹ چھلانگ لگایا

کرتا تھا۔ تیسری بات یہ کہ عقلی طور یہ بات مشاھدہ سے ثابت ہے کہ جو زیادہ بولتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں رکھتا، لوگ اس کو باتونی (زیادہ اور فضول بولنے والا) کہتے ہیں لیکن ان مماتیوں کے منہ کی بواسیر ہے کہ ہر جگہ اختلافی موضوعات کو چھیڑنا اکابرین علماء دیوبند کے خلاف بکواسات کرنا، دوسروں کو بھی اس بات کی دعوت دینا۔ فیا اسفیٰ۔

اسی طرح ایک جگہ اہل تصوف کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا:

"یہ جو آپ کے پیروں نے کام شروع کیا ہے، اِدھر اللہ اللہ اُدھر اللہ اللہ، لائٹ بند، ادھر لائٹ بند، اب شروع ہوتا ہے جناب ذکر بالجہر، ذکر بالانف، ایک اور ذکر ہے وہ اسٹیج پر یہاں بیان نہیں کر سکتا، بہرحال وہ بھی انہوں نے شروع کر دیا، یہ باء کے ساتھ بہت مجرور لگے ہوئے ہیں"۔[1]

اور آگے پھر گستاخی کرتے ہوئے یوں فرمایا:

"اب اگر عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ علیہ ترنول آجائے یا فتح جنگ آجائے اور ان بے ایمانوں نے مخصوص ذکر شروع کیا، اگر عبد اللہ ابن مسعود آتے تو خدا کی قسم ان کو (پیر عزیز الرحمن اور پیر ذوالفقار نقشبندی) کو الو بنا دیتے، اے بندر کے بچے! پوری نبی کی شریعت کا نقشہ بدل دیا، عقیدے بدلے، ذکر بدلے، درود بدلے، ہیئت بدلی اور اس کا نام

[1] بیان جمعہ

تصوف رکھا، اس کا نام پیر طریقت رکھا، یہ پیر طریقت نہیں خنزیریت ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا"۔ [1]

اسی طرح ایک اور بیان میں تبلیغی حضرات پر ٹوٹ پڑے، جب عالمی سازش کی بنا پر دعوت تبلیغ پر سعودیہ میں پابندی لگادی گئی تو اس کے بارے میں علامہ صاحب نے جو لہجہ استعمال کیا وہ قابل غور ہے، کہا:

"سعودی عرب کے اس اقدام کو میں سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے ان پر پابندی لگادی اس لئے کہ یہ خالصتاً ایک دجالی فتنہ کا ترجمان فرقہ ہے اور دجالی مشن پر کام کرنے ولا فرقہ ہے، اب وہ کس رنگ میں آئے مسلمانوں میں کہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ان مقدس بھیڑوں کو نہ چھیڑا جائے، ایسے کوئی مقدس بھیڑیں ہیں کہ ان کی باتیں نہ کی جائیں، اللہ کے فضل سے اشاعت التوحید والسنۃ نے (اشاعت التوہین والفتنۃ) سب سے پہلے عوام میں اس کی آواز بلند کی تھی کہ یہ دجالی گروہ ہے اور قرآن وسنت کے مدمقابل ایک گروہ ہے، جن کا مقصد قرآن سے دور کرنا، اقامت توحید سے دور کرنا، توحید خالص سے دور کرنا، علماء ربانیین سے دور کرنا، جہاد سے دور کرنا، کعبۃ اللہ سے دور کرنا، جتنے مشن اسرائیل کے ہیں، دجال کے ہیں، وہ سب کے سب علی وجہ الاتم ان کو مسلمانوں میں پھیلانے کے لئے وہاں اور یجنل یہودی لانے کی ضرورت نہیں، یہ ان کے مشن کے پورے پاسبان ہیں، اس پر بہت سے لوگوں کو غصہ آتا تھا کہ یار یہ تو بھیڑوں کو

---

[1] بیان

بھی چھوڑتا نہیں ہے، یہ لوگ تو کسی کو کچھ کہتے بھی نہیں، وہ لوگ تو کہتے ہیں دوستو، بزرگو! اللہ خالق ہے، اللہ مالک ہے، اللہ رازق ہے، اللہ نے آسمانوں کو بنایا، زمین بنائی، یہ توحید نہیں تو توحید کیا ہوتی ہے؟ نہیں ہے یہ توحید، یہ توحید تو ابو جہل والی ہے، اتنی تو ابو جہل بھی مانتا تھا، مشرکین عرب مانتے تھے۔ آج الحمد اللہ اس کی تصدیق ہو گئی، پورے سعودی عرب میں حکومتی طور پر اس دجالی گروہ پر پابندی لگ گئی، سعودیہ کے اس اقدام کو ہم سلام پیش کرتے ہیں اور یہ اس بنیاد پر لگائی کہ یہ اہل بدعت کا فرقہ ہے، یہ بدعتی ہیں، ہم بالکل تائید کرتے ہیں، یہ صرف بدعتی بھی نہیں، یہ شرک کے مریض بھی ہیں، ان کے اندر شرکیات بھی ہیں، ان کا کوئی رائیونڈی وہاں ہو تو اس کو پکڑا جائے، ہمارا مطالبہ یہی ہے کیونکہ پابندی لگ چکی ہے تو اس کی سزا جو ہونی چاہئے وہی ہونی چاہئے جو بدعتیوں کی ہوتی ہے، جو مشرکین کی ہوتی ہے، اب بے چارے سعودی عرب حکومت کو گالیاں دے رہے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ تو کسی کو گالیاں نہیں دیتے، اب کہتے ہیں بڑے ظالم ہیں اور کچھ مولوی مولوٹے (شائد یہ ان کی نئی کاوش اور اردو میں نئی تحقیق ہو کہ یہ مولوی کی تصغیر کے لئے مولوٹے استعمال کی ہے) شروع ہوئے کہ تبلیغ تو انبیاء کا طریقہ کار ہے، میں نے کہا کہ انبیاء نے کون سی تبلیغ کی؟ وہ تبلیغ جو انبیاء نے کی، یہ تو انبیاء کی تبلیغ پر ایسے پردے ڈالنے والے ہیں تلبیس کے، کہا کہ انبیاء نے اور قرآن نے کہا بلغ، میں نے کہا کہ آگے پڑھیں بلغ ماانزل الیک، انبیاء نے تبلیغ کی خالص توحید کی اور انبیاء کی تبلیغ اس سے شروع نہیں ہوتی کہ اللہ خالق ہے اللہ مالک ہے اللہ رازق ہے، انبیاء کے مخاطبین قرآن نے خود بتایا، ہر پیغمبر نے دعوت دی وما ارسلنا من قبلک من رسول الانوحی الیہ انہ لاالٰہ الا انا

فاعبدون، لوگو میرے سوا پکار سننے والا کوئی نہیں، میرے سوا حاجتیں پوری کرنے والا کوئی نہیں، مشکل حل کرنے والا کوئی نہیں، یہ انبیاء کرام کی دعوت تھی کہ اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں، کوئی مشکل کشا نہیں، امام الانبیاء پکارنے والا نہیں، باقی انبیاء پکارنے اور سننے والے نہیں، کائنات میں پکار سننے والا مافوق الاسباب یہ خاصہ صرف اللہ کا ہے، مافوق الاسباب کوئی نہیں، یہ بیان کرو، اور تبلیغ کیا ہوتی ہے؟ تبلیغ ہوتی ہے قرآن مقدس کی، تم قرآن کا درس بند کر آئے، ادھر قرآن کا درس ہے اور سامنے وہ اپنی تورات لے کر بیٹھے ہیں، اپنا نصاب، اپنا نصاب اس کو لے کر بیٹھے اور ایسے چمٹے ہیں جیسے گڑ پر مکھیاں چمٹی ہوئی ہیں، اور سب کو اس کی دعوت کی جاتی ہے، کیا پیغمبر نے جو 23 سال تبلیغ کی وہ یہی تبلیغ تھی؟"۔[1]

تبصرہ:

محترم قارئین! آپ حضرات کو بخوبی معلوم ہونا چاہئے کہ پوری زمین پر دعوت تبلیغ والے وہ لوگ ہیں جن کا کھانا بھی اپنا، پینا بھی اپنا، خرچ اپنا، ٹائم اپنا، لیکن میرے اور آپ کے گھر پر آکر اللہ کی وحدانیت سکھا رہے ہیں، کیا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راتوں رات ابو جہل اور اس کی پوری کابینہ کے پاس نہیں جاتے تھے؟ کیا یہ وہی دعوت نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مکہ کو دی کہ یا ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا، کہ اے لوگو! آپ کلمہ پڑھو، کامیاب ہو جاوگے۔ کیا ہمارے تبلیغ والے یہی نہیں کہتے؟ کہ بھائی آپ ہمارے ساتھ جائیں چلہ لگائیں، عشرہ لگائیں، چار مہینے لگائیں، آپ کی نماز درست ہو جائے گی، قرآن سیکھیں

[1] عام بیان کے دوران

اور اتنا علم سیکھیں جس میں چوبیس گھنٹے کی زندگی شریعت کے مطابق گزر جائے ہیں۔ اور ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ ایک بندہ کو اتنا بھی معلوم نہ ہو کہ فجر کی کتنی رکعات ہیں؟ ظہر کی کتنی؟ مغرب کی کتنی؟ نہ ان کو قرآن پڑھنا آتا ہے اور نہ یہ علامہ صاحب کی طرح بن سکتا ہے کہ چالیس دن کا شیخ القرآن بنے اور پھر ترجمہ کے بجائے اکابرین، مبلغین اور صوفیاء کرام کو ننگی گالیاں دے یا ان پر تبرا بازی کرے اور جو بھی دیکھے بھائی آپ نے چلہ لگایا نہیں بس آپ مشرک ہو گئے، کیوں بھائی! آپ نے چلہ نہیں لگایا؟ تو اصل بات یہ ہے کہ یہ دعوت و تبلیغ کا کام عوام کے لئے مدرسہ کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے کہ علماء کرام کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ ان کو نماز پڑھانے کے ساتھ ساتھ ان اہم مسائل بھی سکھائیں بلکہ ان کے پاس مدرسہ کے اسباق بھی ہیں اور عوامی مسائل بھی، اس وجہ سے اکابرین نے ان کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جو علامہ صاحب سے برداشت نہیں ہوتا، اس لئے کہ یہ لوگ نہ ان کو مانتے ہیں اور نہ مسئلہ پوچھنے کے لئے ان کے پاس جاتے ہیں، جس پر ان کو غصہ آجائے، گالیوں کے ساتھ ساتھ ان پر شرک کے خشک فتوے بھی جھاڑ دیتے ہیں۔

دوسری بات اس نے یہ کہی کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کو رازق ابوجہل نے بھی مانا، اللہ کو مالک ابوجہل نے بھی مانا، اللہ کو خالق ابوجہل نے بھی مانا، علامہ صاحب کی یہ بات سو فیصد غلط ہے کیونکہ ابوجہل اللہ کو اگر رازق اور خالق اور مالک مانتا تو وہ یکتا بھی مانتا، ابوجہل کا عقیدہ اور ہے اور دعوت و تبلیغ والوں کا عقیدہ اور ہے جیسے توحید کے دعویدار علماء دیوبند بھی تھے اور اشاعت التوحید والسنۃ بھی لیکن دونوں کی توحید میں فرق ہے، اس لئے کہ اکابرین علماء دیوبند کی توحید

ہندوستان کی سرزمین پر اللہ کے احکامات کو نافذ کرنا تھی جبکہ علامہ صاحب کی توحید اکابرین علماء دیوبند، دعوت و تبلیغ اور صوفیاء کرام کو ننگی گالیاں دینا ہے، دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے تحت کہتے ہیں:

"رائیونڈیوں نے اسی آیت سے دعوت و تبلیغ پر استدلال کر کے تحریف قرآن کیا لیکن بد قسمتی سے ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اگر یہ صحابہ کرام کے بارے میں جم غفیر نے لیا تو العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد یہ لوگ کہتے ہیں، لیکن میرے نزدیک یہ یہاں نہیں چلے گا" اور پھر علامہ صاحب اپنی طرف سے دلیل بنا کر کہا "یہاں ضمائر میں عموم نہیں لہٰذا عموم اللفظ مراد نہیں ہو گا" اور آخر میں کہا "جو رائیونڈ کا دین ہے وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے وہم اور گمان میں بھی نہیں تھا، صحابہ کرام کی دعوت تھی قرآن اور قتال، پیغمبر کا نصاب بلغ ماانزل الله الیک اور قرآن کی تبلیغ تھی، باقی ہمار جتنا آپریشن حق ہے کرتے رہیں گے تا کہ کینسر بڑھ نہ جائے" (نعوذ باللہ) اور پھر مزید کہا کہ "صحابہ کرام کا دین اور رائیونڈ کا دین اللہ کی قسم متضاد ہیں، رائیونڈ والا دین کچھ اور صحابہ کا دین کچھ اور، رائیونڈ کا نصاب اور صحابہ کرام کا نصاب الگ الگ ہیں، رائیونڈ کی تبلیغ اور، صحابہ کرام کی تبلیغ اور، اس لئے فرماتے ہیں کہ تامرون امر کرتے ہیں یعنی مسجد میں دین کی بات ہوتی ہے، تشریف رکھیں یہ امر ہے، امر یہ ہے کہ واہ بے ایمانا: سیدھا ہو جا، یہ امر ہے، اور آگے منتیں کرنا یہ امر نہیں بابا، امر کا معنی ہے کہ ہاتھ میں ڈنڈا ہو اور یضربون وجوھھم وادبارھم، یہ انہوں نے یہ امر کی بھی بے عزتی کی ہے اور ایک صحابہ کرام کی جگہ رائیونڈر کھ دی، بڑی زیادتی

ہے، ادھر میں قریب مرکز گیا، ایک بزرگ بیٹھا ہوا تھا، باتیں عجیب عجیب کر رہا تھا کہ ادھر ایک بزرگ آیا نماز پڑھی اور کہا کہ یہاں سے صحابہ کرام والی خوشبو آرہی تھی (سب شاگردوں نے استہزاء اللہ اللہ کی آوازیں بلند کیں) خدا کے لئے کنتم خیر امۃ والی آیت ان سے بچاؤ، آگے امر بالمعروف اس وقت ہوگی جب اقامت توحید ہو، اور ان کی تبلیغ میں اقامت توحید کا تصور ہی نہیں ہے"۔[1]

اسی طرح ایک بیان میں شیخ الاسلام مفتی اعظم پاکستان چیف جسٹس علامہ مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ کی گستاخی کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

"کل میں نے کراچی کے ایک مفتی کا کلپ سنا میں حیران ہو گیا، جس کو لوگ شیخ الاسلام بولتے ہیں، کوئی بڑا متقی اور تقی کہتا ہے اور بڑے مفتی صاحب ہیں اور سب اس کی تعریفیں کرتے ہیں، وہ مفتی صاحب منبر پر بیٹھ کر جھوٹ بول رہا تھا، شیخ الاسلام صاحب اور وہ بھی جھوٹ! کہ فلاں بزرگ نبی کریم ﷺ کی قبر پر گیا اور اس سے کہا" میں جب دور تھا تو اپنی روح بھیجا کرتا تھا سلام کے لئے، اب آپ کے روضہ پر جسم کے ساتھ حاضر ہوا، لہٰذا مہربانی فرما کر ہاتھ نکالیں تاکہ میں مصافحہ کرلوں، تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک باہر نکالا تو اس بزرگ نے مصافحہ کیا، ہزاروں آدمیوں نے دیکھا، تو انتہائی ادب کے ساتھ کراچی کے مفتیوں سے میرا سوال ہے کہ اس واقعہ کی صحیح سند پیش کرو، تمہیں شرم آنی چاہئے شیخ الاسلام اور حضرت اقدس

---

[1] جمعہ کے بیان

کہلاتے ہوئے ، منبر پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہو اور جھوٹ بھی ایسا کہ کس حدیث میں یہ واقعہ آیا؟ کہا کہ "موّر خین لکھتے ہیں" کون سا جھوٹ جو موّر خین نے نہیں لکھا۔

اور مفتی تقی عثمانی کی خدمت میں بھی یہ گزاش ہے کہ آپ اتنے بڑے مفتی ہو کر جھوٹ بولتے ہوئے خدا سے نہیں ڈرے، تجھے اپنی آخرت کی فکر نہیں، ایسے جھوٹ خرافات بکتے ہو کہ تیرے ان جھوٹوں سے عام لوگ جن کی مثال مثلہ کمثل الکلب ہے وہ جھوٹ بولتے ہیں، بہر حال ان کے جھوٹ کی کوئی حیثیت نہیں لیکن لوگ تمہیں جسٹس بھی کہتے ہیں اور کراچی کے لوگ تمہیں شیخ الاسلام بھی بولتے ہیں، حضرت اقدس بھی کہتے ہیں اور تم منبر رسول ﷺ م پر یہ جھوٹ بول رہے ہو کہ آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک نکلا، کم از کم ہم تو طالب علم ہیں، فتاویٰ بلد الحرام اٹھاؤ (یہ غیر مقلدین کا فتاویٰ ہے) اس کو دیکھ، "فتاویٰ بلد الحرام" میں یہ سوال ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ گیا اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ روضہ اقدس سے نکالا، تو یہ کیسا واقعہ ہے؟ تو "فتاویٰ بلد الحرام" میں صاف لکھا ہے کہ یہ زندیقوں کی بات ہے، کوئی مسلمان یہ بات نہیں کر سکتا، ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اللہ مفتی تقی عثمانی کو رجوع کی توفیق دے، آپ کی ان تقریروں سے عوام الناس کا ستیاناس ہو گا، وہ گمراہ ہوں گے۔"

تبصرہ:

محترم قارئین! یہ احمد رفاعی کا مشہور واقعہ ہے جو اکثر علماء کرام نے معتبر کتابوں میں لکھا ہے لیکن یہاں وہ واقعہ نقل کرنا ہمارا مقصود نہیں بلکہ علامہ صاحب اور ان کی پوری جماعت

کی گستاخیاں آپ لوگوں کے گوش گزار کرنا مقصود ہے اور ان کی ان بکواسات کا جواب ہمارے اکثر اکابرین نے دیا ہے، عجوبہ یہ ہے کہ اتنے بڑے مفتی اور شیخ الاسلام کو یہ معلوم نہیں کہ یہ ایک شرکیہ اور بدعی عقیدہ ہے جس کو بر سر منبر بیان کرنا گناہ اور جرم عظیم ہے! اور یہ بھی عجیب ہے کہ کراچی شہر اس وقت علوم کا سمندر مانا جاتا ہے جبکہ وہاں کسی بھی عالم، شیخ الحدیث، مفتی، شیخ القرآن وغیرہ نے شیخ الاسلام کی کسی بھی قسم کی تردید نہیں کی اور نہ ہی کسی اور مدرسہ کے مفتی، شیخ الحدیث، شیخ القرآن نے کسی قسم کی کوئی تردید اور اس کے خلاف کوئی آواز اٹھائی، کیسا شرک اور بدعت ہے کہ جس پر پوری دنیا خاموش ہے؟ کسی نے بھی مخالفت نہیں کی؟

تو معلوم ہوا کہ علامہ صاحب کی تحقیق دوآنہ کی بھی نہیں، علامہ صاحب کی تحقیق اگر ہے تو اپنا خود ساختہ نظریہ ہے یا اپنے دماغ کا ایک فرضی خیال اور ہوا میں عمارت کھڑی کرنے کی طرح ہے، یا علامہ صاحب کی تحقیق غیر مقلدین کے فتاویٰ بلد الحرام پر مبنی ہے جو کہ غیر مسلّم اور غیر معتبر فتاویٰ ہے۔

شاعر نے کیا خوب کہا کہ

گلشن کی بربادی کے لئے ایک الو کافی تھا
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستان کیا ہوگا؟

مولانا خان بادشاہ کی "الصواعق المرسلۃ" میں گستاخیاں

جس طرح ان کی اور ان کے بڑوں کی گستاخیاں ذکر ہوئیں، اسی طرح مولانا خان بادشاہ کی بھی بہت سی گستاخیاں ہیں، اب ہم ان شاء اللہ آگے اشاعت التوحید والسنۃ کی اس ذمہ دار شخصیت کی گستاخیاں اور بے ادبیاں ذکر کریں گے اور یہ گستاخیاں انہوں نے "الصواعق المرسلہ "میں کی ہیں، واضح رہے کہ کوئی اشاعت التوحید والسنۃ سے تعلق رکھنے والا ہو اور گستاخ نہ ہو، یہ میرے خیال میں ناممکن ہے۔

اب ہم مولانا خان بادشاہ کی کچھ گستاخیاں قارئین کرام کے گوش گزار کرتے ہیں، باقی فیصلہ آپ لوگوں پر چھوڑتے ہیں کہ کیا ایسے لوگ توحید کے ٹھیکے دار ہو سکتے ہیں؟

مولانا خان بادشاہ نے اپنی کتاب "تنقید غویٰ صفحہ گیارہ" میں شیخ ابوالخیر کا واقعہ فضائل حج سے نقل کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ خواب میں آپ ﷺ نے مجھے روٹی مرحمت فرمائی، میں نے آدھی کھائی اور جب میری آنکھ کھلی تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی، کہا کہ "سردار جی (ایک دیوبندی عالم کو مخاطب کیا) کیا یہ خرافات اور واہیات نہیں؟"۔[1]

تبصرہ:

مولانا کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا میں جب بھی کسی انسان کے ساتھ کوئی خارق عادت واقعہ پیش آجائے تو یہ انسان دو حالتوں سے خالی نہیں ہوگا، یا وہ نبی ہوگا اور یا ولی ہوگا،

---

[1] الصواعق المرسلہ ص 11۔

پہلے کے حق میں یہ معجزہ شمار ہو گا جو کہ اللہ کی طرف ہو تا ہے لیکن اس کا صدور نبی کے ہاتھ پر ہو تا ہے جبکہ ولی کے حق میں یہ کرامت تصور کی جائے گی۔ اب آئیں اس واقعہ کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں کہ یہ کس کے حق میں پیش آیا؟ یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ شیخ ابوالخیر ایک نیک ولی اللہ گزرے ہیں، ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا جن کے حق میں یہ کرامت ہی شما رہو تا ہے، یہ خرافات نہیں! اور کراماتِ اولیاء تو حق ہیں جیسا کہ عقیدہ کی مشہور کتاب "بدء الامالی" میں اس پر مکمل ایک باب قائم کیا گیا کہ کرامات الولی بدار دنیا۔ لها کون فهم اهل النوالی، تو کرامات کے بر حق ہونے میں کسی کا کوئی میں اختلاف نہیں البتہ اس کا انکار ہمیشہ قدیم اور جدید معتزلہ (اشاعت التوحید) نے کیا، بلکہ اس کو ایک قسم کا استہزاء بنایا اور ہم یہ بات پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ کرامت خلاف مستمرہ عادت کے وقوع ہی کو کہا جاتا ہے اور اس سے زیادہ خلاف عادت واقعہ کا ثبوت اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف میں موجود ہے۔

چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الصحیح البخاری میں اس کے ثبوت پر بہت اسی حادیث پیش کیں، فرماتے ہیں:

عن عبد الله بن سلام قال رأيت كأني في روضة ووسط الروضة عمود في أعلى العمود عروة فقيل لي ارقه قلت لا أستطيع فأتاني وصيف فرفع ثيابي فرقيت فاستمسكت بالعروة فانتبهت و أنا مستمسك بها فقصصتها على النبي فقال تلك الروضة روضة الإسلام و ذلك العمود عمود الإسلام و تلك العروة عروة الوثقى لا تزال مستمسكا

بالإسلام (مستمسکا بها) حتی تموت." [1]
ترجمہ: عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغیچہ کے وسط میں ایک ستون پر چڑھ گیا، ستون کے سرے میں ایک کھڑی تھی، اس کو پکڑ لیا، پھر میں خواب سے بیدار ہوا، اس حال میں کہ میں نے اس کو پکڑا ہوا تھا اور پھر یہ خواب میں نے حضور ﷺ سے بیان کیا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ نے العروۃ الوثقی پکڑا، آپ وفات تک اسلام پر رہیں گے۔

تبصرہ:

محترم قارئین کرام! آپ نے اس حدیث کو ملاحظہ فرمایا، جناب رسول کریم ﷺ نے ان کو یہ نہیں فرمایا کہ یہ خرافات ہیں، حالانکہ شیخ الحدیث کے واقعہ سے عقلاً یہ زیادہ بعید ہے، تو ان کا یہ کہنا کہ شیخ ابو الخیر کا واقعہ خرافات ہیں، یہ قطعاً درست نہیں ہے بلکہ خان بادشاہ کا کلام خرافات میں سے ہے۔

خان بادشاہ بن شاندی گل کی زہر افشانیاں ترتیب وار ملاحظہ فرمایئے:

(1) شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"بعض جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھی تھیں اور یہ تمام کلمات کفریہ ہیں-------- زکریاؒ صاحب نے کافی واقعات لکھے ہیں جو کہ تمام خرافات وشرکیات ہیں جس سے رجوع کرنا چاہئے تاکہ ان کے تابع لوگ گمراہ نہ ہو جائیں ورنہ مبلغ (زکریا) رب العالمین کو قیامت میں کیا جواب دے گا؟ اس مبلغ ومؤلف فضائل حج کے لئے

---

[1] الصحیح البخاری 79

مناسب ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی کتابوں کا مطالعہ کرے تا کہ مذموم اور مخذول نہ ہو جائے"۔[1]

تبصرہ:

آپ کو بخوبی یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ آج دعوت و تبلیغ کی برکت سے معاشرے میں امن وامان قائم ہے اور معاشرے میں ہر قسم کی اصلاح کرنے کی کوشش ان دو اکابر مولانا الیاسؒ اور شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ نے ہی کی تھی، آپ اگر تاریخ اٹھائیں تو آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ انہوں نے اصلاح نفس کی خاطر جتنی قربانیاں دیں اور معاشرے میں دعوت و تبلیغ کا کام عام کیا تو میرے خیال کے مطابق آج کے دور کی ایک پوری جماعت بھی اتنا بڑا کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتی، آج اگر زمانہ کے عیاش، بداخلاق، بدکردار انسان سے ایک اچھا انسان بنا تو یہ ان لوگوں کی قربانیاں تھیں، غرض اشاعت التوحید والسنۃ والوں کو اعتراض اس پر ہے کہ انہوں نے جو ہدایت کا راستہ اختیار کیا، یہ انہوں نے کیوں اختیار کیا؟ شائد ان کا مقصد یہ ہے کہ پوری امت ہماری طرح گمراہی ہی میں ڈوبی رہے۔ فیا اسفیٰ!

اسی طرح حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید، عظیم محدث، فقیہ العصر، ختم نبوت کے عظیم مجاہد، حضرت مولانا یوسف بنوریؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"جو کچھ علامہ بنوریؒ نے لکھا، اس نے بریلویوں سے بھی اوپر پرواز کی کیوں کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کو حاضر وناظر سمجھتے ہیں اور اس بنوری نے اولیاء اللہ کو بھی حاضر وناظر کی صفت

[1] الصواعق المرسلہ بحوالہ عادلانہ دفاع ص 57

سے موصوف کیا، کیا یہ اسلام ہے؟"

اسی طرح ایک جگہ مفتی اعظم مولانا مفتی رشید احمدؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ہلاکت ہو ہلاکت ہو، احسن الفتاویٰ کے مصنف پر جو اپنی جہالت سے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور حج اور زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں اور یہ بات دیکھ کر کتنے لوگ گمراہ ہوں گے؟ اور یہ رذیل فرقہ کو پتہ بھی نہیں---الخ"۔[2]

اور چند سطر آگے لکھتے ہیں:

"میں کہتا ہوں کہ رشید احمدؒ نے کس طرح قرآن پر افترا کیا کہ اس کا قبر میں زندہ ہونا نص سے ثابت ہے"۔[3]

اسی طرح محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی فریدؒ صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"مفتی فریدؒ دیوبندی نہیں بلکہ حقیقت میں بریلوی ہے اور یہ قرآن مجید کی نصوص اور احادیث صحیح سے منکر ہے اور یہ غبی اور جاہل ہے اور دین کی کتابوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور اسماء الرجال کی کتابوں سے محروم ہے اور یہ احادیث پڑھانے کے اور فتویٰ دینے کے قابل نہیں ہے---الخ"۔[4]

---

[1] الارشاد المفید بحوالہ عادلانہ دفاع ص57

[2] فتوی الخطیب بحوالہ عادلانہ دفاع ص58

[3] الارشاد المفید بحوالہ عادلانہ دفاع 58

[4] المسامیر النادریہ بحوالہ عادلانہ دفاع ص58

اسی طرح ایک جگہ عظیم محدث، ولی کامل، استاذالاساتذہ، صدر وفاق المدارس حضرت مولانا شیخ الحدیث سلیم اللہ خان ؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"مولوی سلیم اللہ نے جو کہا ہے یہ باطل اور مردود ہے، اس کا تعلق نہ کتاب اللہ سے ہے نہ سنت رسول ﷺ سے، اگرچہ اس نے اپنے آپ کو شیخ الحدیث کہا بلکہ اس کا عقیدہ باطل اور مردود ہے"۔[1]

اسی طرح شیخ الحدیث والتفسیر بقیہ السلف حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب ؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"بعض گمراہ (سرفراز) کی یہ کتاب تسکین الصدور موضوعات اور خرفات سے بھری ہوئی ہے، یہ کتاب تشویش الصدور ہے اور یہ کتاب ضعاف اور اکاذیب کے ساتھ ساتھ تحریف پر مشتمل ہے اور سرفراز نے اس کتاب میں باطل اور جھوٹ، مخترع اشیاع جمع کی ہیں کیونکہ اس میں حیات النبی ﷺ وسماع النبی ﷺ وتوسل بالنبی ﷺ کے مسائل ہیں اور جو اس کتاب کے مقرظین ہیں انہوں نے سرفراز کے جھوٹ وباطل پر اعتماد کیا ہے "بندہ کہتا ہے کہ یہ کتاب جم غفیر علماء کرام کے مشورہ پر لکھی گئی ہے، پھر دو نامور محدثین مولانا محمد یوسف بنوری ؒ کراچی اور مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک کو سنائی گئی، اس کے بعد معرض وجود میں آئی ہے"۔[2]

پھر خان بادشاہ دیوبندی حیاتی فرقہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

---

[1] الارشاد المفید بحوالہ عادلانہ دفاع ص 58

[2] الصواعق المرسلہ بحوالہ عادلانہ دفاع ص 59

" قائلین حیات جسمانی میں سے ایک فرد بھی ہمارے رفقائے اشاعت التوحید والسنۃ کے ایک فرد کے ساتھ مناظرہ نہیں کر سکتا"۔[1]

تبصرہ:

محترم قارئین! آپ نے مولوی خان بادشاہ بن شاندی گل کا لہجہ سنا، اس نے وقت کی دو بزرگ ہستیوں امام المحدثین، فخر المحدثین استاذ الاساتذہ، سابق صدر وفاق المدارس العربیۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا شیخ سلیم اللہ نور اللہ مرقدہ اور محدث کبیرہ، فقیہ العصر، عارف باللہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی فرید رحمہ اللہ کی شان میں کیسا لہجہ استعمال کیا؟ یقیناً یہ پوری امت مسلمہ کی وہ مشفق ہستیاں ہیں کہ جب بھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا تو ان اکابرین نے ڈٹ کر مقابلہ کیا، مماتیوں کی مخالفت اکابرین نے ان کے غلط عقائد و نظریات کو مسترد کرتے ہوئے کی اور ان کے خلاف فتوے دیئے، اب ان مماتیوں کے پاس اس کے علاوہ اور کچھ ہے نہیں کہ یہ زہر افشانی کر کے علماء کرام کو برا بھلا کہیں۔ دراصل یہ ان کا تعصب، ضد اور عناد ہے کیونکہ "مکتوب سلیم" میں شیخ سلیم اللہ خانؒ نے ان کے عقائد پر کاری ضربیں لگائی ہیں، شیخ سلیم اللہ صاحبؒ نے تو یہاں تک کیا کہ عین وفاق المدارس کے سالانہ امتحان کے دوران ان کے پرچے کینسل کر دیئے، ان کی وفاق سے رکنیت منسوخ کر دی، اسی وجہ سے ان پر غصہ ہے۔

اسی طرح جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث والقرآن مولانا حمد اللہ جان ڈاگئیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

---

[1] ایضاً ص 59

"یہ مشرک، غبی، رئیس الجہلاء اور ابوجہل سے زیادہ جاہل ہے"۔[1] (بحوالہ سہ ماہی "الفرید" ذی القعدہ تا محرم 26/1425ھ)

تبصرہ:

محترم قارئین! میں اس پر زیادہ تبصرہ نہیں کرنا چاہتا لیکن کسی عام مسلمان کو مشرک کہنا، یا ابوجہل سے زیادہ غبی کہنا، رئیس الجہلاء کہنا یا ان جیسے القابات کہنا کہاں کی توحید ہے؟ کیا ہمارے اکابرین کا آپس میں کسی مسئلہ پر اختلاف نہیں ہوا؟ کیا ان کے اختلاف کا دارومدار اس پر تھا کہ ایک دوسرے کو مشرک اور کافر کہتے؟ ایک دوسرے کو ابوجہل جیسے القابات سے نوازتے؟ کیا کسی مسئلہ پر اختلاف ہونے کے بعد اس کا حل یہی ہے کہ ان پر مشرک اور غبی کے فتوے داغے جائیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

---

[1] سہ ماہی الفرید ذی قعدہ تا محرم 26/1425ھ بحوالہ عادلانہ دفاع 59

مولانا عبد الوکیل کی "تحفۃ الاشاعت" میں اکابرین کی گستاخیاں

محترم قارئین کرام! جس طرح ان کے دیگر علماء کرام کی گستاخیاں آپ نے ملاحظہ فرمائیں، اسی طرح ان کے ایک اور عالم مولوی عبد الوکیل نے جو زہر افشانی کی وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، اب ہم یہاں مولوی عبد الوکیل کی کچھ گستاخیاں نقل کرتے ہیں جو کہ اکثر شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی ؒ اور تبلیغی حضرات کے بارے میں ہیں:

مولانا عبد الوکیل ایک جگہ "اعتراض" کا عنوان لگا کر اپنی تصنیف "تحفۃ الاشاعت فی اصول التبلیغ والدعوت" میں لکھتے ہیں: "فضائل اعمال، فضائل حج اور فضائل صدقات وغیرہ میں ایسی باتیں ہیں جو کہ صریح شرک ہیں مثلاً غیر اللہ کے لئے علم غیب کو ثابت کرنا۔"

چنانچہ فضائل حج سے ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ثبوت علم الغیب لغیر اللہ خصوصاًلامراۃ عجوزۃ۔ [1].

اور اس واقعہ کو نقل کر کے غلط استدلال کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

یفهم منها ان العجوزة تعلم الغیب و هی عالمۃ مافی الصدور.

مزید لکھتے ہیں: کیف یثبتون الکشف للعلماء والاولیاء وهل هو الاثبات علم الغیر تعالی ویسمونہ فقط[2].

---

[1] تحفۃ الاشاعت فی اصول التبلیغ والدعوت ص 291

[2] ایضاً ص297

ترجمہ: کیسے ثابت کرتے ہیں کشف علماء اور اولیاء اللہ کے لئے؟ یہ نہیں ہے مگر علم الغیب کو ثابت کرنا ہے غیر اللہ کے لئے اور وہ اس کو نام دیتے ہیں علم غیب کے علاوہ یعنی کشف۔

تبصرہ:

مولوی عبدالوکیل نے یہاں پر اکابرین کی عبارت میں اپنی طرف سے تشریح لگا کر اس کو مشکوک بنانے کی کوشش کی لیکن ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ کے قبیل سے ہے اور دوسری بات یہ کہ مولوی صاحب کی ناقص عقل پر جتنا بھی رویا جائے کم ہے اس لئے کہ مولوی صاحب نے کشف کو علم غیب قرار دیا ہے حالانکہ یہ عقیدہ اہل بدعت بریلوی علماء کا ہے، اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کے نزدیک کشف اور علم غیب دونوں الگ ہیں۔

اسی طرح ایک جگہ مولوی عبدالوکیل نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حضرت شیخ الحدیث پر ہندوؤں، بت پرستوں، اہل یہود اور عیسائیوں میں سے ہونے کا فتویٰ لگایا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"ویقول کبیرهم فی حق وحدة الوجود " یعنی تبلیغیوں کا بڑا عالم وحدت الوجود (تصوف کا ایک ذوقی مسئلہ ہے نہ کہ عقیدے کا) کے متعلق کہتا ہے ایک تو وہ مکتوب گرامی جو قطب الارشاد شیخ المشائخ حضرت گنگوہیؒ صاحب اعلی اللہ مراتبہ کی خدمت میں لکھا گیا جو مکاتیب رشیدیہ میں طبع ہو چکا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"پس زیادہ عرض کرنا گستاخی اور شوخ چشمی ہے یااللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا، میں جھوٹا ہوں، کچھ نہیں ہوں، تیرا ہی ظل (سایہ) ہے، تیرا ہی وجود ہے، میں کیا ہوں؟ وہ جو میں ہوں تو ہے، اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے"۔[1]

قارئین کرام! یہ ہے وہ عبارت حضرت گنگوہیؒ کی جس کو حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فضائل صدقات میں نقل کیا ہے جس پر مولوی عبدالوکیل گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

انااللہ و انا الیہ راجعون یاایھا الاخوان فاستمعوا الٰی ھذہ الھفوات والخرافات ماالفرق بین اھل التناسخ والثنویۃ وھل ھذا الادین النصاری والیھود.[2]

ترجمہ: اے بھائیوں ان بکواس اور خرافات کو سنو! ان لوگوں (تبلیغی) اور اہل تناسخ یعنی ہندوؤں اور بت پرستوں میں کیا فرق ہے؟ کیا یہ دین جو یہ لوگ پیش کر رہے یعنی رشید احمد گنگوہیؒ اور حضرت شیخ الحدیثؒ یہود اور عیسائیوں کا دین نہیں ہے؟

تبصرہ:

قارئین کرام! دیکھئے مولوی صاحب نے اپنی جہالت اور علماء دیوبند کیساتھ عداوت کا ثبوت دیتے ہوئے کتنا بڑا فتویٰ داغا ہے اور اکابرین کی تعلیمات کو تعلیم یہود اور عیسائی قرار دیا ہے، نیز اکابرین کو العیاذ باللہ ہندوؤں، عیسائیوں، یہود اور بت پرستوں کے ساتھ ملایا ہے

---

[1] ایضاً ص305

[2] تحفۃ الاشاعت فی اصول التبلیغ والدعوت ص300

حالانکہ یہی رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے استاذ تھے اور مولانا حسین علیؒ مولانا طاہرؒ کے استاذ تھے، جب ان کے شیخ کی تعلیم شرکیہ ہے تو پھر شاگرد پر کیا اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ یہ خنجر مولوی صاحب تبلیغ والوں پر نہیں بلکہ خود اپنے بڑوں پر چلا رہے ہیں۔

شاعر نے کیا خوب کہا کہ ؎

تمہاری تہذیب آپ اپنے ہاتھوں خودکشی کرے گی
شاخ نازک پہ جو بنے گا آشیانہ وہ ناپائیدار ہوگا

تحقیقی جواب:

تحقیقی جواب سے پہلے اتنا ضرور سمجھنا چاہئے کہ یہ لوگ علم، تقوی وورع، عجز کے پہاڑ تھے اور ان کی اس طرح کی عبارات کا صوابی کے ایک عام نلاں، ملاٹے کی سمجھ میں آنا اتنا آسان نہیں، جس شیخ الحدیث کے پاک وہند میں ہزاروں کے شاگرد ہوں، ان کے عقائد تناخ کے ہوں تو صوابی میں اللہ کی کتاب کے سامنے دن رات جھوٹ بولنے والے، شرک اور کفر کے فتوے داغنے والے کا کیا کہنا۔۔۔! شاعر نے کیا خوب کہا کہ ؎

نہ جا مسجد نہ کر سجدے وضو کے توڑدے کوزے
شراب عشق پیتا جا یہی تیری عبادت ہے

محترم قارئین! اس عبارت میں "میں اور تو خود شرک در شرک ہے" کا مطلب صرف یہ ہے کہ یا اللہ یہ سب تیرا ہی کرم اور مہربانی ہے اور یہ سب تیری توفیق سے ہے، اگر میں اپنا ذاتی کمال سمجھوں تو یہ آپ کے ساتھ شریک ہونے کے برابر ہے، حالانکہ آپ کا کوئی شریک

نہیں، اس لئے میں کچھ نہیں ہوں میرا کوئی کمال نہیں ہے، لہٰذا اگر میں یہ کہوں کہ اے اللہ تعالیٰ! "میں اور تو" پھر یہ شرک در شرک ہے۔

مولوی صاحب نے جو یہ عبارت نقل کی ہے کیا ان کو اس میں یہ بات نظر نہیں آرہی ہے کہ یا اللہ معاف فرمانا میں کچھ نہیں ہوں؟ تیرا ظل ہی ظل ہے تیرا ہی وجود ہے، میں کیا ہوں کچھ نہیں ہوں، اس عبارت میں توصاف صراحت کے ساتھ حضرت نے اپنے وجود کی نفی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے وجود اور کمال کو ثابت کیا ہے لیکن یہ لوگ بغض اور عناد میں حد درجہ آگے نکل گئے، یہ عقل کے اندھے ہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا کہ ؎

عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

اسی طرح اس عبارت کو سمجھنے اور مزید وضاحت کے لئے حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی اپنی کتاب امداد السلوک میں تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، وہاں دیکھ لیجئے، یہاں مزید وضاحت کی گنجائش نہیں اور نہ ہمارا یہ موضوع ہے، بس ہمارا مقصد اشاعت والوں کی گستاخیاں اور گالی گلوچ جمع کرنا ہے، جس کو یہ لوگ توحید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور جگہ تحفۃ الاشاعت میں شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کے ایک واقعہ کو نقل کرنے کے سبب شیخ الحدیثؒ کی گستاخی کی، لکھتا ہے:

"اگر ان کشف اور کرامات کو درست مان لیا جائے تو پھر ولی کو برتری نبی کریم ﷺ پر ثابت ہوگی اور ظاہر ہے کہ ساری دنیا کے اولیاء مل کر بھی نبی کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے،

لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ تمام واقعات جو کشف اور کرامات کے ضمن میں حضرت شیخ الحدیث نے لکھے ہیں یہ سب جھوٹ اور باطل ہیں"۔[1]

تبصرہ:

شیخ الحدیثؒ نے جو واقعات فضائل اعمال اور فضائل حج وغیرہ میں نقل کئے، ان کو اس بناء پر جھوٹ کہنا کہ یہ ان اولیاء کے ساتھ کیسے پیش آسکتے ہیں؟ اگر ان کے ساتھ پیش آسکتے تو پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیوں پیش نہیں آئے؟ باوجود اس کے کہ جناب نبی کریم ﷺ کا درجہ ان سب سے افضل ہیں، لیکن ان کا یہ اعتراض کرنا اور اس کی وجہ سے شیخ الحدیث کو مطعون کرنا ان کے دماغی خلل کا بین ثبوت ہے، اس لئے کہ یہ کرامت ہے اور کرامت ولی کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ کسی ولی سے کرامت کے صادر ہونے سے انبیاء کرام کی فضیلت پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ یہ کہ ایک نبی یا ولی کو کوئی خاص معجزہ دیا جائے تو وہی معجزہ کسی دوسرے نبی کو نہ دیا جائے تو اس سے درجہ میں کوئی نقص یا کمی آجائے گی، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے **تلک الرسل فضلنا بعضهم على بعض** جس کا مطلب یہی ہے، اب اس پر کچھ دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

دیکھیں حضرت مریم بی بی ولیہ ہیں نبی نہیں، اللہ رب العزت کی طرف سے اس کو بے موسم پھل مل رہے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام اللہ کے نبی تھے لیکن باوجود نبی ہونے کے ان کو نہیں مل رہے تھے، اب حضرت کے فرمان کے مطابق یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ غیر نبی کو نبی

---

[1] تحفۃ الاشاعت فی اصول التبلیغ والدعوت ص300

پر فضیلت دی جائے؟ لیکن حضرت کے دماغ میں اعتزال کے جراثیم ہیں جس کی وجہ سے بے جا اعتراضات کرتے ہیں۔

اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن ان کے یہاں لڑکی بھی نہیں ہوئی اور بی بی مریم کو بغیر خاوند کے لڑکا عطا کیا گیا۔

اسی طرح حضرت سلمان علیہ السلام اللہ تعالی کے نبی ہیں لیکن بلقیس کا تخت منٹوں میں حاضر ہونا سلیمان علیہ السلام کے صحابی کی کرامت ہے۔

اسی طرح سیکڑوں واقعات ہیں، جو درجہ امتی کے لئے ثابت ہے وہ نبی کے لئے ثابت نہیں! جیسا کہ ابھی آپ نے اوپر ملاحظہ کیا، تخت کا منٹوں میں حاضر کرنا یہ حضرت سلمان علیہ السلام کے امتی آصف برخیا کا کارنامہ تھا۔

خلاصہ:

اس پوری تفصیل سے ثابت ہوا کہ رشید احمد گنگوہیؒ کا عقیدہ نہ اہل تناسخ کا تھا، نہ بدعتیوں اور مشرکوں کا بلکہ مولوی عبد الوکیل کے دماغ پر اعتزال کا بھوت سوار ہے جس کا لازمی نتیجہ گستاخی اور بے ادبی کی صورت میں نکلا ہے۔

اسی طرح کبھی کہتے ہیں کہ شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ کی کتب میں شرکیات وواہیات اور خرافات موجود ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

واما فی کتبهم من الخرافات والواهيات فهي كثيرة لكن نذكر بعضها اللتی یشم منها رائحۃ الشرک واعطاء الصفات المختصۃ باللہ للمخلوق۔ [1].

اسی طرح کبھی لکھتے ہیں کہ شیخ الحدیثؒ نے اپنی کتاب میں غیر اللہ کے لئے علم غیب ثابت کیا، چنانچہ مولوی عبدالوکیل "تحفۃ الاشاعت" میں لکھتے ہیں:

وهل هو الاثبات علم الغيب لغير الله تعالیٰ؟[2]

اسی طرح ایک اور جگہ لکھا کہ شیخ الحدیثؒ کی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہیں جو انسان کو جہنم کی طرف لے جاتی ہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

فياللعب! انظروا ياايهاالاخوان الى مافيهامن الزلات والخزلان، وسوق الناس الى النيران۔ [3].

تبصرہ:

مولانا عبدالوکیل صاحب کو اللہ کا ذرا بھی خوف نہیں! یہ تمام ایسے واقعات ہیں جن کا تعلق کرامات سے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ان واقعات میں شیخ الحدیث صاحب صرف ناقل ہیں اور شائد مولانا صاحب کو معلوم ہوگا کہ ناقل پر صرف تصحیح نقل کی ہوتی ہیں، باقی اگر ان کا کوئی اشکال بنتا ہے تو وہ منقول عنہ پر بنتا ہے لیکن ان کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ منقول عنہ پر اعتراض کرے اور نہ ان کے شیوخ کی (اس لئے کہ وہ اکابرین علماء دیوبند کے سرفہرست

---

[1] تحفۃ الاشاعت فی اصول التبلیغ والدعوت ص296

[2] ایضا302

[3] تحفۃ الاشاعت فی اصول التبلیغ والدعوت ص304

لوگوں کے اقوال ہیں، یا ان کے استاذوں کے اور یا پھر قریب لوگوں کے اقوال ہیں) پھر بھی ان کے ناقص خیال میں شیخ الحدیث "تو کم از کم مجروح ہو جائیں گے "کام نہیں پر نام تو بنے گا"۔

اور کبھی کہتے ہیں کہ دعوت تبلیغ والے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

فمن الغلو والافراط انهم يحرمون الحلال ويحللون الحرام۔ [1].

اسی طرح کبھی کہتے ہیں کہ دعوت تبلیغ والے کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہدایت نہیں ہے، چنانچہ مولانا عبدالوکیل لکھتے ہیں:

انهم يقولون لاهداية فی القرآن،ووالله لقد سمع هذالقول منهم ان القرآن لاهداية فيہ۔ [2].

غرض ان کی قلم اور بے باک زبان سے بہت سارے اکابرین مجروح ہوئے، ان کا مشن بس یہی ہے کہ اکابرین علماء حق پر تنقید ہو، ان کے عقائد کو عوام کے ذہنوں میں مشکوک بنایا جائے، علماء حق کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جائے اوران پر استہزا کرنااور مذاق اڑانا ان کے روزہ مرہ معمولات میں سے ہے اور یہ ان کو اپنے بڑوں سے ملا، میں بذات خود جس وقت جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تھا، یہ تقریباً 2014ء کی بات ہے کہ ایک دن کلاس میں ہمارے استاذ محترم مولانا عرفان الحق صاحب (جو مولانا سمیع الحق شہید" کے بھانجے بھی ہیں اور داماد بھی) نے کلاس میں جلالین کے پیریڈ میں ہم سے کہا کہ مولانا طاہر شیخ طیب کے والد محترم پچیسویں

---

[1] ایضاً ص 264

[2] ایضاً ص 266

پارے کی آیت ذق انک انت العزیز الکریم کا ترجمہ اس طرح کرتا تھا کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت مولانا عبدالحقؒ (بانی اکوڑہ خٹک) اور مفتی محمودؒ سے کہے گا کہ لو جہنم کا عذاب چکھو (نعوذ باللہ) تو ہے وہ بڑا صاحب اقتدار اور بڑا باعزت سمجھتا تھا، حالانکہ یہ آیت صریح ہے ابوجہل، عتبہ، شیبہ جیسے بڑے بڑے کفار مکہ کے بارے میں لیکن مولانا طاہر نے اس کی تفسیر بڑے بڑے اکابرین پر فٹ کی، یہ ایک انتہائی خطرناک اقدام اور گستاخی ہے، یہی گستاخی آج ان کے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اللھم احفظنا من شرورھم۔

مولانا شہاب الدین خالدی کی "عقیدۃ الامت فی عدم سماع المیت" میں اکابرین علماء حق کی شان میں گستاخیاں

جس طرح ان کے اور علماء کرام کی گستاخیاں ہیں اسی طرح اشاعت التوحید والسنہ کے ایک اور نامور عالم مولانا شہاب الدین خالدی کی بھی بہت سی گستاخیاں ہیں لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جب بھی ان کی جماعت کا کوئی عالم گستاخیوں میں حد پار کرلیتا ہے اور عوام میں غلط تاثر پھیلنا شروع ہو جاتا ہے اور ان لوگوں کو محسوس ہوتا ہے کہ اب جماعت کی بدنامی کا خطرہ ہے تو لوگوں سے جواباً کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ بھائی ہم نے اس کو جماعت سے نکال دیا اور اب اس کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ اگرچہ جماعت سے نکالنے کی بہت سی وجوہات بن سکتی ہیں، جیسا کہ انہوں نے احمد سعید کے بارے میں یہ مشہور کیا کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ یہ گستاخیاں کی ہیں تو یہ لوگ چالاکی کرتے ہوئے اپنی جماعت کے دامن سے زنگ کو دور کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ اس کو ہم نے جماعت سے نکالا ہے، حالانکہ احمد سعید کو جماعت سے نکالنے کا سبب ان کا آپس میں اختلاف تھا، جیسا کہ آج کل انکار حدیث کا مشہور فتنہ مفتی منیر شاکر اور شیخ طیب کا معاملہ ہے، تو اسی طرح کل کوئی اور کہے گا کہ منیر شاکر اگر انکار حدیث کرتا ہے تو ہم ذمہ دار نہیں، ہم نے تو اس کو جماعت سے نکالا ہوا ہے! لیکن یہ ان کا دجل ہوتا ہے جو کسی طرح قابل قبول نہیں ہوگا کیونکہ یہ بات ہر کسی کے علم میں ہے کہ ان کی آپس میں عہدہ پر لڑائی تھی نہ کہ عقیدہ اور مسلک کی وجہ سے! بلکہ عقیدہ اور مسلک [illegible]نوں کا ایک ہی تھا البتہ بنسبت باقی

اشاعت کے مفتی منیر شاکر ان سب سے زیادہ خطرناک ہے، اس لئے کہ اعتزال کے ساتھ ساتھ یہ انکار حدیث کا بھی ایک عظیم فتنہ ہے، اگر کسی کو اس میں شک ہے تو آنے والا زمانہ اس کو اور زیادہ واضح کر دے گا اگرچہ دور حاضر میں اس کی بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ جس میں انکار حدیث واضح نظر آرہا ہے۔

ہر دور میں اہل باطل کا یہ وطیرہ رہا ہے، چنانچہ اسی طرح مولانا شہاب الدین خالدی کے بارے میں بھی مماتی حضرات یہی کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو جماعت سے نکالا ہوا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اشاعت والے اپنی کتب میں ان کی کتابیں بھی شمار کرتے ہیں جبکہ مانتے نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے وجود کا انکار نہیں کیا، ان کے عقائد سے انکار اور اختلاف کیا ہے۔ اور ان کے عقائد ان کی کتابوں میں ہیں اور وہ کتابیں آپ فخر سے اپنے مجموعہ کتب میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ " اشاعت کی ڈائری" میں لکھا ہوا ہے۔ ان کی "اشاعت التوحید والسنۃ کی تصنیفی خدمات" اور اسی طرح ان کی دیگر کتب سے اشاعت کے اکثر لوگوں نے بہت استفادہ کیا اور ان کو اپنے اکابرین میں سے شمار کیا۔ میں نے خود دو تین مرتبہ مشہور معتزلی فداء ربانی سے (احمد سعید ملتانی) کی عبارات پر رابطہ کیا، ایک مرتبہ میں نے ان کے حق میں سخت الفاظ بھی استعمال کئے جس کے رد عمل میں فدا معتزلی کی طرف سے مجھے گالیاں دی گئیں۔

شاعر نے کیا خوب کہا کہ ؎

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

اب ہم ان کی کچھ گستاخیاں ان کی کتب سے قارئین کرام کے گوش گزار کرتے ہیں:

شہاب الدین خالدی اپنی کتاب "عقیدت الامت فی عدم سماع المیت" میں اولیاء اللہ کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اب رہا یہ سوال کہ عام مفسرین من دون اللہ کی تفسیر میں اصنام یا اوثان کیوں لکھتے ہیں؟ تو اس کا تحقیقی جواب یہ ہے کہ یہ سب مفسرین ان الفاظ کو نقل کر کے یہ حقیقت بیان کرتے ہیں کہ من دون اللہ سب بزرگ موت کے بعد جسم بلا روح کی صورت میں ہیں نہ ان کے جسم میں روح ہے اور نہ ہی روح کا جسم کے ساتھ کوئی ایسا تعلق ہے جس سے جسم میں زندگی کے آثار پیدا ہوں، جس طرح بت میں نہ روح ہوتی ہے اور نہ کسی روح کا بت سے تعلق ہوتا ہے" (نعوذ باللہ)۔[1]

اسی طرح ایک اور جگہ علماء دیوبند کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تمام اکابر امت کے عمل سے ثابت ہے، ان سب کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ قبر کے قریب بھی نہیں سنتے، وہ حضرات آج کے لوگوں سے دین کو زیادہ جانتے اور سمجھتے تھے، ان کو نبی کریم ﷺ سے محبت بھی آج کے بناسپتی دیوبندیوں کی نسبت زیادہ تھی"۔[2]

اسی طرح ایک جگہ حدیث "من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیاً ابلغتہ" کے راوی کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

---

[1] عقیدۃ الامت فی سماع المیت ص 183

[2] عقیدۃ الامت فی سماع المیت 189

"حدیث کا یہ ترجمہ مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے کیا ہے، یہ ترجمہ بتارہا ہے کہ یہ حدیث کسی کذاب کی گھڑی ہوئی ہے" اور آگے لکھتے ہیں کہ "اس کذاب کو یہ عقل نہ آئی کہ ابھی تو آپ ﷺ دنیا میں زندہ موجود ہیں"۔۔۔[1]

تبصرہ:

مماتیوں میں عقل نام کی کوئی چیز ہی نہیں، ان کے سارے بڑوں نے یہی حدیث ابوالشیخ کی سند سے صحیح مانی ہے لیکن ان کے دل ودماغ میں ضد، حسد اور کینہ اس قدر بھرا ہوا ہے جو کسی بھی وقت ان کو حق ماننے کے لئے نہیں چھوڑتا، یہی حدیث ابوالشیخ کی سند سے ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اکتوبر 1967ء میں مذکور ہے، آپ وہاں دیکھ سکتے ہیں۔ اور اسی طرح ایک جگہ بیان کے دوران تعلیم القرآن کے شیخ القرآن اور سابق ٹیچر اسلامیہ ہائی اسکول راولپنڈی مولانا غلام اللہ خانؒ نے بھی بیان کے دوران بغیر کسی تنقید کے نقل کیا۔

اسی طرح ایک جگہ ولی کامل شیخ التفسیر شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے حق میں گستاخی کرتے ہوئے اور شیطان کو خوش کرتے ہوئے کہا:

"جب یہ حیات النبی دنیاوی کا مسئلہ چلا تو ہزارویؒ اور جالندھریؒ صاحبان نے بہت شور مچایا تھا جس پر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں مناظرہ طے ہوا جس میں حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری کے ساتھ مولانا قاضی نور محمد اور حضرت شیخ القرآن کے علاوہ تقریباً پانچ سو علماء تھے، ہزاروی صاحب، جالندھری صاحبان اور ان کے ساتھیوں کو

---

[1] حقیقت:

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے بار بار بلایا لیکن حیاتیوں نے نہ آنا تھا اور نہ آئے، اسی وجہ سے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بھی دوسرے دروازے سے خاموشی کے ساتھ نکل کر کسی کارخانہ میں چلے گئے"۔[1]

تبصرہ:

حضرت نے جو باتیں کی یہ "انف فی الماء واست فی السماء" کی مصداق ہیں، حضرت کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تو دور کی بات ہے، ان کے ایک ادنی مرید حجۃ اللہ فی الارض، مناظر اسلام، وکیل احناف مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی آپ کے شیخ محترم موسس جماعت اشاعت التوحید والسنۃ عنایت اللہ شاہ بخاری کو میدان مناظرہ میں آنے کا چیلنج دیتے رہے لیکن افسوس کبھی میدان میں آنے کی جرات نہ کر سکے اور مولانا امین صفدر اوکاڑوی اپنے دل میں حسرت لئے دنیا سے چلے گئے۔ جس مسئلہ کی بنیاد عنایت اللہ شاہ بخاری ہی نے رکھی، کاش زندگی میں ایک مرتبہ سامنے آجاتے لیکن انہوں نے عجیب بہانہ بنایا اور کہا کہ امین اسکول کا ماسٹر ہے، کوئی اور سامنے لاؤ، عجیب فلسفہ ہے مماتیوں کا، کیا اس وقت امین صفدر اوکاڑوی "اسکول کے ماسٹر نہیں تھے جس وقت فتنہ مماتیت تیزی سے غیر مقلدیت کا اثر قبول کر رہا تھا (آج کل بھی ان کا ایک اہم جماعت غیر مقلد بن گیا، حضرت علی ربانی جیسا کہ ان کا پرانا دستور اور عادت ہے) تو کیا اس وقت اوکاڑوی صاحب "اسکول کے ماسٹر نہیں تھے جن کو آپ لوگوں نے غیر مقلدین کے مقابلے میں اپنا مناظر بنایا تھا؟

[1] عقیدت الامت فی عدم سماع المیت ص 247

اسی طرح ایک جگہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"کیونکہ امام بیہقیؒ قرآن کریم کی صریح آیات کے خلاف حیات الانبیاء دنیاوی حسی کے قائل ہیں، اس لئے غیر صحیح کو صحیح قرار دے دیا ہے، باقی حضرات نے ان کی تقلید اور ان پر اعتماد کرتے ہوئے مکھی پر مکھی مارتے ہوئے صحیح لکھا"۔[1]

اسی طرح ایک اور جگہ حدیث سماع وصلاۃ عند قبر النبی ﷺ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "جواب تو تب ہی دے سکتے ہیں جب سنتے ہوں حالانکہ یہ ضروری نہیں جب فرشتے کسی کا سلام پہنچاتے ہیں تو آپ ﷺ جواب دیتے ہیں، حالانکہ آپ قبر کے نزدیک سے خود نہیں سنتے، اس حدیث میں بھی وہی بے عقلی ہے کہ آپ ﷺ یہ فرما رہے ہیں کہ جو مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے میں خود جواب دیتا ہوں"۔[2]

اسی طرح ایک مرتبہ ان علماء دیوبند کی گستاخی کی جنہوں نے ان پر ان کے بعض عقائد کی بناء پر فتویٰ دیا، ان کی شان میں کہتا ہے کہ "جب ان حربوں سے اہل حق کا کچھ بھی نہ بگڑے تو پھر لوگوں میں اپنی ساکھ بچانے کے لئے دوسروں سے اہل حق کے خلاف فتویٰ حاصل کیا جاتا ہے، کوئی غیر معرورف اور بکاؤ مولوی اہل ہویٰ کی خواہش کے مطابق اگر کوئی غلط فتوی دے چاہے فتوی دینے والا اجہل اور بے عمل ہی کیوں نہ ہو، اس قماش کے لوگوں کے فتویٰ جمعیت

[1] عقیدت الامت فی عدم سماع المیت 250

[2] عقیدت الامت ص 257

اشاعت التوحید والسنۃ والوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ان اہل ہویٰ کی نماز اہل شرک کے پیچھے تو ہو جاتی ہے لیکن اہل توحید کے پیچھے نہیں"۔[1]

اسی طرح ایک جگہ علامہ تقی الدین سبکیؒ کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"علامہ ابن تیمیہؒ کی تردید میں حیاتیوں کے ہم عقیدہ سبکیؒ نے ایک کتاب لکھی بنام شفاء السقام (نہد نام زنگی کافور) اس میں وہ سب کچھ لکھا ہے جو آج پاکستانی حیاتی بیان کرتے ہیں کہ انبیاء و شہداء کی حیات دنیاوی ہے اور سب مردے سنتے ہیں وغیرہ پھر اس کتاب کی تردید میں علامہ ابن عبد الھادیؒ نے ایک کتاب بنام الصارم المنکی علی نحر تقی الدین سبکی لکھی اور سبکی صاحب کے تمام دلائل کا تار بود بکھیرا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سبکی صاحب کی کتاب میں کوئی بھی صحیح دلیل نہیں ہے، سبکی صاحب نے اپنے عقیدے کے ثبوت میں موضوع من گھڑت روایات، اوٹ پٹانگ قصے اور خوابوں کا سہارا لیا ہے"۔[2]

تبصرہ:

اس کو کہتے ہیں چھوٹا منہ بڑی بات، حضرت صاحب پہلے ترازوں میں اپنی علیست تولو، پھر علامہ سبکی صاحب کا مقام دیکھو کہ آپ ان کے شاگردوں کے شاگرد کے عشر عشیر تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

اسی طرح ایک اور جگہ علامہ تقی الدین سبکیؒ کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

---

[1] عقیدت الامت فی عدم سماع المیت ص348

[2] عقیدت الامت فی عدم سماع المیت 397

"سکی" پاکستانی بناسپتی دیوبندی کے عقیدہ مردے کے سننے اور حیات دنیاوی کا انکار کیا، بعد میں سب علماء نے خاموش تائید کر کے اس پر اجماع کیا ہے"۔[1]

اسی طرح شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"ان حیاتیوں نے ایسے ایسے مفتی فتویٰ دینے کے لئے منتخب کئے ہیں جن کو نہ تو علمی رسوخ حاصل ہے اور نہ ہی ان بے چاروں کو مقام فتویٰ کی ہوا تک لگی، ان کا مقام اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ تو کون ہے؟ میں خوامخواہ کراچی والے (مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ) بھی اس سلسلہ میں ٹانگ اڑانے لگے ہیں، ان کے لئے ہم ان کے والد گرامی کا فتوی اور فیصلہ پیش کرتے ہیں"۔[2]

اسی طرح ایک جگہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"جب یہ کہا جاتا ہے کہ جن کو جلا دیا جاتا ہے یا جن کو جانور کھا جاتے ہیں تو ان کی قبر ہی نہیں نہ ان کا جسم، تو ان کو قبر کا عذاب کیسے ہو گا؟ جبکہ قبر کا عذاب و ثواب ہر ایک کے لئے ہے، اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں تو ایسے احمقوں (امام غزالی) نے لکھا ہے کہ اس جسم کے ذرات جہاں بھی ہوں گے وہ ان کی قبر ہے اور وہیں ان کو عذاب و ثواب ہوتا ہے"۔[3]

---

[1] عقیدۃ الامت فی عدم سماع المیت ص399

[2] عقیدت الامت ص440

[3] عقیدت الامت فی عدم سماع المیت 545

آخری گزارش

کوئی یہ نہ سمجھے کہ بس ان کے بس یہی کچھ مولوی گستاخ ہیں، باقی تو ان میں بڑے بڑے مولوی اور شیخ القرآن ہیں، اس سے کبھی بھی دھوکہ اور مغالطہ نہ کھایئے گا بلکہ ان کے درجہ اولیٰ سے لے کر مفتی، شیخ القرآن (چالیس دن والا) اور شیخ الحدیث سب کے سب برابر کے گستاخ ہیں البتہ پھر بھی تفاوت ضرور ہے جیساکہ کتوں میں بھی بعض زیادہ خطرناک اور کاٹنے والے ہوتے ہیں اور بعض کم خطرناک ہوتے ہیں لیکن پھر بھی کتا کتا ہی ہوتا ہے، ایسی ہی مثال ان گستاخوں کی بھی ہے۔

اللہ رب العزت پوری امت مسلمہ کو ان گستاخوں کی شر ور سے بچائیں اور علماء حق علماء دیوبند سے جوڑے رکھیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم.

کتابیات

القرآن الکریم

تفسیر معارف القرآن از مفتی شفیعؒ

تفسیر ذخیرۃ الجنان از سر فراز خان صفدرؒ

آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی مد ظلہ

صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

صحیح مسلم از امام مسلم بن حجاج النیشابوریؒ

سنن ابی داؤد از امام ابو داؤدؒ

جامع ترمذی از امام محمد بن عیسیٰ الترمذیؒ

سنن نسائی از امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائیؒ

سنن البیہقی از امام ابو بکر البیہقیؒ

مسند احمد از امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبلؒ
فتح الباری از علامہ ابن حجر العسقلانیؒ
ھدیۃ الساری
سیر اعلام النبلاء از علامہ ذھبیؒ
الترغیب والترہیب از علامہ منذریؒ
حاشیہ موطا امام مالک از امام مالکؒ
تذکرۃ الحفاظ از محمد بن احمد بن عثمانؒ
تہذیب الکمال از امام المزیؒ
خطبات صفدر از مولانا امین صفدر اوکاڑویؒ
عادلانہ دفاع از مفتی محمد سردار مد ظلہ
مولانا زکریاؒ پر کئے گئے اعتراضات کا محققانہ جواب از مولانا عبد المنان ہزاروی قائد آباد کراچی
القول المعتبر فی حیات خیر البشر از مناظر اسلام وکیل احناف مولانا عبد الجبار
دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف از مولانا عبد العزیز شجاع آبادی
امام بخاری کا عادلانہ دفاع از حافظ عبد القدوس قارن

اشاعت التوحید والسنۃ کی کتب وبیانات

قرآن مقدس بخاری محدث از مولانا احمد سعید ملتانی
خس کم جہاں پاک از مولانا الفضاد
المسلک المنصور از خضر حیات بھکروی
الفتح المبیب از خضر حیات بھکروی
الصواعق المرسلۃ از مولانا خان بادشاہ
فتویٰ الخطیب از مولانا خان بادشاہ
الارشاد المفید از مولانا خان بادشاہ
المسامیر النا ریۃ از مولانا خان بادشاہ
تحفۃ الاشاعت از مولانا عبد الوکیل
سہ ماہی القرید
دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف از عبد العزیز شجاع آبادی
عقیدۃ الامت فی عدم سماع المیت از مولانا شہاب الدین خالدی
بیانِ خضر حیات بھکروی
بیانِ احمد سعید ملتانی
بیانِ مفتی توصیف

ناشر: نوجوانانِ احناف طلباء دیوبند پشاور
03060398322